Postal Reg. No. PB\0154\2003 TO 2005

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 52

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ منصور احمد

شمارہ 20/21

شرح چندہ سالانہ 200 روپے بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ £ یا 40 امریکن ڈالر بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ £

18/25 ربیع الاول 1423 ہجری 20/27 ہجرت 1382 ہش 20/27 مئی 2003ء

اخبار احمدیہ

قادیان 23 مئی 2003ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ کل حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت خبیر کی تفسیر بیان فرمائی۔

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت، تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فتح و کامرانی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہر آن حضور کا حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔

ایمان لانے والوں اور نیک اعمال بجالانے والوں سے

اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا

ارشاد باری تعالیٰ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ. (سورہ نور آیت 56)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ اور ان کیلئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا۔ اور انکی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اسکے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ.

(مسند احمد بحوالہ مشکوۃ باب الانذار والتحذیر)

ترجمہ:۔ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوۃ قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا۔ اور قدرت ثانیہ کے رنگ میں خلافت راشدہ قائم ہو گی پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اُٹھالے گا پھر اس کی تقدیر کے مطابق کوتاہ اندیش بادشاہت قائم ہو گی جس سے لوگ دل گرفتہ ہونگے اور تنگی محسوس کریں گے جب یہ دور ختم ہو گا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق ظالمانہ بادشاہت قائم ہو گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا۔ اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔ یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔

میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں

اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کتب اللہ لا غلبن انا ورسلی اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اِسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کیساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

باقی صفحہ (10) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خلافت احمدیہ کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی

۱۹۰۵ء میں جب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات کے متعلق خبریں دیں تو آپ نے کتاب ''الوصیت'' تحریر فرمائی جس میں سب سے پہلے تو اپنی وفات کے متعلق ہونے والے الہامات درج فرمائے۔ پھر حضور علیہ السلام نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ اس میں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ آپ نے فرمایا:

''یہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبنّ انا ورسلی (المجادلہ آیت ۲۲) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی محبت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتا ہے اس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بیوقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا''۔ (الوصیت صفحہ ۶-۷)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کو اپنی وفات کی اطلاع دے کر اللہ تعالیٰ کی اس سنّت سے آگاہ فرمایا جو وہ دوسری قدرت کی شکل میں ظاہر فرماتا ہے جس طرح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وجود میں ظاہر فرمائی تھی۔ اور پھر اپنے متعلق فرمایا کہ آپ کی وفات کے بعد بھی اللہ تعالیٰ ٹھیک اسی طرح قدرت ثانیہ کو ظاہر فرمائے گا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

''سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے سامنے بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی''۔ (الوصیت صفحہ ۷)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں اپنے بعد خلافت احمدیہ کی بشارت دی تھی وہیں یہ بھی فرمایا تھا کہ اس خلافت کے ذریعہ اسلام کو عالمگیر غلبہ نصیب ہوگا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

''اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں سو تم اسی مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے''۔ (الوصیت صفحہ ۸-۹)

پھر عظیم الشان غلبہ کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا:

''میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جُدائی کا دن آئے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے''۔

الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کے موافق جو اس نے قرآن مجید میں آیت استخلاف میں فرمایا ہے اور جس کی خوشخبری حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد محض اپنے فضل سے سیدنا و امامنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد کو بحیثیت خلیفۃ المسیح الخامس منصبِ خلافت پر فائز فرمایا ہے۔ ثم الحمدللہ۔ اور ایک بار پھر اللہ تعالیٰ نے مومنین کو دوسری قدرت عطا فرمائی ہے اور مخالفین و دشمنان کی دونوں جھوٹی خوشیوں کو پامال کر دیا ہے۔ دشمنان احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اور آپ کے بعد آنے والے خلفاء کی وفات کے بعد ہمیشہ یہی سمجھتے رہے ہیں کہ اب خدا احمدیوں کو نعوذ باللہ خلافت کی نعمت سے متمتع نہیں کرے گا۔ اور یہ سلسلہ ہمیشہ کیلئے نابود ہو جائے گا۔ لیکن اللہ ہمیشہ ان دشمنان کے ان بد ارادوں میں انہیں ناکام و نامراد کرتا ہے۔ اور ان کے سروں اور مونہوں میں خاک ڈالتا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چند ایمان افروز اشعار پر ہم اس گفتگو کو ختم کرتے ہیں۔

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے — کہ تو نے کام سب میرے سنوارے
ترے احسان مرے سر پر ہیں بھارے — چمکتے ہیں وہ سب جیسے ستارے
گڑھے میں تو نے سب دشمن اُتارے — ہمارے کر دیئے اونچے منارے
مقابل پر مرے یہ لوگ ہارے — کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے
شریروں پر پڑے اُن کے شرارے — نہ اُن سے رُک سکے مقصد ہمارے
انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی — فسبحان الّذی اخزی الاعادی

(منیر احمد خادمؔ)

آتے ہیں ہمیں یاد وہ احسان تمہارے

آقا ہیں تیرے غم میں یہ غمگین ہوائیں
مغموم نظارے ہیں پریشان فضائیں
ہر شخص پہ طاری ہے وہ ہیجان سی حالت
چھائی ہے نگاہوں میں اُداسی کی گھٹائیں
اِک غم ہے کہ چہروں سے تو صاف عیاں ہے
اِک درد ہے سینوں میں اِسے کیسے چھپائیں
کیا کم تھیں زمانے کی یہ ہجر کی چوٹیں
اب کیسے سہیں تیری جدائی کی سزائیں
گھائل ہے جگر اپنا تو بے چین یہ دل ہے
پُرنم ہیں یہ آنکھیں جو فقط اشک بہائیں
سکھلائے اندھیروں میں وہ چلنے کے طریقے
بتلائیے کریں کیسے جفاؤں میں وفائیں
ہم کیوں نہ بٹھائیں گے تجھے اپنے دلوں میں
ہم کیوں نہ تری شکل کو پلکوں پہ سجائیں
آتے ہیں ہمیں یاد وہ احسان تمہارے
زائرؔ کی زباں سے تو نکلتی ہیں دُعائیں

(بشیر احمد زائرؔ شورت کشمیر)

اے جانے والے تو نے اس پیاری جماعت کو جو خوشخبری دی تھی وہ حرف بحرف پوری ہوئی اور یہ جماعت آج پھر بنیان مرصوص کی طرح خلافت کے قیام واستحکام کے لئے کھڑی ہوگئی

اے میرے قادر خدا تو ہمیشہ کی طرح اپنی جماعت پر اپنے کئے ہوئے وعدوں کے مطابق اپنے پیار کی نظر ڈالتا رہ

(سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ پہلے خطبہ جمعہ کا خلاصہ)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۵/اپریل ۲۰۰۳ء)

(لندن ۲۵/اپریل): سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے آیت کریمہ ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ......﴾ (البقرۃ:۱۸۷) کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا: یہ آیت کریمہ جس کی ابھی تلاوت کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ کی صفت مجیب سے تعلق رکھتی ہے۔ گو اس صفت کا بیان حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں لیکن ان حالات میں آج کے لئے میں نے اس کو منتخب کیا ہے۔ اس میں دعاؤں کی قبولیت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اس پہلو سے آج یہ مضمون بیان کیا جائے گا اور قبولیت دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت پر جو بیشمار احسان اور فضل فرمایا ہے اس کا ذکر ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی حدیث بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہاں تو جماعت ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہی تھی۔ پھر کیوں نہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق دوڑتا ہوا آتا اور ہماری مدد فرماتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی دعا پیش کی کہ اے میرے اللہ! تُو ہمیں اپنا ایسا خوف عطا کر جو ہمارے اور تیری معصیت کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں اپنی ایسی اطاعت عطا کر جس کی وجہ سے تُو ہمیں جنت میں پہنچا دے اور ایسا یقین بخش کہ جس کی وجہ سے دنیا کے مصائب تُو ہم پر آسان کر دے۔ اے میرے اللہ! ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں اور اپنی طاقتوں سے زندگی بھر صحیح صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ہمیں اس بھلائی کا وارث بنا۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اُس سے تُو ہمارا انتقام لے۔ جو ہم سے دشمنی رکھتا ہے اُس کے برخلاف ہماری مدد فرما۔ اور ہمارے دین کے بارہ میں ہمیں کسی ابتلا میں نہ ڈال۔ اور دنیا کو ہمارا سب سے بڑا غم اور فکر نہ بنا اور دنیا ہی ہمارا مبلغ علم نہ ہو۔ (یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک ہی محدود نہ ہو۔) اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرتا ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ کے حوالہ سے بتایا کہ آپؑ فرمایا کرتے تھے کہ خدا نے مجھے دعاؤں میں وہ جوش دیا ہے جیسے سمندر میں ایک جوش ہوتا ہے۔ میں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدم دعا یہی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہموم اور غموم سے محفوظ رکھنا۔ اگر کسی کو کوئی رنج اور تکلیف پہنچی ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کو نجات دے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کا درد مجھے اپنے درد سے بڑھ کر ہو جائے۔ اللہ میری مدد فرمائے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ہم تو یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا جماعت کو محفوظ رکھے اور دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ نبی کریم ﷺ برحق رسول تھے اور خدا کی ہستی پر لوگوں کو ایمان پیدا ہو جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس دور میں بھی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو آپ نے اپنے ماننے والوں کے لئے کیں۔ اور سب سے بڑھ کر ان دعاؤں سے بھی حصہ دے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی اُمت کے لئے کیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے پیاروں کی دعاؤں کا وارث بنایا ہے جس کے نظارے ہم روز کرتے ہیں۔ حضرت خلیفة المسیح الرابعؒ کی وفات نے ہماری کمریں توڑ کر رکھ دی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کے طفیل ہی اپنے وعدہ کو پورا فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے اس موقعہ پر آیت استخلاف (سورۃ نور:۵۶) کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پیاری جماعت کو کبھی ناشکر گزاروں میں سے نہ بنائے۔ اللہ کرے کہ یہ نعمت یعنی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ تاقیامت قائم رہے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل کا ہاتھ کبھی جماعت پر سے نہ اُٹھائے۔ یہ جماعت ہمیشہ شکر گزاروں اور دعائیں کرنے والوں کی جماعت بنی رہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیار اور رحمت کی نظر ہمیشہ ہم پر پڑتی رہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد پیش فرمایا جس میں آپ فرماتے ہیں کہ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آ جاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سرِ نو اُس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح واستحکام ہوتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے قدرت ثانیہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات بھی اس موقعہ پر پیش فرمائے جن میں آپؑ فرماتے ہیں کہ اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو تمہارے لئے دوسری قدرتؑ کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔

حضرت خلیفة المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں کہ یہی تمہارے لئے بابرکت راہ ہے تم اس حبل اللہ کو اب مضبوط پکڑ لو۔ یہ محض خدا ہی کی رسّی ہے جس نے تمہارے متفرق افراد کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔

حضور انور نے حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعض ارشادات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ خلافت کے قیام کا مدعا توحید کا قیام ہے اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو کبھی ضائع نہیں ہونے دے گا۔ اس کے متعلق وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کا کہ ایسا شجرۂ طیبہ ہے جس کی جڑیں زمین میں گہری پیوست ہیں اور کوئی دنیا کی طاقت اسے اکھاڑ کر پھینک نہیں سکتی۔ پس اگر نیکی کے اوپر جماعت قائم رہی اور ہماری دعا ہے اور ہمیشہ ہماری کوشش رہے گی کہ ہمیشہ ہمیش کے لئے یہ جماعت نیکی پر ہی قائم رہے، صبر کے ساتھ اور وفا کے ساتھ۔ تو خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی ہمیشہ ہمارے ساتھ وفا کرتا چلا جائے گا اور خلافت احمدیہ اپنی پوری شان کے ساتھ شجرۂ طیبہ بن کر ایسے درخت کی طرح لہلہاتی رہے گی جس کی شاخیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد بھی پڑھ کر سنایا جس میں آپ نے جماعت کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ اب انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام کو پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافت احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی شان کے ساتھ نشو ونما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدے فرمائے ہیں۔ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔ تو دعائیں کریں، حمد کے گیت گائیں اور اپنے عہدوں کی پھر تجدید کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج ہم سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اے جانے والے تو نے اس پیاری جماعت کو جو خوشخبری دی تھی وہ حرف بحرف پوری ہوئی۔ اور یہ جماعت آج پھر بنیان مرصوص کی طرح خلافت کے قیام واستحکام کے لئے کھڑی ہوگئی۔ اور اخلاص اور وفا کے وہ نمونے دکھائے جن کی مثال آج روئے زمین پر ہمیں نظر نہیں آتی۔ اے خدا اے میرے قادر خدا تو ہمیشہ کی طرح اپنی جماعت پر اپنی پیاری جماعت پر اپنے کئے ہوئے وعدوں کے مطابق اپنے پیار کی نظر ڈالتا رہ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آخر میں میں پھر دعا کی تحریک کرتا ہوں۔ میرے لئے بھی بہت دعا کریں، بہت دعا کریں، بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مجھ میں وہ صلاحیتیں اور استعدادیں پیدا فرمائے جن سے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت کی خدمت کر سکوں اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں۔

حضور نے فرمایا آپ سے دعا کی درخواست ہے لیکن اس بارے میں ایک وضاحت میں یہاں کر دوں کہ نظام جماعت اور خلافت کا ایک تقدس ہے جو کبھی آپ کو اس بات کی اجازت نہیں دے گا کہ لوگوں میں بیٹھ کر یہ باتیں کی جائیں کہ اس خلیفہ میں فلاں کمی ہے یا فلاں کمزوری ہے۔ آپ مجھے میری کمزوریوں کی نشاندہی کریں حتی الوسع کوشش کروں گا کہ ان کو دور کروں لیکن مجلسوں میں بیٹھ کر باتیں کرنے والے کے خلاف نظام جماعت حرکت میں آئے گا اور اس کے خلاف کارروائی ہوگی۔ اس لئے میری یہی درخواست ہے کہ دعائیں کریں اور دعاؤں سے میری مدد کریں اور پھر ہم سب مل کر اسلام کے غلبہ کے دن دیکھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

*****

سیّدنا حضرت خلیفة المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں": ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے۔ اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جاتا تو جو بھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے ہی وہ اپنا خلیفہ بنا لیتے ہیں۔ لیکن خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے، جسے وہ بہت حقیر سمجھتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے اور جو کچھ وہ تھا اور جو کچھ اس کا تھا اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلی طور فنا اور بے نفسی کا لبادہ وہ پہن لیتا ہے۔" (الفضل 17 مارچ 1967ء)

میرا ایمان ہے کہ بڑے ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جن کے تعلقات اس آدم کے ساتھ پیدا ہوں

کیونکہ اس کی اولاد میں اس قسم کے رجال اور نساء پیدا ہونے والے ہیں جو خدا تعالیٰ کے حضور میں خاص طور پر منتخب ہو کر اس کے مکالمات سے مشرف ہوں گے مبارک ہیں وہ لوگ!

سیدنا وامامنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دادا حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت مولانا نورالدین (خلیفة المسیح الاوّل) رضی اللہ عنہ نے ۱۵ رنومبر ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں پڑھایا تھا۔ یہ خطبہ نکاح قارئین بدر کے ازدیاد ایمان کیلئے پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

خطبہ نکاح

(جو حضرت مولوی نور الدین صاحب نے ۱۵ رنومبر ۱۹۰۶ء کو بعد از نماز عصر صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب کے نکاح پر پڑھا)

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ۔ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِینُہٗ وَنُومِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ۔ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ۔ وَاَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ.

اَمَّا بَعْدُ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَ خَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالاً کَثِیْرًا وَ نِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَاءَ لُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ۔ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْداً۔ یُصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ۔ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْفَا زَفَوْزاً عَظِیْماً (پارہ ۲۲ رکوع ٦) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّاقَدَّمَتْ لِغَدٍ وَّاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (پارہ ۲۸ رکوع ٦) خطبہ نکاح میں ان آیات کا پڑھنا مسنون ہے اور ہمیشہ سے مسلمانوں کا اِس پر عمل درآمد چلا آیا ہے۔ ان آیات میں تقویٰ کا حکم ہے۔ تقویٰ سے مراد اوّل عقائد کی اصلاح ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نہ اس کی ذات میں کوئی شریک ہے نہ صفات میں کوئی شریک ہے اور نہ افعال میں کوئی شریک ہے۔ عبادت میں اس کا کوئی شریک بنانا ناجائز ہے۔ یہ عقائد میں مرتبہ اوّل ہے اور مرتبہ دوم ملائکہ پر ایمان لانا ہے۔ ملائکہ ہمارے دلوں پر نیکیوں کی تحریک کرتے ہیں۔ جو شخص اس تحریک کو قبول کرتا ہے۔ اور اس پر عمل کرتا ہے۔ اس کا تعلق ملائکہ کے ساتھ بڑھ جاتا ہے اور پھر ملائکہ زیادہ سے زیادہ نیک تحریکات کا سلسلہ اس کے دل کے ساتھ لگائے رکھتے ہیں۔ جو لوگ شیطان کی تحریک بد کو قبول کرتے ہیں ان کا تعلق شیطان کے ساتھ بڑھ جاتا ہے اور جو لوگ ملائکہ کی تحریک نیک پر عملدرآمد کرتے ہیں ان کا تعلق ملائکہ کے ساتھ بڑھ جاتا ہے۔ بیٹھے بیٹھے بغیر کسی بیرونی محرک کے جو انسان کے دل میں ایک نیک کام کے کرنے کا خیال پیدا ہو جاتا ہے اور اسطرف توجہ ہو جاتی ہے وہ فرشتے کی تحریک ہوتی ہے اور جو بد خیال دل میں اچانک پیدا ہو جاتا ہے وہ شیطان کی تحریک ہوتی ہے۔ جس طرف انسان توجہ کرے۔ اُسی میں ترقی کر جاتا ہے۔ ملائکہ پر ایمان لانے کا مطلب یہی ہے کہ جب کسی کے دل میں نیک تحریک پیدا ہو تو فوراً اُس نیکی پر عملدرآمد کرے۔ برخلاف اِس کے جب بد خیال دل میں آئے تو لاحول پڑھنا اور اعوذ پڑھنا اور بائیں طرف تھوکنا شیطان کی شرارت سے بچاتا۔ کیونکہ شیطان طرف راست سے نہیں آتا وہ راستی کا دشمن ہے بلکہ ہمیشہ طرف چپ سے آتا ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور ملائکہ کی نیک تحریکات سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی کتاب کو تدبّر کے ساتھ پڑھتے ہیں اور مرسلین کا نیک نمونہ اختیار کرتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ صراط مستقیم پر قدم مارنے کی توفیق دیتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ترقی کرتے ہوئے مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ کی نعمت کے حصول تک پہنچ جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی توحید اور ملائکہ پر ایمان کے بعد تیسری بات ایمان بالآخرۃ ہے۔ جزا سزا کا عقیدہ انسان کے واسطے ترقی کا موجب ہے اور اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو یہ ترقی بتدریج انسان حاصل کر سکتا ہے۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ترقی کے واسطے بہت سے سامان بآسانی مہیا کر دیئے ہیں۔ دیکھو خدا تعالیٰ کا مامور ہمارے سامنے موجود ہے اور خود اس مجلس میں موجود ہے ہم اس کے چہرے کو دیکھ سکتے ہیں۔ یہ ایک ایسی نعمت ہے کہ ہزاروں ہزار ہم سے پہلے گزرے جن کی دلی خواہش تھی کہ وہ اس کے چہرہ کو دیکھ سکتے پر انہیں یہ بات حاصل نہ ہوئی اور ہزاروں ہزار اس زمانہ کے بعد آئیں گے جو یہ خواہش کریں گے کہ کاش وہ مامور کا چہرہ دیکھتے پر ان کے واسطے یہ وقت پھر نہ آئے گا یہ وہ زمانہ ہے کہ عجیب در عجیب تحریکیں دنیا میں زور وشور کے ساتھ ہو رہی ہیں اور ایک ہل چل مچ رہی ہے۔ عربی زبان دنیا میں خاص طور پر ترقی کر رہی ہے۔ کتابیں کثرت سے شائع ہو رہی ہیں۔ وہ عیسائیت کی عمارت جس کو ہاتھ لگانے سے خود ہمارے ابتدائی عمر کے زمانہ میں لوگ خوف کھاتے تھے۔ آج خود عیسائی قومیں اس مذہب کے عقائد سے متنفر ہو کر اس کے برخلاف کوشش میں ایسے سرگرم ہیں۔ کہ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَھُمْ بِاَیْدِیْھِمْ کے مصداق بن رہے ہیں۔ اور شرک کے ناپاک عقائد سے بھاگ کر اُن پاک اصولوں کی طرف اپنا رُخ کر رہے ہیں۔ جن کے قائم کرنے کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث ہوئے تھے۔ یہ سب واقعات قرآن شریف کی اس پیشگوئی کی صداقت کو ظاہر کر رہے ہیں کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ۔ تحقیق ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ جیسا کہ الفاظ کی حفاظت یاد کرنے والوں اور لکھنے والوں کے ذریعہ سے ہوئی۔ ویسے ہی معانی کی حفاظت مجددوں کے ذریعہ سے ہوئی اور ہو رہی ہے۔ یہ سب کچھ موجود ہے۔ مگر خوش قسمت وہی ہے جو ان باتوں سے فائدہ اُٹھائے۔ جذبات نفس پر قابو رکھ کر خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کرے مساکین اور یتامیٰ کو مال دیوے۔ قسم قسم کے طریقوں سے رضا جوئی اللہ تعالیٰ کی کرے۔ ایک وقت کا عمل دوسرے وقت کے عمل سے بعض دفعہ اتنا فرق رکھتا ہے کہ اوّل مہاجرین نے جہاں ایک مٹھی جو کی دی تھی بعد میں آنے والا کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا دیتا تھا تو اس کی برابری نہ کر سکتا تھا۔ سائل کو دو۔ دُکھی کو دو۔ ذوی القربیٰ کو دو۔ نماز سنوار کر پڑھو۔ مسنون تسبیح اور کلام شریف اور دُعاؤں کے بعد اپنی زبان میں بھی عرض معروض کرو تا کہ دلوں پر رقت طاری ہو۔ غریبی میں۔ امیری میں۔ مشکلات میں۔ مقدمات میں ہر حالت میں مستقل رہو اور صبر کو ہاتھ سے نہ دو تقویٰ کا ابتداء دُعا خیرات اور صدقہ سے ہے اور آخر ان لوگوں میں شامل ہونے سے ہے۔ جن کی نسبت فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا۔ جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر استقامت دکھلائی تقویٰ کرنے کے متعلق حکم کے بعد یہ حکم ہے کہ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّاقَدَّمَتْ لِغَدٍ چاہئے کہ ہر ایک نفس دیکھ لے کہ اس نے کل کے واسطے کیا تیاری کی ہے۔ انسان کے ساتھ ایک نفس لگا ہوا ہے۔ جو ہر وقت متبدل ہے کیونکہ جسم انسانی ہر وقت تحلیل ہو رہا ہے۔ جب اس نفس کے واسطے جو ہر وقت تحلیل ہو رہا ہے اور اس کے ذرات جدا ہوتے جاتے ہیں اس قدر تیاریاں کی جاتی ہیں۔ اور اس کی حفاظت کے واسطے سامان مہیا کئے جاتے ہیں تو پھر کس قدر تیاری اس نفس کے واسطے ہونی چاہئے۔ جس کے ذمہ موت کے بعد کی جواب دہی لازم ہے اس آنی فنا والے جسم کے واسطے جتنا فکر کیا جاتا ہے کاش کہ اتنا فکر اس نفس کے واسطے کیا جاوے۔ جو کہ جواب دہی کرنے والا ہے اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے آگاہ ہے۔ اس آگاہی کا لحاظ کرنے سے آخر کسی نہ کسی وقت فطرت انسانی جاگ کر اُسے ملامت کرتی ہے اور گناہوں میں گرنے سے بچاتی ہے۔

اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم تقویٰ اختیار کرو۔ اور سیدھی بات بولو۔ تو خدا تعالیٰ تمہاری کمزوریوں کو معاف کرے گا اور تمہاری غلطیوں کی سنوار اور اصلاح ہو جائے گی۔ انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اپنے اعمال کی اصلاح میں کوشش کرتا رہے جب مرنے کا وقت قریب آتا ہے تو انسان کے حقیقی اعمال جو خدا تعالیٰ کے نزدیک پسند یا غیر پسند ہوں۔ پیش ہوتے ہیں نہ کہ وہ اعمال جو لوگوں کے سامنے وہ دکھاتا اور ظاہر کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تقویٰ اختیار کرو اور خدا تعالیٰ کے اس احسان کو یاد کرو کہ اس نے آدم کو پیدا کیا اور اس سے بہت مخلوق پھیلائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام والبرکات پر اس کا خاص فضل ہوا اور ابراہیم کو اس قدر اولاد دی گئی کہ اس کی قوم آج تک گنی نہیں جاتی اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ خدا نے ہمارے امام کو بھی آدم کہا ہے اور بَثَّ مِنْھُمَا رِجَالاً کَثِیْراً کی آیت ظاہر کرتی ہے۔ کہ اس آدم کی اولاد بھی دنیا میں اسی طرح پھیلنے والی ہے۔ میرا ایمان ہے۔ کہ بڑے خوش قسمت وہ لوگ ہیں جن کے تعلقات اس آدم کے ساتھ پیدا ہوں **کیونکہ اس کی اولاد میں اس قسم کے رجال اور نساء پیدا ہونے والے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے حضور میں خاص طور پر منتخب ہو کر اس کے مکالمات سے مشرف ہوں گے مبارک ہیں وہ لوگ۔** مگر یہ باتیں بھی پھر تقویٰ سے حاصل ہو سکتی ہیں اور تقویٰ ہی کے ذریعہ سے فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔ کیونکہ خدا کسی کا رشتہ دار نہیں ہے مجھے سب سے بڑھ کر جوش اس بات کا ہے۔ کہ میں مسیح

باقی صفحہ (20) پر ملاحظہ فرمائیں

ترجمہ:- سب حمد اللہ کیلئے ہے۔ ہم اس کی حمد کرتے ہیں اور اسی کی حمد کرتے ہیں اور اس کی مدد چاہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھروسہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفسوں کی شرارتوں سے اور اپنے اعمال کی بدیوں سے۔ جسے خدا تعالیٰ ہدایت یافتہ ٹھہرائے اُسے کوئی گمراہ نہیں ٹھہرا سکتا اور جسے خدا تعالیٰ گمراہ کرے۔ اسے کوئی ہدایت یافتہ نہیں ٹھہرا سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اُس کا بندہ ہے اور اس کا رسول ہے۔

امابعد۔ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ شیطان دھتکارے ہوئے سے۔ اے لوگو! اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔ جس نے تمہیں ایک ہی جنس سے پیدا کیا اور اُسی سے اس کا جوڑا بنایا۔ اور اُن دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائے۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور قرابت کا لحاظ رکھو تحقیق اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور بولو بات سیدھی وہ تمہارے اعمال کی اصلاح کرے گا۔ اور تمہارے گناہ بخش دیگا اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ بہت بڑی مراد کو پہنچ گیا۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے۔ اور چاہئے کہ ہر ایک جی دیکھ لے کہ اس نے کل کے واسطے کیا تیاری کی ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ بے شک اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

میں آج اس امانت اور ذمہ داری کو ادا کرتا ہوں اور آج ان تمام افراد کو جو رجل فارسی کی اولاد میں سے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام پہنچاتا ہوں

فارسی النسل موعود کی اولاد دنیا کی لالچوں حرصوں اور ترقیات کو چھوڑ کر صرف ایک کام کیلئے اپنے کو وقف کر دیگی اور وہ کام ہے دنیا میں اسلام کا جھنڈا بلند کیا جائے۔

اب میں ان پر چھوڑتا ہوں کہ وہ اس کا کیا جواب دیتے ہیں خواہ میری اولاد ہو یا میرے بھائیوں کی وہ اپنے دلوں پر غور کر کے اپنی فطرتوں سے دریافت کریں۔ اس آواز کے بعد ان پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

سیدنا و امامنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے والد محترم حضرت مرزا منصور احمد صاحب مرحوم و مغفور کا نکاح ۲ جولائی ۱۹۳۴ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کے ساتھ پڑھایا۔ اس روز ساتھ ہی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا نکاح بھی صاحبزادی منصورہ بیگم صاحبہ بنت حضرت نواب محمد علی صاحب کے ساتھ حضور رضی اللہ عنہ نے پڑھا۔ ان ہر دو نکاحوں میں آپنے عام معمول سے ہٹ کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آئندہ زمانہ میں اپنی اولاد اور اپنے بھائیوں کی اولاد پر پڑنے والی عظیم ذمہ داریوں کی طرف پیشگوئی کے رنگ میں وضاحت فرمادی تھی قارئین کے ازدیاد علم و ایمان کیلئے یہ خطبہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

مومن کامل اللہ تعالیٰ کا ظل ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں انسانی پیدائش کے متعلق فرماتا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ. یعنی میں نے جن و انس کو صرف ایک مقصد کیلئے پیدا کیا ہے جو یہ ہے۔ کہ وہ میرے عبد بن جائیں۔ صفاتِ الٰہیہ کو اپنے اندر داخل کر لیں۔ اور میرے مظہر کامل ہو جائیں۔ گویا ان میں سے ہر شخص باوجود بندہ ہونے کے خدا تعالیٰ کا ظل ہو۔ جو سطح زمین پر چل پھر رہا ہو۔ ایسے لوگ جنہیں خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین نہیں۔ کہا کرتے ہیں۔ کہ خدا کہاں ہے ہمیں دکھادو۔ اور کئی مومن حیران ہو کر پوچھا کرتے ہیں۔ کہ اس سوال کا کیا جواب ہے۔ حالانکہ اگر وہ صحیح معنوں میں مومن ہوں تو اس سوال کا جواب وہ خود بن جائیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں نے ہر انسان کو اپنا ظل بننے کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس ہر کامل مومن خدا تعالیٰ کا ظل اور خلیفۃ اللہ ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کوئی شخص یہ سوال ہی نہیں کر سکتا کہ خدا دکھادو۔ کیونکہ اس کی موجودگی میں یہ سوال بالکل بے معنی ہے جب سورج چڑھا ہوا ہو۔ تو کون کہا کرتا ہے کہ مجھے سورج دکھاؤ۔ یا دریا موجیں مار رہا ہو۔ تو کون کہہ سکتا ہے کہ مجھے دریا دکھادو۔ وہ تو ہر شخص کو نظر آرہا ہوتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص دنیا میں وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ. کا مظہر ہو جائے۔ تو کوئی شخص یہ سوال نہیں کر سکتا کہ مجھے خدا دکھاؤ۔ کیونکہ اس کا وجود ہی خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہوتا ہے۔ اور اس کی تمام صفات اس کے اعمال سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی ہوتی ہیں۔ بہر حال یہ مقصد اور غرض ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہر انسان کو پیدا کیا۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے پہلا انسان جسے ذمہ دار قرار دیا گیا۔ قرآن مجید نے اُسے آدم کے نام سے موسوم کیا ہے۔ حضرت آدم ظاہر ہوئے اور انہوں نے دنیا میں خدا تعالیٰ کے وجود کو ظاہر کرنے کی پوری کوشش کی۔ وہ لوگ جن کی ہستیاں اور جن کے آرام اور تعیش خدا تعالیٰ کے وجود کے ظاہر ہونے سے خطرے میں پڑتے تھے انہوں نے حضرت آدم کا مقابلہ کیا۔ اور طرح طرح سے اس نور کو چھپانے کی کوشش کی۔ جو دنیا میں حضرت آدم کے ذریعہ ظاہر ہوا۔ لیکن وہ مخالف اپنی کوششوں میں ناکام رہے اور آدم نے جس قدر اُس زمانہ میں مقدر تھا، خدا تعالیٰ کا نور ظاہر کیا۔ آدم کا زمانہ گذرا۔ تو حضرت نوح کا زمانہ آیا۔ اس وقت بھی دنیا نے پوری کوشش کی۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے نور کو کسی طرح چھپادے لیکن دنیا کامیاب نہ ہوئی۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے جلالی نشانوں کے ذریعہ دنیا میں پھر عبودیت قائم کی۔ پھر اللہ تعالیٰ کے عبد دنیا میں نظر آنے لگے۔ اس کے بعد شیطان نے پھر زور پکڑا۔ اور ابراہیمی زمانہ تک حضرت نوح کے تمام آثار کو اس نے اپنی دانست میں مٹادیا۔ تو خدا نے حضرت ابراہیمؑ کے ذریعہ پھر دنیا میں اپنا نور قائم کیا اور خدا کے عبد نظر آنے لگے۔ لیکن ابراہیمی نور بھی آخر مدھم پڑ گیا۔ اور خدا کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شکل میں اپنا نور ظاہر کرنا پڑا۔ حضرت موسیٰؑ کے بعد خدا تعالیٰ نے نبیوں کا سلسلہ تواتر کے ساتھ شروع کر دیا۔ یہانتک کہ حضرت عیسیٰؑ کا زمانہ آیا۔ اور خدا تعالیٰ کا وجود جس کا اثر دلوں پر نہایت ہی کمزور ہو گیا تھا۔ پھر اپنی عظمت کے ساتھ دنیا میں نظر آنے لگا۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اُن کے سلسلہ میں بھی کمزوری پیدا ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ کے نور کی روشنی مدھم پڑ گئی۔ پھر شیطان نے اپنا سر اُٹھایا۔ تب خدا تعالیٰ نے اس آخری نور کو جو ہدایت اور راہ نمائی کا آخری سرچشمہ تھا۔ یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ کو دنیا کی اصلاح کیلئے مبعوث فرمایا۔

آخری روشنی:۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنان دین کا مقابلہ جس سختی کے ساتھ کرنا پڑا۔ اور جن تکالیف میں سے آپ کو گذرنا پڑا۔ ان سے تمام مسلمان واقف ہیں۔ اور ہماری جماعت کے سامنے تو یہ مسئلہ کئی رنگوں میں آتا رہتا ہے۔ آپ آخری روشنی تھے، جو ظاہر ہوئے۔ آپؐ کے بعد کوئی نور ایسا آنے والا نہ تھا جو آپؐ کے نور سے منور نہ ہو۔ اسی طرح آپؐ کا ہدایت نامہ آخری ہدایت نامہ تھا۔ یعنی پھر دنیا میں کوئی ایسی ہدایت آنیوالی نہ تھی جو آپ کے ہدایت نامہ کے خلاف ہو۔ لیکن آپؐ کے لئے بھی مقدر تھا، کہ کچھ عرصہ کے بعد لوگ آپؐ کے لائے ہوئے نور سے بھی محروم ہو جائیں پھر شیطان سر اٹھائے، پھر دنیا میں گمراہی پھیل جائے اور پھر ایسا فتنہ ظاہر ہو جو آپؐ کی لائی ہوئی تعلیم اور نیکی و ایمان کو خطرہ میں ڈال دے۔ بلکہ ایک ایسا فتنہ مقدر تھا۔ جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَابَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَكْبَرُ مِنْ اَمْرِ الدَّجَّالِ۔ یعنی ایک دجالی فتنہ ظاہر ہونے والا ہے۔ کہ خلق آدم سے لیکر قیامت تک اس سے بڑا فتنہ کوئی نہیں ہوا ہوگا پس جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود سارے وجودوں سے بڑھکر تھا۔ جس طرح آپؐ کی لائی ہوئی تعلیم سب تعلیموں سے اکمل تھی۔ ویسے ہی آپؐ کے بعد ایک ایسا فتنہ ظاہر ہونے والا تھا جو دنیا کے تمام فتنوں سے بڑا تھا۔ گویا ایک طرف جب آپ کے وجود میں رحمانی طاقتوں نے کامل طور پر ظہور کیا۔ تو آپؐ کے مقابل پر جو فتنہ اُٹھنے والا تھا اس میں شیطانی طاقتوں نے اپنا پورا زور صرف کرنا تھا۔ اس فتنہ کے مقابلہ کے لئے مقدر تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد اور آپؐ کے شاگردوں میں سے ایک شخص کو کھڑا کیا جائے۔ اور اس کے ذریعہ اس دجال کا جس نے ایمان کو خطرہ میں ڈالدیا ہوگا سر کچلا جائے۔

دجالی فتنہ کی اہمیت:۔

ہم دیکھتے ہیں آج کوئی فتنہ اور کوئی شرارت ایسی نہیں جس کا وجود پہلے زمانوں میں پایا نہ جاتا ہو۔ اگر آج دہریت پائی جاتی ہے تو یہ ہر ملک اور ہر زمانہ میں پائی جاتی تھی۔ فلسفیانہ طور پر خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار یونانیوں۔ ہندوستانیوں اور مصریوں میں پایا جاتا تھا۔ اور مذہبی طور پر خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار قریباً ہر ملک میں پایا جاتا تھا۔ اور تمام ممالک میں ایسے لوگ ملتے تھے۔ جو کہتے تھے کہ مذہبی طور پر خدا تعالیٰ کا وجود ثابت نہیں۔ اگر آج لوگ انبیاء کا انکار کرتے وحی الٰہی کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور فسق و فجور میں مبتلا رہتے ہیں۔ تو اس قسم کے لوگ پہلے بھی ساری قوموں میں پائے جاتے تھے۔ پہلے بھی ایسے لوگ تھے جو انبیاء کا انکار کرتے تھے۔ پہلے بھی ایسے لوگ تھے۔ جو وحی الٰہی کو تسلیم نہ کرتے تھے۔ پہلے بھی ایسے لوگ تھے جو فسق و فجور میں مبتلا رہتے تھے۔ اور پہلے بھی ایسے لوگ تھے جو دین سے بے اعتنائی کرتے تھے۔ اور بد اخلاقیوں کے مرتکب ہوتے تھے۔ پھر وہ کیا چیز ہے۔ دجالی فتنہ میں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدم سے لیکر قیامت تک کوئی فتنہ اس سے بڑا نہیں ہوگا۔ کوئی ایسی چیز اس فتنہ میں ہونی چاہئے جو پہلے دنیا میں موجود نہیں تھی۔ اس حقیقت کے معلوم کرنے کے لئے جب غور کرتے ہیں تو ہمیں دو چیزیں ایسی نظر آتی ہیں جو پہلے فتنوں میں موجود نہیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ پہلے زمانہ میں جو فتنے پیدا ہوتے تھے وہ مقامی

ہوتے تھے۔ مثلاً ہندوستان کا فتنہ مستقل ہوتا تھا۔ وہ ایرانی فتنے سے متاثر نہیں ہوتا تھا۔ اور ایرانی فتنہ مستقل ہوتا تھا۔ وہ یونانی فتنہ سے متاثر نہیں ہوتا تھا۔ اسی طرح مصری فتنہ مستقل ہوتا تھا جو یونانی اور ایرانی فتنہ سے متاثر نہیں ہوتا تھا۔ اس وجہ سے ان فتنوں کا دین پر متفقہ حملہ نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ ان کی مثال بالکل ایسی ہی تھی جیسے ایک ملک میں ڈاکو لوٹ مار کر رہے ہوں۔ اور کچھ ایک طرف سے حملہ آور ہوں۔ اور کچھ دوسری طرف سے ڈاکوؤں سے ملک کا امن بے شک خطرہ میں پڑ جائے گا مگر حکومت تباہ نہیں ہوگی۔ حکومت منظم طاقتوں سے تباہ ہوا کرتی ہے۔ پس پہلے فتنوں اور موجودہ فتنہ میں فرق یہ ہے۔ کہ یہ فتنہ ایک منظم تحریک کے ماتحت اپنا اثر پھیلاتا جارہا ہے۔ جاپان کو عیسائی نہیں مگر اس کے خیالات کی رو یورپ کے تابع ہے۔ چین گو عیسائی نہیں مگر اس کے خیالات یورپ کے تابع ہیں۔ اسی طرح ایران، ہندوستان، ترکستان اور عرب عیسائی نہیں۔ ظاہراً مسلمان ممالک ہیں۔ مگر ان کے خیالات کی رو یورپ کے تابع ہے۔ غرض موجودہ زمانہ میں تمام تحریکات ایک سلک میں پروئی ہوئی اور ایک نظام کے ماتحت نظر آتی ہیں جس سے اس فتنہ کی ہیبت بہت بڑھ گئی ہے۔ پہلے انسان یہ خیال کرتا تھا کہ ایرانی یا یونانی یوں کہتا ہے مگر اب یہ کہا جاتا ہے دنیا کا ہر معقول پسند انسان یوں کہتا ہے۔ پہلے اگر کسی کے سامنے یہ کہا جاتا تھا کہ ایرانیوں کا یہ عقیدہ ہے تو سننے والا دل میں کہہ سکتا تھا کہ شائد باقی دنیا کا عقیدہ اس کے خلاف ہو۔ وہ مرعوب نہ ہوتا تھا۔ اور عملاً بھی ایسا ہی ہوتا تھا۔ یعنی ایک وقت میں ایک ہی بدی سارے عالم میں پھیلی ہوئی نہ ہوتی تھی۔ کسی ملک میں کوئی بدی ہوتی تھی تو کسی ملک میں کوئی بدی۔ اگر ہندوستان میں دہریت کی رو تھی تو ایران میں بد عملی کی رو تھی یونان میں فلسفہ کی رو تھی تو مصر میں مشرکانہ خیالات کی رو تھی۔ پس انکے اعتراضات میں یکسانی نہیں تھی۔ اور مخالفت میں تنظیم نہیں پائی جاتی تھی۔ لیکن اس زمانہ میں تمام خیالات ایک رو اور ایک ہی سلک کے ماتحت ہیں۔ جہاں سے کوئی تحریک اٹھتی ہے۔ اس کا مقصد ایک ہی ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ دنیا کو خدا سے دور کر دیا جائے۔ اور مادیت کی طرف اُسے مائل کیا جائے۔ چین جاپان۔ سائبیریا۔ ایران۔ افغانستان۔ جہاں جاؤ وہاں یہی مرض دکھائی دیگا۔ ہر شخص دنیا کو دین پر مقدم کر رہا ہوگا۔ اور ہر شخص کی یہ کوشش ہوگی کہ دنیا سے خدا کی طاقت کو کمزور کر دیا جائے۔ یہ چیز پہلے کبھی دنیا میں ایک وقت میں نظر نہیں آتی۔

دوسری چیز جو منفردانہ رنگ رکھتی ہے یہ ہے کہ پہلے جتنے حملے ہوتے تھے وہ فلسفیانہ ہوتے تھے۔ اور فلسفہ کی ساری بنیاد واہمہ پر ہے مگر اس وقت جتنے حملے ہوتے ہیں۔ وہ سائنس کی بناء پر ہوتے ہیں۔ اور سائنس کی بنیاد مشاہدہ پر ہے۔ فلسفیانہ اعتراضات کے جواب میں تو انسان بڑی دلیری سے کہہ سکتا ہے کہ یہ تمہارے ڈھکوسلے اور دل کے خیالات ہیں۔ لیکن مشاہدہ پر بنیاد رکھتے ہوئے جب ایک سوال پیش کیا جائے تو اس وقت اس کا جواب دینا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ کہنا کہ ''ایہہ جہاں مٹھاتے اگلا کن ڈٹھا''۔ کہ اس دنیا کی عیش و عشرت پر لطف ہے۔ مرنے کے بعد جو کچھ ہوتا ہے وہ کس نے دیکھا کہ وہاں آرام و آسائش میسر آسکے گی۔ ایک فلسفیانہ خیال ہے اور اسے سن کر ایک انسان متاثر ہو سکتا ہے مگر دوسرا یہ بھی تو کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ ایک کہاوت بنالی گئی ہے۔ حقیقت کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ لیکن ذراتِ عالم کی بناوٹ پر اپنے خیالات کی بنیاد رکھتے ہوئے اور یہ ثابت کرتے ہوئے کہ دنیا کا ذرہ ذرہ ایک ایسی تنظیم کی صورت رکھتا ہے کہ کارخانہ عالم خود بخود چلتا چلا جاتا ہے۔ جب کہا جائے کہ اس دنیا کو چلانے کے لئے کسی بیرونی ہستی کی ضرورت نہیں۔ تو یہ سوال ایک نیا رنگ اختیار کر لیتا ہے جو پہلے امر میں نہیں تھا۔

پھر پہلے خدا تعالیٰ کے وجود کے خلاف صرف فلسفی کھڑا ہوا کرتے تھے۔ مگر اب علم النفس والے بھی کھڑے ہیں، علم ہندسہ والے بھی کھڑے ہیں علم سائنس والے بھی کھڑے ہیں۔ علم طبقات الارض والے بھی کھڑے ہیں۔ علم ہیئت والے بھی کھڑے ہیں۔ غرض تمام علوم مشترکہ طور پر ایک نتیجہ پیش کرتے ہیں۔ اور یہ حملہ پہلے سے بہت زیادہ سخت ہے۔ پہلے یہ سمجھ لیا جاتا تھا کہ ایک فلسفی نے خدا تعالیٰ کی ہستی کا انکار کیا۔ نہ معلوم اس کے قول میں سچائی ہے یا نہیں۔ مگر اب یہ کہا جاتا ہے کہ جس رنگ میں دیکھو یہی نتیجہ نکلیگا کہ خدا نہیں۔ علم ہیئت سے دیکھو، تو بھی یہی نتیجہ نکلیگا کہ خدا نہیں۔ علم حیات کے ماتحت دیکھو۔ تو بھی یہی نتیجہ نکلیگا کہ خدا نہیں۔ علم طبقات الارض کے ماتحت دیکھو۔ تب بھی یہی نتیجہ نکلے گا۔ کہ خدا نہیں۔ اسی طرح اگر علم النفس کے ذریعہ خدا کو معلوم کرنا چاہو۔ تب بھی یہی معلوم ہوگا کہ خدا نہیں۔ اگر علمِ ہندسہ کے ذریعہ دیکھو تب بھی یہی معلوم ہوگا کہ خدا نہیں۔ اگر علم کیمیا کے ذریعہ دیکھو۔ تب بھی یہی معلوم ہوگا کہ خدا نہیں۔

غرض تمام علوم ایک ہی طرف لگ گئے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جدھر سے نکلو تمہارا دھیان مکہ کی طرف ہونا چاہئے اسی طرح آج جدھر سے کفر اُٹھتا ہے ایک ہی خیال اور ایک ہی آواز لیکر آتا ہے۔ کہ دنیا کو کسی خدا کی ضرورت نہیں ہم آزاد ہیں۔ وہ تمام علوم جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی ہستی ثابت کی جاتی تھی آج ان کے ماتحت خدا تعالیٰ کا انکار کیا جاتا۔ اور اس انکار کی بنیاد سائنس پر رکھی جاتی ہے۔ مثلاً رویاء اور الہام ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے وجود کا ثبوت ہیں۔ پہلے یہ اعتراض کیا جاتا تھا۔ کہ کیا خدا تعالیٰ کی زبان ہے۔ جو وہ بولتا ہے؟ اس سوال کا آسانی سے جواب دیا جاسکتا تھا۔ یا لوگ کہہ دیتے کہ خوابیں کیا ہیں، انسانی خیالات ہی ہیں۔ اس کا بھی آسانی سے رد کیا جاسکتا تھا۔ لیکن آج خوابوں کے متعلق انسانی علوم نے اتنی تحقیق کی ہے کہ انسان گھبرا اُٹھتا ہے۔ آج انسانی دماغ کی بناوٹ سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ بغیر اس کے کہ خوابیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔ انسانی دماغ بہت سی خوابیں دیکھتا اور پھر وہ خوابیں اپنے وقت پر پوری ہو جاتی ہیں۔ پس خوابوں کا پورا ہو جانا بھی یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ دنیا کا کوئی خدا ہے۔ کیونکہ مشاہدات کے ذریعہ انہوں نے اس کو باطل ثابت کیا ہے۔ گو وہ الہام جو مذہب کا آخری سہارا تھا اُسے بھی دلائل کے رُو سے باطل ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ غرض آج کفر اپنے تمام ہتھیار استعمال کر رہا ہے۔ اور یہ حملہ اپنی کمیت اور کیفیت کے لحاظ سے بے مثال ہے۔

پہلے حملوں میں آدمی کم ہوتے اور وہ متفرق طور پر حملہ کرتے تھے۔ ایرانی اور رنگ میں حملہ کرتا تھا اور جاپانی اور رنگ میں۔ مگر اب تمام دنیا متفقہ طور پر حملہ کرتی اور ایک ہی محاذ پر جنگ لڑتی ہے۔ پھر پہلے حملے فلسفہ تک محدود تھے مگر اب علم ہیئت کے ماتحت بھی حملہ کیا جاتا ہے۔ علم حیات کے ماتحت بھی حملہ کیا جاتا ہے۔ علم النفس کے ماتحت بھی حملہ کیا جاتا ہے۔ غرض جتنے رائج الوقت علوم ہیں ان سب کو استعمال کیا جاتا ہے۔ پس اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اس فتنہ کے برابر دنیا کا کوئی فتنہ نہیں۔ اس عظیم الشان فتنہ کے متعلق جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ کہ یا رسول اللہ اس کا کیا علاج ہوگا۔ اور وہ کون لوگ ہوں گے جو اس بے مثال فتنہ کا مقابلہ کریں گے جو پھر خدا تعالیٰ کی طرف لوگوں کی توجہ کو پھرا دیں گے۔ پھر ایمان دنیا میں از سر نو قائم کر دیں گے۔ پھر مخلوق کو اس کے خالق سے ملا دیں گے؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسیؓ کی پیٹھ پر ہاتھ رکھا۔ اور فرمایا لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقاً بِالثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ اور بعض جگہ رجال من فارس کے الفاظ آتے ہیں۔ یعنی ایمان اگر ثریا سے بھی معلق ہو جائے گا۔ تب بھی سلمان فارسی کی نسل یعنی اہل فارس میں سے کچھ لوگ ایسے کھڑے ہو جائیں گے جو ایمان کو دنیا میں قائم کر دیں گے۔

اس بہت بڑے فتنے کا ذکر کر کے جس کے سننے کے بعد صحابہ کے ہوش اڑ گئے تھے اور وہ اس قدر خوفزدہ ہوئے تھے۔ کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجّال کا ذکر کیا اور اس کے فتن کی تفصیلات بیان کیں اور اس کے بعد آپ گھر تشریف لے گئے اور کئی گھنٹے کے بعد جب آپ واپس تشریف لائے تو آپؐ نے دیکھا۔ کہ صحابہؓ کے رنگ اُڑے ہوئے ہیں۔ اور وہ سخت پریشانی کی حالت میں بیٹھے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم کو کیا ہوا کہ اس طرح گھبرائے ہوئے ہو؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کے بیان نے تو ہماری جانیں نکال دیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اتنے بڑے فتنہ کے بعد ایمان کے بچاؤ کی صورت کیا ہوگی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دجال آیا۔ اگر اس وقت میں زندہ ہوا۔ تو اَنَا حَجِیْجُهٗ میں تمہاری طرف سے اس سے بحث کروں گا۔ اور اگر میں زندہ نہ ہوا تو ہر مومن اپنی اپنی طرف سے لڑے۔

یہ جو فرمایا۔ کہ اگر میں زندہ ہوا تو تمہاری طرف سے دجال سے بحث کروں گا۔ دراصل اس سے بھی وہی مراد ہے۔ جو سورۂ جمعہ کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ سے مراد ہے یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز کامل۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ اگر اس وقت ایسا شخص مبعوث ہو چکا ہو جسے میرا وجود کہا جاسکے۔ تو وہ اس دجّال کا مقابلہ کرے گا۔ ورنہ سوائے اس کے اور کوئی صورت نہ ہوگی کہ مسلمان اس دجّال سے لڑ کر مر جائیں۔

ابناء فارس سے اُمید:۔

اس عظیم الشان فتنہ کے مقابلہ کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی کی ہے یا یوں کہنا چاہئے کہ اپیل کی ہے۔ کہ میں یہ اُمید کرتا ہوں جب یہ فتنہ عظیمہ پیدا ہوگا تو اہل فارس میں سے کچھ لوگ ایسے کھڑے ہو جائیں گے جو تمام قسم کے خطرات اور مصائب کو برداشت کرتے ہوئے پھر دنیا میں ایمان قائم کر دیں گے۔ میں سمجھتا ہوں یہ خالی پیشگوئی ہی نہیں بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک آرزو ہے۔ ایک خواہش ہے ایک امید ہے اور یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ خدا کا رسول ابناء فارس سے کیا چاہتا ہے۔ اس فتنہ سے خطرات کے لحاظ سے بہت کم۔ نتائج کے لحاظ سے بہت کم۔ زمانہ اور اثرات کے لحاظ سے بہت کم۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک فتنہ اٹھا۔ صحابہؓ نے اس وقت جو نمونہ دکھایا۔ وہ تاریخ کی کتابوں میں آج تک لکھا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ میں جو فتح مکہ کے بعد ہوئی شامل ہوئے وہ لوگ جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے تھے اور ابھی ایمان ان کے دلوں میں پوری مضبوطی سے قائم نہیں ہوا تھا۔ وہ اور ان کے علاوہ کچھ کافر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہمیں بھی اس لشکر میں شامل ہونے کی اجازت دیجئے۔ جس نے ہوازن کا مقابلہ کرنا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شامل

ہونے سے روکا۔ مگر جب انہوں نے زیادہ اصرار کیا تو آپؐ نے شامل ہونے کی اجازت دیدی۔ دس ہزار کا لشکر تو وہ تھا جس نے مکہ فتح کیا تھا۔ اور دو ہزار یہ لوگ تھے۔ گویا بارہ ہزار کا لشکر میدان جنگ کی طرف چل پڑا۔ جس وقت ہوازن کے قریب پہنچے تو وہاں ایک درّہ تھا۔ جس کے گرد طائف کی اقوام نے اپنے ڈیرے ڈالے ہوئے تھے۔ اور اچھے ہوشیار تیر انداز سڑک کے دونوں طرف پڑے تھے۔ صحابہ کا دس ہزار کا لشکر وہ تھا جس کا ایک ایک شخص کئی کئی کفارؔ کا مقابلہ کر چکا تھا۔ اور اس لحاظ سے ہوازن کا مقابلہ ان کے لئے مشکل نہیں تھا۔ لیکن اب دو ہزار کمزور ایمان والے بھی ان میں شامل ہو گئے تھے۔ ایسے لوگ ان میں مل گئے تھے۔ جن کے دلوں میں کبر اور غرور موجود تھا۔ اور جو ایک دوسرے کی طرف دیکھ دیکھ کر کہتے تھے۔ کہ یہ مدینہ والے لڑائی کیا جانیں۔ اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو آواز دیتے ہوئے کہتے۔ اے مکہ والو! آج جرأت و بسالت دکھانے کا دن ہے۔ اس غرور اور تکبر کی حالت میں جونہی وہ تیر اندازوں کی زد میں پہنچے۔ ہوازن کے تجربہ کار تیر اندازوں نے بے تحاشا ان پر تیروں کی بارش شروع کر دی۔ یہ دیکھتے ہی ان کی ساری بہادری جاتی رہی۔ اور وہ ڈر کر میدان جنگ سے بھاگ نکلے۔ دو ہزار گھوڑوں کا صفوں کو چیرتے ہوئے گذرنا کوئی معمولی امر نہیں تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ باقی دس ہزار آدمیوں کے گھوڑے بھی بدک گئے۔ اور بے تحاشا بھاگنے لگ گئے۔ یہاں تک کہ صرف بارہ آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہ گئے اسلامی لشکر اس وقت کسی بزدلی کی وجہ سے میدان جنگ سے نہیں بھاگا۔ بلکہ اس لئے بھاگا کہ دو ہزار گھوڑوں کے بھاگنے نے ان کے گھوڑوں کو مرعوب کر دیا۔ اور وہ بھی میدان میں ٹھہر نہ سکے۔ ایک صحابی کا بیان ہے۔ ہم اپنے گھوڑوں کو روکنے کے لئے ان کی باگیں کھینچتے۔ اور اتنے زور سے کھینچتے۔ کہ ان کی گردنیں ٹیڑھی ہو جاتیں۔ مگر جونہی باگ ڈھیلی ہوتی۔ وہ پھر بھاگ پڑتے ہم حیران تھے کہ کیا کریں۔ اتنے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی۔ اور دشمن کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ اس وقت بعض صحابہؓ نے آپ کے گھوڑے کی باگ پکڑلی اور کہا۔ یا رسول اللہ! یہ خطرے کا وقت ہے۔ اب مناسب نہیں۔ کہ آپ آگے بڑھیں۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چھوڑ دو۔ نبی پیچھے نہیں ہٹا کرتا۔ پھر آپ نے بلند آواز سے کہا۔

اَنَا النَّبِیّ لَا کَذِبْ. اَنَا ابْنُ عَبْدُ الْمُطَّلَب

میں نبی ہوں۔ جھوٹا نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ پھر آپ نے کہا۔ عباس! بلند آواز سے کہو۔ کہ اے انصار خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ اس وقت آپ نے مکہ والوں کو آواز دینے کیلئے نہ کہا۔ کیونکہ مکہ والے ہی تھے جنہوں نے اس جنگ میں فتح کو شکست سے بدل دیا تھا۔ پس آپ نے انصار کو مخاطب کیا۔ اور حضرت عباسؓ سے کہا کہ انصار کو آواز دو۔ کہ خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ حضرت عباس کی آواز بلند تھی۔ جب انہوں نے زور سے کہا کہ اے انصار خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ تو صحابہ کہتے ہیں۔ یا تو ہماری یہ حالت تھی۔ کہ ہم گھوڑے موڑتے تھے۔ اور وہ نہیں مڑتے تھے۔ یا جونہی یہ آواز بلند ہوئی۔ کہ اے انصار! خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ ہمیں یوں معلوم ہوا کہ قیامت کا دن ہے۔ اور صور اسرافیل پھونکا جارہا ہے۔ ہم میں سے جو شخص اپنی سواری کو لوٹا سکا۔ اُس نے واپس لوٹا کر۔ اور جس نے دیکھا کہ اس کی سواری نہیں مڑتی۔ اس نے تلوار سے اس کی گردن کاٹ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ چند منٹ میں ہی میدان لشکر اسلامی سے بھر گیا۔ یہ وہ آواز تھی جو خدا کے رسول نے دی۔ اور اس کی قدر انصار نے یہ کی کہ جس وقت یہ آواز ان کے کانوں میں پہنچی۔ انہوں نے کسی چیز کی پروا نہ کی۔ اگر ان میں سے کسی کی سواری مڑ سکی تو سواری پر چڑھ کر ورنہ اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کی گردنیں اُڑاتے ہوئے وہ چند منٹ میں ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر جمع ہو گئے۔

اشاعت اسلام کی حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد پر ذمہ داری

اس آواز سے زیادہ شان کے ساتھ اس آواز سے زیادہ یقین کیساتھ اس آواز سے زیادہ اعتماد کے ساتھ اس آواز سے زیادہ محبت کے ساتھ، اس آواز سے زیادہ امید کے ساتھ، خدا کے رسول نے ۱۳ سو سال پہلے کہا تھا۔ کہ لَوْکَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَا لَهٗ رِجَالٌ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِس۔ وہ وقت جب میری امت پر آئے گا۔ جب اسلام مٹ جائے گا جب دجال کا فتنہ روئے زمین پر غالب آجائے گا جب ایمان مفقود ہو جائے گا۔ جب رات کو انسان مومن ہوگا اور صبح کافر۔ صبح مومن ہوگا اور شام کو کافر۔ اس وقت میں امید کرتا ہوں کہ اہل فارس میں سے کچھ لوگ ایسے کھڑے ہو جائیں گے جو پھر اس آواز پر جو میری طرف سے بلند ہوئی ہے لبیک کہیں گے۔ پھر ایمان کو ثریا سے واپس لائیں گے۔ ان الفاظ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالی رجل نہیں کہا بلکہ رجال کہا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اشاعت اسلام کی ذمہ داری رجل فارسی پر ہی ختم نہیں ہو جائے گی بلکہ اس کی اولاد پر بھی وہی ذمہ داری عائد ہو گی۔ اور ان سے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی چیز کی امید رکھتے ہیں۔ جس کی امید آپ نے رجل فارسی سے کی یہ وہ آواز ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ناامیدی کی تصویر کھینچنے کے بعد جس سے صحابہؓ کے رنگ اڑ گئے۔ اور ان کے دل دھڑکنے لگ گئے تھے۔ ان کے دلوں کو ڈھارس دینے کے لئے بلند کی۔ اور یہ وہ امید و اعتماد ہے جس کا آپ نے ابناء فارس کے متعلق اظہار کیا۔ میں آج اس امانت اور ذمہ داری کو ادا کرتا ہوں۔ اور آج ان تمام افراد کو جو رجل فارسی کی اولاد میں سے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام پہنچاتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت محمدؐیہ کی تباہی کے وقت امید ظاہر کی ہے کہ لَنَا لَهٗ رِجَالٌ مِنْ فَارِس۔ اور یقین ظاہر کیا ہے کہ اس فارسی النسل موعود کی اولاد دنیا کی لالچوں حرصوں اور ترقیات کو چھوڑ کر صرف ایک کام کے لئے اپنے آپکو وقف کر دیگی اور وہ کام یہ ہے کہ دنیا میں اسلام کا جھنڈا بلند کیا جائے۔ ایمان کو ثریا سے واپس لایا جائے۔ اور مخلوق کو آستانۂ خدا پر گرایا جائے یہ امید ہے جو خدا کے رسول نے کی۔ اب میں ان پر چھوڑتا ہوں کہ وہ اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔ خواہ میری اولاد ہو۔ یا میرے بھائیوں کی وہ اپنے دلوں میں غور کر کے اپنی فطرتوں سے دریافت کریں۔ کہ اس آواز کے بعد ان پر کیا ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں۔

اسلام کی دردناک حالت

اس میں شبہ نہیں کہ اس وقت دنیا اپنی تمام خوبصورتیوں کے ساتھ ننگی ہو رہی ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس وقت خدا تعالیٰ کی حالت نعوذ باللہ اس کوڑھی کی سی ہے جسے گھر سے باہر پھینک دیا گیا ہو۔ آج دین کا ساتھ دینے والا کوئی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

بیکسے شد دین احمدؐ ہیچ خویش ویار نیست
ہرکسے درکارِ خود بادینِ احمد کار نیست

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

ان حالات میں ان پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اور ان کے دلوں میں کس قسم کے احساسات ہونے چاہئیں۔ یہ ہر شخص اپنے ظرف کے مطابق خود سمجھ سکتا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ جب ایک کمزور انسان کسی کو بلندی پر گامزن دیکھتا۔ جب ایک دولت مند کی دولت اور عہدہ دار کے عہدہ پر نظر ڈالتا ہے۔ تو اس کے دل میں لالچ آتا۔ اور وہ کہہ اُٹھتا ہے کہ میں بھی کیوں ایسا نہ بنوں میں تسلیم کرتا ہوں کہ بے شک ایسا ہوتا ہے مگر یہ ساری چیزیں اس وقت بھی تھیں۔ جب ہوازن کے سامنے صحابہؓ صف آراء تھے۔ ان کے سامنے بھی ان کے بیوی بچے تھے۔ ان کے سامنے بھی یہ بات تھی کہ اگر وہ ہوازن کے تیر اندازوں کے سامنے ہوئے تو ان کے سینے چھلنی ہو جائیں گے۔ اور وہ چند منٹوں میں ہی خاک و خون میں لوٹیں گے۔ مگر ان تمام امور کے باوجود انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر اپنی بیویوں اور بچوں کو بھلا دیا۔ اور ایک ہی مقصد اپنے سامنے رکھا۔ کہ جس طرف خدا کا رسول بلاتا ہے۔ اسی طرف جائیں۔ آج دجالی فتنہ جس رنگ میں دنیا پر غالب ہے۔ اس کی تصویر کھینچنے کی مجھے ضرورت نہیں۔ کوئی چیز آج اسلام کی باقی نہیں۔ نہ تمدنی احکام قائم ہیں، نہ سیاسی احکام قائم ہیں۔ نہ اقتصادی احکام قائم ہیں اور نہ شخصی احکام قائم ہیں۔ ہر چیز میں آج تبدیلی کر دی گئی ہے۔ پس جب تک اسے مٹانے کے لئے ہمارے اندر دیوانگی نہ ہوگی، جب تک ہمیں اس تہذیب مغربی سے بغض نہ ہوگا اتنا بغض کہ اس سے بڑھکر ہمیں کسی اور چیز سے بغض نہ ہو۔ اس وقت تک ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہم میں سے جو بھی شخص مغربی تہذیب کا دلدادہ ہے جو بھی اس تہذیب سے متاثر ہے۔ وہ روحانی میدان کا اہل نہیں جس تہذیب نے ہمارے مقدس آقا کی تصویر کو دنیا کے سامنے برے رنگ میں پیش کیا ہے جس تہذیب نے اسلامی تمدن کی شکل کو بدل دیا۔ جب تک اس کی ایک ایک اینٹ کو ہم ریزہ ریزہ نہ کر دیں کبھی چین اور اطمینان کی نیند سو نہیں سکتے۔ وہ لوگ جو یورپ کی نقالی کرتے ہیں جو مغربیت کی رو میں بہتے چلے جاتے ہیں، وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمارے تن بدن میں تو ان کی ہر چیز کو دیکھ کر آگ لگ جانی چاہئے کیونکہ ہم اور مغربیت ایک جگہ نہیں جمع ہو سکتے۔ یا ہم زندہ رہینگے یا مغربیت زندہ رہے گی یہ مت خیال کرو کہ ہم تو انگریزوں کے دوست ہیں۔ پھر مغربیت کے متعلق میں ایسے خیال کیوں رکھتا ہوں۔ کیونکہ انگریز اور مغربیت میں فرق ہے۔ انگریز انسان ہیں۔ اور ویسے ہی انسان ہیں جیسے کہ ہم اور اس لحاظ سے انگریز ہدایت پاسکتے ہیں۔ لیکن مغربیت ہدایت نہیں پاسکتی۔ وہ شیطان کا ہتھیار ہے اور جب تک اُسے توڑا نہیں جائے گا۔ دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے اگر کوئی شخص مغربیت کی نقل کا ذرہ بھی مادہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ تو وہ مسیح موعودؑ کا حقیقی بیٹا نہیں کہلا سکتا کیونکہ اس نے اس آواز کو نہیں سنا۔ جسے پھیلانے کے لئے مسیح موعودؑ مبعوث ہوئے۔ پس میں وضاحت سے ان کو یہ پیغام پہنچاتا اور وضاحت سے ہر ایک کو ہوشیار کرتا ہوں کہ میں ہر ایسے خیال اور ہر ایسے شخص سے بیزار ہوں جس کے دل میں مغربیت کی نقل کا ذرہ بھی مادہ پایا جاتا ہے۔ اور جو دین کی خدمت کرنے کیلئے تیار نہیں، خواہ وہ میرا بیٹا ہو یا میرے کسی عزیز کا۔ میں نے ہمیشہ یہ دعا کی ہے۔ اور متواتر کی ہے کہ اگر میرے لئے وہ

اولاد مقدر نہیں جو دین کی خدمت کرنے والی ہو، تو مجھے اولاد کی ضرورت نہیں۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اسی دعا کی آخر دم تک توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے سامنے ایک عظیم الشان کام ہے۔ اتنا عظیم الشان کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ ہمارے سامنے ایک فتنہ ہے۔ اتنا بڑا فتنہ کہ اس کے برابر دنیا میں اور کوئی فتنہ نہیں۔ اگر ہم اس کام کی سرانجام دہی کے لئے کھڑے نہیں ہو جاتے۔ اور اس فتنہ کے مقابلہ کی ضرورت دلوں میں محسوس نہیں کرتے تو میں نہیں سمجھ سکتا ہم دنیا میں ذرہ سی عزت کے بھی مستحق ہو سکتے ہیں۔ اس وقت اسلام کے مقابل پر بیسیوں جھنڈے بلند ہیں جب تک وہ تمام جھنڈے سرنگوں نہیں ہو جاتے جب تک تثلیث کا جھنڈا سرنگوں نہیں ہو جاتا جب تک بت پرستی کا جھنڈا سرنگوں نہیں ہو جاتا۔ جب تک اسلام کے سوا باقی تمام جھنڈے سرنگوں نہیں ہو جاتے۔ جب تک سب دنیا میں تکبیر کے نعرے بلند نہیں ہو جاتے۔ ہم کبھی اپنے فرائض کو پورا کرنے والے سمجھے نہیں جاسکتے۔ یہ وہ چیز ہے جس کو میں آج پیش کرتا ہوں۔ اور اگرچہ میں پہلے بھی اسے پیش کرتا رہا ہوں لیکن کچھ دنوں سے ایک طاقت مجھے مجبور کر رہی ہے کہ میں واضح طور پر پھر یہ بات پیش کردوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا ہے سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ۔ صَافَیْنَاہُ وَنَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ۔ تَفَرَّدْنَا بِذَالِکَ فَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۶۱)

ابراہیمی مقام

ابراہیم یعنی مسیح موعودؑ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے سلامتی ہو۔ صافیناہ ہم نے اُسے اپنے لئے خالص کر لیا۔ وَنَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ اور ہم نے اُسے غم سے آپ نجات دی۔ تفردنا بذالک یہ سارا کام ہم نے خود کیا۔ فَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی پس اے ابراہیم سے تعلق رکھنے والو، اسی چیز کو اپنا مقام بناؤ جس کو ابراہیم نے بنایا تھا۔ وہ مقام کیا ہے؟ اس کو قرآن کریم نے ان الفاظ میں کھولا ہے۔ رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ. رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ (پ ۱۳ سورہ ابراہیم) حضرت ابراہیم علیہ السلام دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ اے میرے رب میں نے اپنی اولاد کو ایک ایسی وادی میں لا بسایا ہے جس میں کوئی کھیتی نہیں ہوتی۔ اے میرے رب اس لئے کہ تا وہ اس وادی میں رہتے ہوئے دنیا کے تمام جھگڑوں اور دنیا کمانے کے جھمیلوں سے آزاد رہیں۔ اے خدا تو ان کے دلوں کو ایسا بنا۔ کہ یہ تیری عبادت کرنے والے اور تیرے نام کو دنیا میں بلند کرنے والے ہوں۔ مگر اے خدا یہ بھیک کا ٹھیکرا لے کر دوسروں کے پاس نہ جائیں۔ بلکہ تیری طرف سے عزت والا رزق انہیں ملے۔ تا ان کے دلوں میں تشکر کا جذبہ پیدا ہو۔ اور یہ کہیں کہ ہم تو دنیا کی طرف نہیں گئے تھے، مگر خدا تعالیٰ دنیا کو ہماری طرف کھینچ لایا۔ یہ وہ ابراہیمی مقام ہے جسے خدا تعالیٰ نے ہمارے سامنے رکھا۔ یہاں گو ظاہری طور پر وادی غیر ذی زرع نہیں لیکن روحانی طور پر اب بھی موجود ہے۔ زرع والی وادی کونسی ہوتی ہے؟ وہی جہاں لوگ ملازمتیں کرتے اور دنیا کمانے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ مگر جب انسان ان کاموں کو چھوڑ دیتا ہے جن سے دنیا کمائی جائے تو وہ وادیٔ غیر ذی زرع میں چلا جاتا ہے۔ پس ابراہیمی مقام جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کھڑا کیا گیا۔ اور آپ کی اولاد سے جس مقام پر کھڑے رہنے کی امید کی گئی۔ یہ ہے کہ وہ دنیا کمانے کے خیالات سے علیحدہ ہو کر صرف دین کے پھیلانے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں۔ تب خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہوگا کہ وہ خود لوگوں کو ان کی طرف کھینچ کر لائے گا۔ اور آپ اُن کے لئے رزق کے سامان مہیا فرمائے گا۔

صدر انجمن احمدیہ کے کارکنوں کا استثناء

میرے اس بیان سے وہ لوگ مستثنیٰ ہیں کہ جو سلسلہ کی ضرورتوں کے لئے نوکری کریں لیکن اُن کو اپنے اخلاص سے ثابت کرنا چاہئے کہ وہ دنیا کو نفس کی خاطر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی خاطر قبول کر رہے ہیں۔ یعنی انہیں ہر وقت پابرکاب رہنا چاہئے کہ جب ان کی ضرورت دین کو ہو۔ سب کچھ چھوڑ کر دین کی خدمت کے لئے آجائیں۔

نادان کہتے ہیں کہ انگریز کی نوکری کرنے سے روٹی ملتی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ خدا کی نوکری کرنے سے انسان کو روٹی ملتی ہے لیکن اگر فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ دین کی نوکری کرنے سے انسان کو ذلیل روٹی ملتی ہے تو کیا ہم نے خدا تعالیٰ کے رسول کے ہاتھ پر یہ عہد نہیں کیا کہ اگر دین کے لئے ہمیں ذلت بھی برداشت کرنی پڑے گی تو ہم برداشت کریں گے۔ گو میرے نزدیک دینی خدمت کے ذریعہ روٹی کھانا ذلت نہیں ذلت دنیا کی نوکریوں میں ہے نہ کہ خدا کی نوکری میں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کاہلواں (قادیان کے قریب ایک گاؤں) کے ایک سکھ نے مجھے سنایا کہ ایک دفعہ بڑے مرزا صاحب نے ہمیں بلا کر کہا۔ غلام احمد کو جاکر سمجھاؤ۔ کہ کوئی نوکری کر لے ورنہ میرے مرنے کے بعد اسے اپنے بڑے بھائی کے ٹکڑوں پر بسر کرنی ہوگی۔ وہ کہتا۔ میں ان کے پاس گیا اور کہا آپ کے والد صاحب ناراض ہوتے ہیں۔ آپ نوکری کیوں نہیں کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ سنتے ہی ہنس پڑے۔ اور فرمانے لگے والد صاحب کو یونہی فکر ہے۔ میں نے تو جس کا نوکر ہونا تھا ہو گیا۔ وہ سکھ یہ سن کر واپس چلا گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد صاحب سے کہنے لگا۔ وہ کہتے ہیں جس کا نوکر میں نے ہونا تھا ہو چکا ہوں۔ یہ سنکر باوجود دنیاداری کے خیالات کے انہوں نے ایک آہ بھری، اور کہنے لگے کہ اگر وہ کہتا ہے کہ میں نوکر ہو گیا ہوں، تو ٹھیک کہتا ہے، وہ جھوٹ بولنے والا نہیں۔

غرض ابراہیمی نسل ہونے کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی اس طرح بسر کرے کہ گویا وہ وادیٔ غیر ذی زرع میں رہتی ہے اور اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کر دے۔ لیکن ہر کام تیاری سے آتا ہے اگر ہم کام وہ کرنا چاہیں جو رحمانی ہو۔ لیکن طرز ہماری وہ ہو جو شیطانی ہو، تو ہم کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں۔ دنیا اس وقت امارت اور حکومت کے خیالات میں مبتلا ہے۔ دنیا اس وقت تکلفات میں مبتلا ہے۔ دنیا اس وقت مغربی تہذیب کی دلدادہ ہو رہی ہے اگر ہم عملاً اس تہذیب اور اس امارت اور حکومت کی طرف جائیں تو ہمارے اداروں میں برکت کس طرح ہو سکتی ہے شیطان کا گلا گھونٹنے کے لئے شیطانی ہاتھ کام نہیں آیا کرتا۔ بلکہ شیطان کا گلا رحمانی ہاتھوں سے گھونٹا جاتا ہے پس جب تک ان امنگوں سے انسان عاری نہ ہو جائے۔ جو اپنے اندر دنیادارانہ رنگ رکھتی ہے۔ اس وقت تک انسان دین کے کام کا اہل نہیں سمجھا جاسکتا۔ اسلام اسی وجہ سے دنیا میں کامیاب ہوا۔ کہ اس نے محبت و پیار کو قائم کیا۔ اور امارت و غربت سے امتیازات کو مٹا دیا۔ آئندہ بھی اگر اسلام کامیاب ہوگا تو اسی وجہ سے پس وہ شخص جو نوابی کے خیالات اپنے اندر رکھتا ہے جو خادمیت کے لئے اپنے نفس کو تیار نہیں پاتا۔ تو میں نہیں سمجھ سکتا وہ کس طرح کامیاب ہو سکتا ہے۔ ہاں خادمیت کے بعد اگر خدا تعالیٰ کسی مقام پر انسان کو خود بٹھاتا ہے تو یہ دوسری بات ہے۔

سید عبد القادر صاحب جیلانیؒ فرماتے ہیں۔ بعض دفعہ خدا تعالیٰ مجھے کہتا ہے اے عبد القادر جیلانی تجھے میری ذات کی قسم۔ تو اچھے سے اچھا کپڑا پہن۔ اور میں پہن لیتا ہوں۔ بعض دفعہ کہتا ہے اے عبد القادر جیلانی! تجھے میری ذات کی قسم تو اچھے سے اچھا کھانا کھا۔ اور میں کھا لیتا ہوں یہی مقام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملا۔ آپ کو بھی خدا تعالیٰ نے عبد القادر کہا۔ اور ایک رویا میں میرا نام بھی عبد القادر رکھا گیا۔ اس کے یہی معنی ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کہے۔ کہ اچھا کھانا کھاؤ۔ تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اچھا کھائیں۔ اور وہ کہے کہ اچھا کپڑا پہنو۔ تو ہمارا فرض ہے کہ اچھا کپڑا پہنیں۔ اسی طرح اگر وہ کہے کہ معمولی کپڑا پہنو۔ تو یہ بھی ہمارا فرض ہے کہ اس حکم کی بھی اطاعت کریں۔ پس ہماری کامل فرمانبرداری خدا کے لئے ہو اگر وہ کہے کہ آسمان پر بیٹھو تو ہم آسمان پر بیٹھ جائیں۔ اگر وہ کہے کہ تحت الثریٰ میں چلے جاؤ تو ہم تحت الثریٰ میں چلے جائیں۔ وہی ابراہیم والا مقام حاصل ہو، کہ خدا نے انہیں کہا۔ اَسْلِمْ۔ انہوں نے کہا اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہ ہو۔ کہ ہم دکھ میں پڑتے ہیں یا سکھ میں۔ ہمیں عزت حاصل ہوتی ہے یا ذلت بلکہ ہم دیکھیں کہ ہمارا خدا ہم سے کیا چاہتا ہے۔ پھر جس رنگ میں وہ ہمیں رکھنا چاہے اسی میں ہم خوش رہیں۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری وقت کا یہ الہام ہے جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے خاندان کے متعلق ہی ہے کہ۔

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

یعنی اے خدا۔ اب میں دنیا سے جاتی دفعہ اپنا اہل و عیال تیرے سپرد کرتا ہوں۔ تو جس حالت میں چاہے انہیں رکھیو۔ چاہے تو اونچے مقام پر رکھ۔ چاہے تو نیچے مقام پر یہ چیز ہے جسے ہر وقت اپنے سامنے رکھنا ہمارا کام ہے۔ اور جب تک ہماری اولادیں اس مقصد کو اپنے سامنے نہیں رکھتیں۔ وہ ان انعامات کو حاصل نہیں کر سکتیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کے لئے مقدر ہیں۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ ظاہری اولاد کو بھی ایک فخر حاصل ہوتا ہے۔ لیکن وہ فخر اسی وقت تک ہوتا ہے جب تک وہ دین کے راستہ پر گامزن رہتی ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ صحابہؓ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ عرب قبائل میں سے بڑے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ جو بحالت کفر بڑے تھے۔ وہی اب بڑے ہیں۔ بشرطیکہ ان میں نیکی پائی جاتی ہو۔ اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا ہو۔ بے شک خاندانی بڑائی بھی ہوتی ہے۔ مگر وہ مشروط ہوتی ہے نیکی اور تقویٰ کے ساتھ۔ اگر وہ اس امر کی پروا نہیں کرتے اور اگر وہ دنیا کے کیڑوں اور کتوں کی طرح دنیا پر گرے جاتے ہیں تو وہ دوسروں سے زیادہ سزا کے مستحق ہوتے ہیں۔

بدترین دن

اس میں شبہ نہیں۔ یہ خدا کا کام ہے۔ اور اگر ہم اس کام کو نہیں کریں گے تو اور لوگ کھڑے کر دئے جائیں گے۔ لیکن وہ دن بدترین دن ہوگا جب خدا کہیگا کہ رجال فارس نے اشاعت دین سے اپنا منہ موڑ لیا آؤ اب ہم دوسروں کو یہ کام کرنے کا موقعہ دیں۔ یہ خدا کی دین ہے۔ اور اس کا احسان ہے کہ اس نے

ہمیں کام کرنے کا موقعہ دیا۔ ورنہ وہ شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ قربانی کر رہا ہے۔ تو چاہے وہ کام کرتے کرتے مٹی میں مل جائے۔ اور منہ سے مومن ہونیکا دعویٰ کرے وہ منافق ہے کیونکہ اس نے خدا تعالیٰ کی عطا کو قربانی کا نام دیا۔ قربانی کرنے والا ہمیشہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں۔ اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی۔

پس ہمیں دین کی خدمت کرتے ہوئے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہم قربانی کر رہے ہیں۔ بلکہ یہ سمجھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ ہم سے کام لے رہا ہے۔ اگر تم اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ اگر تم دین کے لئے فقیر ہونا برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر تم دین کے لئے بھیک مانگنا پسند نہیں کر سکتے۔ اور اگر تم دینی خدمت کو ہفت اقلیم کی بادشاہی سے زیادہ اعزاز والا کام نہیں سمجھتے تو تمہارے اندر ایک جو کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں سمجھا جا سکتا۔ لوگ کہتے ہیں سوال کرنا بری چیز ہے۔ اور میں بھی سمجھتا ہوں کہ سوال بری چیز ہے لیکن اگر خدا اور اس کے دین کے لئے ہمیں سوال کرنا پڑے تو یہ کام بھی ہمارے لئے عزت کا کام ہے۔

پس یہ مت خیال کرو۔ کہ تم دین کی خدمت کر کے کوئی قربانی کر رہے ہو یہ خدا کا احسان ہے جو تم سے کام لے رہا ہے۔ مگر مجھے افسوس ہے میں نے بعضوں کو دیکھا ہے وہ اپنے نفس میں یہ سمجھتے ہیں کہ وہ قربانی کر رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں آؤ اب فلاں قربانی بھی کر لیں۔ حالانکہ اگر کسی شخص کے سامنے پلاؤ زردہ۔ کباب اور مرغ وغیرہ پکا ہوا پڑا ہو۔ اور دال بھی ہو۔ تو کیا وہ کہا کرتا ہے کہ آج قربانی کر کے ہم مرغ کھا لیتے ہیں۔ یا مہربانی کر کے کباب کھا لیتے ہیں۔ اگر کوئی ایسا کہتا ہے تو دو باتوں میں سے ایک ضرور ہوگی۔ یا تو وہ فریب خوردہ ہوگا یا پاگل ہوگا۔ کیونکہ یا تو پاگل یہ کہہ سکتا ہے کہ دال چھوڑ کر پلاؤ وغیرہ کھانا قربانی ہے۔ یا فریب خوردہ شخص جو اصلیت سے ناواقف ہو۔ اس طرح کہہ سکتا ہے اگر دین کوئی قیمتی شئے ہے۔ اگر دنیا کا ایک زندہ خدا ہے۔ تو جب خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک منادی پکارتا ہے۔ کہ آؤ اور خدا کے دین پر جمع ہو جاؤ۔ تو اس آواز پر لبیک کہنے والا قربانی نہیں کرتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے احسان اور اس کے لطف و کرم سے حصہ پاتا ہے۔ اور اگر وہ ایک منٹ کے لئے بھی سمجھتا ہے کہ قربانی کر رہا ہے تو وہ منافق ہے۔ پس اگر تم میں سے کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے کہ وہ دین کی خدمت کر کے قربانی کر رہا ہے۔ تو اس کا کوئی ایمان نہیں اس کو اس راستہ سے ہٹ جانا چاہئے لیکن اگر دنیا جس کو ذلت سمجھتی ہے تم اُسے عزت سمجھو جس کو دنیا بیکاری خیال کرتی ہے تم اُسے کام سمجھو۔ اور جسے وہ قربانی سمجھتی ہے اُسے تم انعام قرار دو۔ تب تم حقیقی معنوں میں مومن کہلا سکتے ہو۔ کیا وہ جرنیل جس کے ہاتھوں پر جرمن فتح ہوا۔ یہ سمجھتا تھا کہ جرنیل بن کر اس نے قربانی کی۔ اگر دنیاوی جرنیل اپنے عہدوں پر قائم ہو کر کام کرنا قربانی نہیں سمجھتے۔ تو وہ لوگ جن کے سپرد قلوب کی فتح ہو وہ کیونکر اپنے کاموں کو قربانی قرار دے سکتے ہیں۔ کیا انگریزوں میں سے ہیگ اور جرمنوں میں سے ہنڈن برگ کی جگہ اگر کوئی شخص کام کرنا چاہتا۔ تو وہ اسے قربانی سمجھتا۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس اعزاز کے حاصل کرنے کے لئے اگر ممکن ہوتا تو ہر شخص اپنی آدھی عمر نذر کے طور پر پیش کر دیتا۔ اسی طرح ممکن ہوتا تو وہ اپنی بیوی اور بچوں کی جان پیش کر کے بھی اس درجہ کو حاصل کرتا۔ اور پھر اُسے اپنی قربانی قرار نہ دیتا۔ اگر دنیوی جرنیلوں کے مقام پر کھڑا ہونا انعام سمجھا جاتا ہے تو کیا خدا تعالیٰ کے جرنیلوں کے مقام پر کھڑا ہونا قربانی کہلا سکتا ہے؟ پس وہ شخص جو دین کی خدمت کر کے اُسے قربانی قرار دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا منہ چڑاتا اور اس کی ہتک کرتا ہے۔ گویا نعوذ باللہ من ذالک خدا تعالیٰ کا انعام تو معمولی چیز ہے مگر اس شخص کی جان کی بہت بڑی قیمت ہے۔ کہ وہ اپنی کوششوں کو وقیع قرار دیتا۔ اور خدا تعالیٰ کے انعام کو چھوٹا سمجھتا ہے خدا تعالیٰ اُسے ہفت اقلیم کی بادشاہت سے بھی زیادہ انعام دیتا ہے۔ مگر وہ اس انعام کو نہیں دیکھتا، اور اپنی معمولی کوششوں کو قربانی اور ایثار سمجھنے لگ جاتا ہے پس یہی نہیں کہ تم سے امید کی جاتی ہے کہ تم مغربیت سے علیحدہ رہو گے تم سے امید کیجاتی ہے کہ تم دین اسلام کا جھنڈا ہمیشہ بلند رکھو گے۔ تم سے امید کی جاتی ہے کہ تم نوع انسان کے خیر خواہ رہو گے۔ تم سے امید کی جاتی ہے کہ تم فخر اور خیلاء کے خیالات کو اپنے اندر پیدا نہیں ہونے دو گے۔ بلکہ ان تمام کاموں کے باوجود تم سے امید کی جاتی ہے کہ تم اپنی خدمات کو ایک ذلیل اور کھوٹا پیسہ تصوّر کرو گے اور کہو گے کہ خدا تعالیٰ کو تم نے ایک کھوٹا پیسہ دیا۔ مگر اس نے تمہیں دولت بے حساب دی۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز

یہ ہے۔ وہ آواز جو تمہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دی۔ اور یہ ہے وہ آواز جو مسیح موعودؑ نے دی۔ یہ ہے وہ آواز جو خدا تعالیٰ نے دی۔ اگر خدا اور اس کے رسول اور اسکے مسیح موعودؑ کی پکار کے بعد بھی کسی کے دل سے لبیک کی آواز بلند نہیں ہوتی۔ تو وہ ایک مردہ دل ہے۔ خواہ وہ کتنے ہی اچھے لباس میں موجود ہو۔

حضرت بدھ کا نمونہ

کیا لطیف نمونہ ہے جو حضرت بدھ نے دکھایا۔ بدھ اپنے باپ کے اکلوتے بیٹے تھے جب خدا تعالیٰ کی تڑپ اُن کے دل میں پیدا ہوئی تو وہ اپنے گھر سے نکل گئے اور مدتوں جنگل و بیابان میں عبادتیں کرتے رہے۔ آخر خدا تعالیٰ نے اُن پر اپنا الہام نازل کیا۔ اور انہیں نبوت کے مقام پر فائز کر کے دنیا کی اصلاح کیلئے مامور کیا۔ اس زمانہ کے حالات کے لحاظ سے آپ نے اپنے متبعین کو حکم دیا۔ کہ دنیا نہ کماؤ بلکہ دن بھر دین کا کام کرو۔ اور جب بھوک لگے تو بھیک مانگ کر کھالو۔ جب انکی شہرت سارے ہندوستان میں پھیل گئی۔ تو ان کے باپ نے بھی جو بہار کے علاقہ میں تھا انہیں بلا بھیجا۔ اور آخر وہ بھی ان کی مریدی میں داخل ہو گیا۔ جب بدھ وہاں سے واپس آنے لگے تو اُن کے باپ کو خیال آیا کہ گدّی کے متعلق کوئی فیصلہ ہونا چاہیئے۔ اس زمانہ میں قانون تھا کہ یا باپ خود گدّی پر بیٹھتا یا اپنے بیٹے یا پوتے کو گدّی بخش دیتا۔ اس صورت کے علاوہ گدی نشین ہونے کی کوئی صورت نہ تھی۔ بدھ کے باپ نے جب دیکھا کہ یہ تو گدّی پر بیٹھیں گے نہیں اُس نے اپنے پوتے کو بلایا۔ اور اُسے فقیرانہ لباس پہنا کر اور کشکول ہاتھ میں دے کر کہا اپنے باپ کے پاس جا اور کہہ کہ میں بھی اپنا حق مانگنے آیا ہوں۔ گویا مطلب یہ تھا کہ بادشاہت کے لئے آپ اپنا حق میری طرف منتقل کر دیں۔ بدھ کا طریق تھا کہ جب کسی کو اپنے سلسلہ میں شامل کرتے تو اس کا سر منڈوا دیتے جب بیٹا اُن کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کیا تو مجھ سے بھیک مانگنے آیا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا۔ اچھا۔ تو جو کچھ میرے پاس ہے وہ میں دے دیتا ہوں۔ یہ کہہ کر اپنے ایک شاگرد کو بلایا اور کہا کہ اس کا سر مونڈ دو۔ اور اُسے بھکشو بنا دو جس کے معنے یہ تھے کہ اس کے بعد بادشاہت اُن کے خاندان سے نکل گئی۔ باپ نے جب یہ سنا تو وہ رو پڑا۔ اور اُن سے عہد لیا کہ آئندہ کسی نو عمر کو بھکشو نہ بنائیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے دین کے متعلق جو کام ہمارے ذمہ ہے وہ اتنا عظیم الشان ہے اور اس کی ذمہ داری اتنی وسیع ہے کہ میں افسوس کرتا ہوں ہمارے دل ابھی اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکے میں دیکھتا ہوں جو لوگ دین کی خدمت بھی کرتے ہیں وہ خیال کرتے ہیں کہ گویا انہوں نے قربانی کی حالانکہ قربانی ہمیشہ اعلیٰ چیز کہلاتی ہے۔ اگر دین کے لئے کام کرنا قربانی ہے۔ تو گویا دین ادنیٰ ہے۔ مگر ان کا درجہ اس سے بلند ہے۔ یہ احساس اگر ایک لمحہ کیلئے بھی ہمارے اندر رہتا ہے کہ ہم دینی کام کر کے قربانی کرتے ہیں۔ تو یقیناً ہم ایمان سے بے بہرہ اور نابینا ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی اولاد سے خطاب

پس پہلے تو میں ان سے جنہیں خدا کے رسول نے آواز دی اور کہا کہ لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِنْ فَارِسَ۔ کہتا ہوں کہ وہ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو سمجھیں ان کے سامنے ایک بہت بڑا کام ہے۔ دنیا کی عزتیں اور دنیا کی بڑائیاں کوئی چیز نہیں خدا کے در کی غلامی سب سے زیادہ عزت والی چیز ہے۔ اگر تم دنیا کماؤ بھی اور سبھی کچھ بن جاؤ۔ تو کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدام سے تمہاری عزت بڑھ سکتی ہے؟ پھر ان نشانات کو دیکھو جنہوں نے دُور دُور کے اندھوں کو روشنی بخش دی۔ جس سے یورپ اور امریکہ کے نابینا بینا ہو گئے۔ اگر پاس والے اللہ تعالیٰ کے اس نور سے فائدہ نہ اٹھائیں تو کس قدر افسوسناک بات ہوگی۔ پس پہلے تو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جسمانی اولاد کو مخاطب کرتا ہوں۔

روحانی اولاد سے خطاب

لیکن چونکہ ہر شخص جو سچے دل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرتا اور آپ کے اوامر پر کاربند ہوتا ہے۔ آپ کی روحانی اولاد میں داخل ہے۔ اس لئے روحانی طور پر تمام جماعت احمدیہ رجال فارس میں داخل ہے۔ پس روحانی اولاد ہونے کی نسبت سے میں باقی تمام جماعت سے بھی کہتا ہوں کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ کب تک یہ غفلت شعاریاں چلی جائیں گی۔ کب تک تمہارے چہروں پر مردنیاں چھائی رہیں گی۔ کب تک خدا تعالیٰ کے دین کو تحقیر اور تذلیل کی نگاہ سے دیکھا جائیگا۔ اور تم خاموش رہو گے۔ کب تک تم اپنی حقیر خدمات کو قربانیاں قرار دو گے۔ کب وہ دن آئے گا کہ تم دین کے لئے بے تاب ہو

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی — اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

جاؤ گے۔ اور کب وہ دن آئیگا کہ تم کمر ہمت باندھ کر اس کام کے لئے میدان عمل میں نکل کھڑے ہو گے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں مبعوث ہوئے پس میں انہیں بھی کہتا ہوں کہ خدا کی ایک بلند آواز ہوتی ہے۔ اٹھو اور اس آواز کو سن کر وہی کہو جو تم سے پہلے راستبازوں نے آج سے تیرہ سو سال پہلے کہا کہ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (آل عمران) اس تعلیم کو اپنے دل میں پیدا کرو۔ یہاں تک کہ تمہارا ذرہ ذرہ اس تعلیم پر لبیک کہہ اُٹھے۔ پھر اپنی اولادوں کے کانوں میں یہ تعلیم ڈالو۔ اور وہ اپنی اولادوں کے کانوں میں ڈالیں۔ یہاں تک کہ ہمارے کانوں میں سوائے خدا کی آواز کے اور کوئی آواز نہ گونجے۔ ہماری آنکھوں میں سوائے اس نور کے اور کوئی نور نہ چمکے جب تک یہ حالت پیدا نہیں ہوتی ہم مٹی کے بُت ہیں۔ جو بڑے بڑے کام کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ سڑے ہوئے مردار ہیں جو دنیا کو زندہ کرنے کے مدعی بنتے ہیں۔

نکاحوں کا اعلان

میں اس کے بعد ان نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں جن کے لئے اس وقت اجتماع کیا گیا ہے۔ گو بظاہر اس خطبہ کا نکاح کے ساتھ کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن حقیقی طور پر اس کا نکاح کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ حقیقی زوجیت خدا تعالیٰ کے تعلق میں ہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ شادیوں کے ذکر میں نمازوں کا خصوصیت سے ذکر کرتا ہے۔ اگر ہم دنیا میں زوجیت کا تعلق قبول کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں خدا اور اس کے رسول کی محبت میں سرشار رہنا ہمیں گوارا نہ ہو۔ اور حقیقی خوشی تو اس وقت تک ہمیں حاصل نہیں ہو سکتی جب تک اسلام دنیا میں قائم نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک دنیا کی خوشیاں بھی ہمیں غم میں مبتلا کر دیں گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق لکھا ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک دفعہ میدہ کی روٹی کھا رہی تھیں۔ کہ اُن کے آنسو بہنے لگ گئے کسی نے پوچھا۔ آپ کیوں روتی ہیں۔ انہوں نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت چکیاں نہیں ہوتی تھیں۔ ہم سل بٹہ پر دانے کوٹ لیتے۔ اور بھوسی پھونک سے اڑا کر آٹا گوندھ کر روٹی پکا لیتے۔ اب میدہ کی روٹی میرے گلے میں پھنس رہی ہے۔ اور مجھے خیال آتا ہے۔ کہ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میدہ ہوتا تو میں آپ کو اس کی روٹی پکا کر کھلاتی۔ ایک میدہ کی روٹی کتنی حقیر چیز ہے مگر حضرت عائشہؓ کے گلے میں وہ بھی پھنس گئی۔ اس لئے کہ انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت یاد آ گیا۔ پھر کیا دنیا کی تمام نعمتیں ہمارے گلے میں نہیں پھنسنی چاہئیں؟ دنیا کی نعمتیں اور حکومتیں کس کے لئے ہیں؟ یہ سب خدا اور اس کے رسول کے لئے اور اس کے شاگرد کامل مسیح موعودؑ کے لئے ہیں۔ پھر کیوں نہ ہم ان سب نعمتوں کو لا کر خدا اور اس کے رسول کے قدموں پر ڈال دیں۔ حضرت عائشہؓ دنیا کو نصف ایمان سکھانے والی تھیں۔ عائشہؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیوی تھیں۔ ان کا نمونہ ہمارے لئے پاک نمونہ ہے کیا محبت تھی انکے دل میں کہ ایک میدہ کی روٹی بھی وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہو کر نہ کھا سکیں۔ اور اس کے کھاتے ہوئے بھی ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ پھر کیا دنیا کی بڑی سے بڑی نعمتیں دیکھ کر ہماری آنکھوں میں آنسو نہیں بھرنے چاہئیں۔؟ جب تک اس دنیا میں ہماری وہ حالت نہ ہو جو حضرت عائشہؓ کی تھی۔ اس وقت تک حقیقی معرفت کے حصول سے ہم دُور ہیں۔ اگر خدا ہمیں اچھا پہناتا ہے تو ہم بے شک پہنیں اچھا کھلاتا ہے تو ہم بیشک کھائیں مگر ہمارے دل میں یہ درد ہونا چاہئے کہ دنیا پر دجال قابض ہے کاش ہمیں طاقت ہو، تو ہم دنیا کی ہر چیز محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے شاگردوں کے لئے مخصوص کر دیں۔ بے شک خدا ہمارا آقا ہے اور وہ ہمیں اچھی چیز کھلاتا پہناتا ہے تو ہمیں کھانی یا پہننی چاہئے مگر باوجود اس کے ان چیزوں کو ہمارے گلوں میں پھنسنا چاہئے۔ اور ہمارے دل میں تڑپ ہونی چاہئے کہ جب تک ان کپڑوں کے بننے والے اور ان کھانوں کو تیار کرنے والے مسلمان نہیں ہو جاتے جبتک ہر تاگا جو دوسرے تاگا میں پرویا جاتا ہے ایک مسلمان کے ہاتھ سے پرویا نہ جائے۔ اور اس پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ نہ پڑھا جائے۔ ہم چین۔ اطمینان اور راحت کے بستر پر نہیں سو سکتے۔

ان کھانوں کے کھاتے وقت اور ان کپڑوں کے پہنتے وقت ہمارے دل میں ایک آگ ہونی چاہئے۔ ایک سوزش ہونی چاہئے کہ ہر نعمت خواہ وہ دینی ہو یا دنیوی۔ اس کی کنجی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہو۔ یہ چیز ہے جسے ہمیں اپنے اندر پیدا کرنا چاہئے۔ اگر ہم اسے پیدا کر لیں تو ہماری عقل اور ہمارے فہم و فراست میں ایک برکت رکھ دی جائیگی۔ ورنہ یہ ایک طبعی بات ہے کہ خوشی کے موقعہ پر زیادہ رنج پیدا ہوتا ہے جب، مومن کو کوئی خوشی پہنچتی ہے تو اسے خیال آتا ہے کہ کیا اس خوشی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ شریک ہیں یا نہیں۔ اگر وہ شریک ہوں تو ہمارے لئے خوشی ہے۔ اور اگر وہ اس میں شریک نہ ہوں تو خوشی رنج کو بڑھانے والی اور ہمارے دلوں کو مغموم کرنے والی ہوگی۔ ایک خاوند جس کی بیوی مر جاتی ہے۔ یا ایک عورت جس کا، خاوند مر جاتا ہے جب وہ اپنے بچوں کی شادیاں کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی ان کے آنسو بھی بہہ رہے ہوتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کاش ان بچوں کی والدہ یا والد زندہ ہوتا۔ یہی حال مومن کا ہے۔ اسے کوئی خوشی پہنچے ساتھ ہی اُسے رنج بھی ہوتا ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ ان خوشیوں میں شامل ہیں یا نہیں۔ اگر نہ ہوں تو وہ رسمی خوشی مناتا ہے حقیقی خوشی اُسے حاصل نہیں ہوتی۔

پس یہ بے جوڑ خطبہ نہیں۔ بلکہ اس کا نکاح کے ساتھ بہترین تعلق ہے اس خطبہ کے بعد اور اس ذمہ داری کی حقیقت واضح کرنے کے بعد کہ ساری ذمہ داریاں اس میں آ جاتی ہیں میں ان نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں جن کے لئے میں اس وقت کھڑا ہوا ہوں۔ اس کے بعد حضور نے نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ اور مجمع سمیت لمبی دعا کی۔ (الفضل ۲۶ اگست ۱۹۳۲ء)

بقیہ صفحہ: (1)

وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔ اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اُس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا ولیمکننّ لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں اُن کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائے گی۔

اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

الوصیت

برکات خلافت

خلافت کی ضرورت واہمیت وبرکات

تقریر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد جلسہ سالانہ قادیان2002ء

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ؕ وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ٥ (سورہ نور:۵۶)

ترجمہ:۔تم میں سے جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کیلئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کیلئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

سب سے پہلے میں خلافت کی ضرورت و اہمیت پر کچھ عرض کرتا ہوں۔یادرکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے نوع انسان کو پیدا کرنے اور متمدن زندگی گزارنے کی حد تک اس کے نشونما پا جانے کے بعد جو سب سے پہلا فیصلہ صادر فرمایا وہ خلافت کے قیام کے متعلق تھا۔چنانچہ جب فرشتوں پر اپنی منشاء ظاہر کرتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کہ میں زمین میں اپنا ایک خلیفہ اور جانشین بنانے لگا ہوں، لہٰذا تم سب اس کی اطاعت اور تائید ونصرت کیلئے کمر بستہ ہو جاؤ تو فرشتوں نے تعجب سے استفسار کیا کہ اے خدا! اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمین میں جھگڑا اور فساد برپا کرنے والی مخلوق کو بھی تو پیدا کرنا چاہتا ہے۔ورنہ کیا وجہ ہے کہ ہماری موجودگی میں جب کہ ہم تیری تحمید وتقدیس میں لگے ہوئے ہیں پھر بھی تو اپنا ایک نمائندہ مقرر کرنا چاہتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کی حکمت سمجھائی جس کے نتیجہ میں تمام فرشتے اپنی لاعلمی کا اقرار کرتے ہوئے آدم کی اطاعت اور تائید ونصرت پر کمربستہ ہوگئے مگر ابلیس نے محض تکبر کی راہ سے آدم کی اطاعت سے رُوگردانی کی اور خدا کے حکم کی نافرمانی کا مرتکب ہو کر دھتکارا گیا۔

اس اُصولی اور بنیادی رہنمائی کی روشنی میں کائنات کی جس چیز پر بھی ہم نظر کریں یہی اصول کارفرما نظر آتا ہے کہ ہر نوع میں ایک نظم ہے اور اس کا ایک سربراہ اور منتظم اعلیٰ ہے۔مثلاً نظام شمسی کو لے لیں، ایک اس میں نورانی چاند، جگمگ کرتے تارے اور ہماری زمین اور کہکشاں میں گھوم رہے تمام معلوم اور غیر معلوم سیارے سورج کے گرد گھوم رہے ہیں اور اسی گردش سے دن اور رات اور ماہ وسال بنتے چلے جارہے ہیں۔

پھر انسانی جسم کو دیکھ لیں، یہاں بھی ایک مربوط نظام کا سلسلہ نظر آرہا ہے جس کا سارا دارو مدار دل پر موقوف ہے چنانچہ آنکھیں ایک چیز دکھاتی ہیں۔ پاؤں اُس کی طرف لے جاتے ہیں۔ ہاتھ وہاں کام کرتے ہیں۔منہ میں کوئی چیز ڈال کر چبائی اور نگلی جاتی ہے۔معدہ ہضم کرتا ہے۔انتڑیاں رس نچوڑتی ہیں۔جگر خون بناتا ہے۔پھیپھڑے خون صاف کرتے ہیں اور پھر دل، ناڑیوں کے ذریعے سارے جسم میں خون بانٹ دیتا ہے۔اگر دل کام کرنا چھوڑ دے تو پھر سارا جسم بیکار ہو کر رہ جاتا ہے۔

کافی سال گزرے ایک ریلوے اسٹیشن پر اسی قسم کے ایک مشاہدہ اور امت مسلمہ کی موجودہ حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے دہلی کے شائع ہونے والے اخبار الجمعیت کے ایڈیٹر نے نہایت حسرت بھرے انداز میں لکھا تھا کہ:

''کیا یہ خوش قسمتی صرف مال گاڑی کے ویگنوں کیلئے مقدر ہے''۔میں نے سوچا۔

''مال کے ڈبوں کیلئے انجن ہے کیا ہمارے انسانی قافلے کیلئے کوئی انجن نہیں۔کیا یہ ممکن نہیں کہ ہمارا بھی ایک ''انجن'' ہو اور سارے افرادِ ملت اس سے جُڑ کر ایک سوچی سمجھی راہ پر رواں دواں ہوں''......آہ! وہ بھیڑ جو ایک قافلہ نہیں بن سکتی اور آہ! وہ قافلہ جو اپنے آپ کو ایک انجن کے سپرد کرنے کیلئے تیار نہیں''۔

(ہفت روزہ الجمعیت جمعہ ایڈیشن مجریہ ۹ مئی ۱۹۴۹ء)

نظامِ خلافت کی اہمیت کا اندازہ کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جو لوگ اس نعمت سے محروم ہیں ان کی طرف نگاہ عبرت ڈالیں۔ کیونکہ ایک آنکھوں والا انسان ایک اندھے آدمی کو دیکھ کر اپنی آنکھوں کی نعمت کی قدر وقیمت خوب جان سکتا ہے۔

آج دنیا میں سو کروڑ سے زائد مسلمانوں کی تعداد ہے۔۵۰ سے زائد اسلامی حکومتیں قائم ہیں۔ بعض ممالک تو دولت کے سرچشموں پر بیٹھے ہیں۔ لیکن سب کے سب پراگندہ اور منتشر۔کوئی اتحاد نہیں۔کوئی پُر شوکت آواز نہیں۔کوئی رعب نہیں۔ بیرونی طور پر ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہیں تو اندرونی طور پر باہمی خلفشار سے دو چار ہیں کوئی ہمدرد نہیں۔کوئی پرسان حال نہیں۔کوئی ایسا بااثر وجود نہیں جو سب کو ایک رشتہ وداد میں منسلک کر سکے۔مسلم ممالک دنیاوی طور پر جس کسمپرسی اور ذلّت کی حالت سے دو چار ہیں آج اسرائیل اور عرب ممالک کی حالت کو دیکھ کر اس کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے۔آج سے ۲۸ سال قبل مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی مرحوم نے فروری ۱۹۷۴ء میں لاہور میں اسلامی ممالک کی ایک چوٹی کانفرنس کے انعقاد پر اپنے اخبار صدقِ جدید، لکھنؤ کے ۸ مارچ ۱۹۷۴ء کے پرچہ میں ''خلافت کے بغیر اندھیرا'' کے عنوان کے تحت بڑی حسرت کے ساتھ یہ لکھا تھا کہ

''اتنے تفرّق اور تشتت کے باوجود کبھی کسی کا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ عراق کا منہ کدھر اور شام کا رخ کس طرف ہے؟ مصر کدھر اور حجاز کدھر؟ یمن کی منزل کون سی ہے اور لیبیا کی کونسی؟ ایک خلافت اسلامیہ آج ہوتی تو اتنی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں آج مملکت اسلامی کیوں تقسیم در تقسیم ہوتی؟ ایک اسرائیل کے مقابل سب کی الگ الگ فوجیں کیوں لانا پڑتیں۔تُرک اور دوسرے مسلم فرمانروا آج تک تنسیخ خلافت کی سزا بھگت رہے ہیں''۔

دوسری طرف مسلمانوں کی جو دینی حالت ہے وہ بھی ناگفتہ بہ ہے۔چنانچہ عوام الناس نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں اور نہ کچھ دینی واقفیت حاصل ہے۔ نہ کلمہ آتا ہے نہ نماز روزہ کا کچھ پتہ ہے نہ قرآنی احکام سے آگاہ نہ سنتِ رسول سے واقف۔بس اس لئے مسلمان کہلاتے ہیں کہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے ہیں۔شاید اسی لئے علامہ اقبال نے لکھا تھا کہ ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود
یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

جب تعلیم نہیں، تربیت نہیں تو کوئی مؤثر تبلیغی نظام بھی نہیں۔ان منتشر فرقوں کا نہ کوئی مرکز ہے نہ کوئی عالمی بیت المال اور نہ کوئی باقاعدہ مالی قربانیوں کی سکیم۔عرب ممالک کی زکوٰۃ کی رقم سے نفس پرستوں کے گزارے تو چل سکتے ہیں۔لیکن منظم تبلیغی منصوبے نہ بن سکتے ہیں نہ چلائے جاسکتے ہیں۔

مایوسی کے اس دور میں تخت خلافت پر کسی کو بٹھانے کیلئے بہت سی تدبیریں کی جاتی رہی ہیں۔ کبھی شاہِ ترکی کو رداءِ خلافت پہنانے کی ناکام کوشش کی گئی تو کبھی شاہ فیصل کی طرف امید بھرے دل سے دیکھا گیا اور کبھی شاہ فاروق کو خلیفۃ المسلمین بننے کا شوق چُرایا تو کبھی جنرل ضیاء الحق نے امیرالمومنین بننے کا خواب دیکھا تھا اور بھی کئی امیدوار اس آسمانی منصب پر فائز ہونے کیلئے زمینی اور سفلی تدبیریں کرتے رہے اور آج بھی کر رہے ہیں لیکن ماحصل سب کاوشوں کا ناکامی ونامرادی ہے۔

چنانچہ احیاءِ خلافت کی حالیہ تحریکوں میں سے ایک تحریک کے داعی پاکستان کے چوہدری رحمت علی صاحب کے دو اقتباسات آپ کو سناتا ہوں ایک میں خلافت کی ضرورت اور اہمیت کا احساس کرواتے ہیں اور دوسرے میں قیامِ خلافت کی آسان تین صورتیں تجویز فرماتے ہیں۔ پہلا اقتباس جو ان کی کتاب ''دارالسلام'' سے لیا گیا ہے اس میں وہ لکھتے ہیں:

''نفاذ وغلبۂ اسلام اور وجود وقیام خلافت لازم وملزوم ہیں۔بالفاظ دیگر جیسے دن سورج کا محتاج ہے اور بغیر اندھیرے کے رات کا تصور ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح خلافت معرض وجود میں ہوگی تو اسلام کا نفاذ وغلبہ ممکن ہوگا ورنہ

ایں خیال است ومحال است وجنوں

نیز تاریخ مزید ثبوت مہیا کرتی ہے کہ جب خلافت اپنے عروج پر تھی۔ اسلام کا بھی وہی سنہری دور تھا۔ جونہی خلافت کا آفتاب مہتاب دھندلانے لگا ٹھیک اسی وقت اسلام والوں کا سورج نصف النہار سے نیچے لڑھکنے لگا.....خلافت قائم تھی تو مرکزیت حاصل تھی خلافت گئی تو انتشار وطوائف الملوکی نے ڈیرے آجمائے۔ خلافت تھی تو جملہ ذرائع ووسائل مجتمع تھے۔خلافت عنقا ہوئی تو وسائل و ذرائع کی فراوانی بھی بے معنی و بے اثر ہو کر رہ گئی۔

خلافت تھی تو ہر ملک، ملک ماست بلکہ ملک خدائے ماست، والا منظر تھا۔لیکن خلافت گئی تو محرومی ومجبوری بلکہ غلامی مسلمانوں کا مقدر بن گئی''۔

(رحمت علی چوہدری دارالسلام۔ اچھرہ لاہور۔عمران پبلیکیشنز، ۱۹۸۵ء صفحہ ۳ بحوالہ کتابچہ خوش آمدید خلافت مؤلفہ ہادی علی چوہدری مطبوعہ رقیم پریس اسلام آباد ٹلفورڈ-یوکے)

اس میں کوئی شک نہیں کہ خلافت سے محرومی کا بڑا عمدہ نقشہ موصوف نے کھینچا ہے مگر اب دیکھئے اس خلافت کے قیام کیلئے تین صورتیں کیا تجویز فرماتے

ہیں۔ لکھتے ہیں۔

''اوّلاً: اس وقت وہ تمام حکمران جو مختلف مسلم ممالک کی سربراہی پر متمکن ہیں خدا خوفی، دانشمندی اور ایثار و قربانی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے آپ میں سے کسی ایک کو خلیفہ چن لیں۔ باقی سب ان صوبوں کے گورنر بن جائیں جو اس وقت تو خود مختار مملکتیں ہیں لیکن خلافت کی شکل میں دارالاسلام یعنی دنیا میں عظیم تر واحد اسلامی مملکت کے صوبوں کا روپ دھار جائیں گے۔ یہ طریق کار احسن تر اور آسان تر ہے''۔

ثانیاً۔ موجودہ مسلمان حکمرانوں میں سے کوئی اس قدر طاقت پکڑلے یا ان میں سے بالفعل کسی کو اپنے ملک میں بطور خلیفہ انتخب ہونے کا شرف حاصل ہو جائے کہ وہ دوسرے چھوٹے بڑے مسلم ممالک کو کسی نہ کسی طور پر ایک مملکت میں مدغم کر گزرے۔

اس کی کئی صورتیں ہو سکتیں جن میں بہ رضا و رغبت۔ بذریعہ طاقت یا کوئی اور انداز جو بھی اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے میں ممد و معاون ہو اختیار کیا جا سکتا ہے۔ مقصد واضح تر ہوتا گیا تو بظاہر یہ مشکل کام بھی آسان ہو جائے گا۔

ثالثاً: مندرجہ بالا دونوں صورتوں کے کارگر نہ ہونے کی صورت میں تیسری اور آخری صورت یہ رہ جاتی ہے کہ پوری اسلامی دنیا کے عوام جب دارالاسلام کے قیام کو اپنا مطمح نظر بنالیں تو سڑکوں پر نکل آئیں اور ان جملہ سربراہوں کو مجبور کر دیں کہ وہ ہر قیمت پر بحالئی خلافت پر نہ صرف متفق ہو جائیں بلکہ ایسا بالفعل کر گزریں''۔

(رحمت علی چوہدری۔ خلافت ہمارے جملہ مسائل کا حل۔ اچھرہ لاہور۔ مرکزی تبلیغی اکیڈمی۔ ۱۹۹۱ء صفحہ ۱۱۱-۱۱۲ بحوالہ خوش آمدید خلافت مؤلفہ ہادی علی چوہدری۔ مطبوعہ رقیم پریس اسلام آباد ٹلفورڈ۔ یو کے)

سامعین کرام! قیام خلافت کے خواہشمندوں کے یہ من گھڑت خواب ہیں جن پر ہنسی آتی ہے اور جن کی جاہلانہ تعبیروں کے یہ منتظر ہیں ان پر بجز اِنّا للہ پڑھنے کے اور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ کیونکہ اگر بفرض محال ہم ان کی بات مان لیں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ایک حکمران طاقت پکڑتا ہے لیکن دوسرے ملک برضا و رغبت اس کے ساتھ مدغم ہونے کیلئے تیار نہیں ہوتے تو دوسرے ممالک ملکر اس کو شکست دے دیں گے کیونکہ ان میں سے ہر ایک کو اس سے خطرہ ہوگا یا پھر کسی بڑی طاقت کی مدد سے اس کی طاقت توڑنے کی کوشش کی جائے گی جس کی مثال ۱۹۹۲ء کی خلیج کی جنگ کی صورت میں سامنے آچکی ہے بعینہ اسی طرح خلافت کا علمبردار حکمران تو پٹ کر رہ جائے گا۔

اور چوہدری رحمت علی صاحب کی بے ڈھنگی نامعقول خلافت قائم ہونے کی بجائے زندہ درگور ہو جائیگی۔

پس احیائے خلافت کیلئے اسی نوعیت کی کئی بے قرار بلکہ مجنونانہ تحریکیں اٹھیں لیکن یہ ایک تلخ تاریخی حقیقت ہے کہ جو بھی تحریک اٹھی وہ امت کیلئے اتحاد و تمکنت کی بجائے تشتت اور افتراق کا موجب بنی۔ کیونکہ جو بھی تحریک اٹھی وہ خلافت کے قیام کے جذبہ سے تو سرشار تھی مگر اس کے عرفان سے عاری تھی۔ ان تحریکوں میں کہیں جہالت کی تاریکیاں تھیں تو کہیں خود غرضی کی پرچھائیاں، کہیں ذاتی منفعتوں کی بو تھی تو کہیں اقتدار کی ہوس۔ الغرض ان تحریکوں کے محرکات کی جتنی چھان پھٹک کریں اتنی ہی زیادہ قباحتیں کھل کر سامنے آتی ہیں۔ کیونکہ ان تحریکات کا سنت اللہ سے کہیں دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن کریم اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کیلئے جس خلافت حقہ کی بشارت دی ہے وہ خلافت علیٰ منہاج نبوت ہے یعنی وہ خلافت حقہ جس کی بنیاد نبوت ہو جس کا شجرہ طیبہ نبوت کی سرزمین پر قائم ہو اور جسے نبوت نے ایمان اور عمل صالح کے پانی سے سیراب کیا ہو۔ اس خلافت کے قیام و انصرام کا عمل خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے جیسا کہ آیت استخلاف میں وعدہ فرمایا لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ کہ خدا تعالیٰ خود ان میں خلافت کو قائم فرمائے گا۔

اور خدا تعالیٰ نے جب بھی اس خلافت کا قیام فرمایا نبی کے ذریعہ ہی فرمایا۔ جیسا کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماکانت نبوۃ قط الاتبعتھا خلافۃ (علاء الدین علی المتقی الھندی۔ کنزل العمال، جلد ۱۱ منشورات مکتبۃ التراث الاسلامی صفحہ ۲۵۹) کہ ہمیشہ نبوت کے بعد ہی خلافت کا قیام ہوا ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد یوشع بن نون اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پطرس اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے ذریعے خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ شروع ہوا۔

اور وہ خلافت راشدہ جو حضرت علیؓ پر آکر تیس سال کے عرصہ میں ختم ہو گئی تھی، اس کے دوبارہ از سر نو اجراء کی بشارت بھی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمادی تھی۔ چنانچہ مشکوۃ اور مسند احمد بن حنبل کی مشہور حدیث میں خلافت راشدہ کے قیام اور اختتام کے بعد ملوکیت اور پھر ظالمانہ بادشاہتوں اور جبری سلطنتوں کے ادوار کا ذکر کرنے کے ساتھ ہی یہ پیشگوئی بھی فرمائی تھی کہ ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ کہ بالآخر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہو جائے گی۔

چنانچہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے تیس سال بعد ۴۰ ہجری میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شہادت کے ساتھ خلافت راشدہ کا خاتمہ ہو گیا۔ اور بعد ازاں ۴۱ ہجری سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں بنو امیہ کی حکومت قائم ہوئی۔ اور پھر ۱۳۲ ہجری میں مروان ثانی کے بعد ابوالعباس عبداللہ بن سفاح کے ہاتھوں بنو عباس کی حکومت قائم ہوئی۔ جس کا سلسلہ ۶۵۶ ہجری میں المعتصم باللہ کے عہد پر اختتام پذیر ہوا اور اس طرح خلافت ملوکیت میں تبدیل ہو گئی۔ اور پھر ظالم اور جابر حکمرانوں کے ایک طویل پُر از مصائب دور میں سے گزرتی ہوئی امت محمدیہ اس آخری زمانے میں پہنچی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے تقدیر خاص اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام مسیح موعود و مہدی معہود کے منصب پر فائز فرما کر اور ظلی اور امتی نبوت کی چادر پہنا کر مبعوث فرمایا اور پھر ۱۹۰۸ ہجری میں آپ کے وصال کے بعد ثم تکون خلافۃ علیٰ منھاج النبوۃ کی بشارت کے مطابق حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ خلافت کا سلسلہ شروع فرمایا۔ آج بفضلہ تعالیٰ اس بابرکت مؤید من اللہ خلافت حقہ پر ۹۴ سال کا عرصہ گزر رہا ہے۔ اور ہم چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت قیادت سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔

برکات خلافت کا مضمون ایک بحر بے کنار ہے جس کو کوزہ میں بند کرنا تو ممکن نہیں تاہم ایک جھلک پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔ آیت استخلاف میں خلافت کی برکات کی جو چار اقسام بیان فرمائی گئی ہیں وہ اس طرح ہیں کہ خلافت کی زیر قیادت قائم جماعت میں

☆ دین میں تمکنت اور استحکام پیدا ہوگا
☆ ہر قسم کا خوف امن میں تبدیل ہوتا رہے گا
☆ سچی عبادت کا قیام ہوگا اور
☆ جماعت مبائعین شرک سے پاک ہو جائے گی۔

صرف پہلی دو برکات کی چند مثالیں پیش کروں گا۔

جہاں تک دین کی مضبوطی اور استحکام کا تعلق ہے عقائد صحیحہ کے لحاظ سے اور اعمال صالحہ کے لحاظ سے اخلاقی اور روحانی اقدار کے اعتبار سے خلافت کے زیر سایہ تربیت یافتہ جماعت یعنی جماعت احمدیہ ایک نمایاں مقام حاصل کر چکی ہے۔ اس کے ثبوت میں میں صرف دو حوالے پیش کرتا ہوں۔ جناب سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ایڈیٹر ریاست دہلی نے لکھا تھا:

''ہم کہہ سکتے ہیں کہ جہاں تک اسلامی شعار کا تعلق ہے ایک معمولی احمدی کا دوسرے مسلمانوں کا بڑے سے بڑا مذہبی لیڈر بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ احمدی ہونے کیلئے یہ لازمی ہے کہ وہ نماز روزہ زکوۃ اور دوسرے اسلامی احکام کا عملی طور پر پابند ہو۔ چنانچہ ایڈیٹر ریاست کو اپنی زندگی میں سینکڑوں احمدیوں سے ملنے کا اتفاق ہوا اور ان سینکڑوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں دیکھا گیا جو کہ اسلامی شعار کا پابند اور دیانت دار نہ ہو''۔

(ریاست دہلی ۱۳ نومبر ۱۹۹۲ء)

جناب علامہ نیاز فتحپوری ایڈیٹر ماہنامہ نگار لکھنؤ نے لکھا تھا:

''آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ مذہب اسلام کوئی خیالی مذہب نہ تھا۔ اور نہ اس کی بنیاد کسی ذہنی فلسفہ پر قائم تھی۔ بلکہ وہ یکسر عمل ہی عمل تھا۔ اور جماعت احمدیہ نے اس عملی پہلو کو سامنے رکھ کر اپنی جماعت میں ایک ایسی نئی روح پھونک دی جس کی مثال ہمیں کسی دوسری مسلم جماعت میں اس وقت نہیں ملتی۔

کس قدر تعجب کی بات ہے کہ وہ افراد جو نماز با جماعت کے پابند ہوں جو ایام صیام کا پورا احترام کرتے ہوں جو صدقہ و زکوۃ کی رقم بغیر کسی پس و پیش کے نکالتے ہوں جو لہو لعب کی زندگی سے متنفر ہوں۔ جو حد درجہ سادہ معاشرت بسر کرتے ہوں۔ جو کسی وقت بے کار زندگی نہ بسر کرتے ہوں۔ جو ہر وقت ہر انسان کی خدمت کیلئے آمادہ رہتے ہوں۔ جو صادق القول ہوں۔ امین ہوں۔ عہد و پیمان کے پابند ہوں۔ ان کو آپ برا کہتے ہیں صرف اس لئے کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب کو مہدی معہود سمجھتے ہیں''۔ (ماہنامہ نگار لکھنؤ مئی ۱۹۶۲ء)

پھر تمکنت اور استحکام دین کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ تبلیغ اور دعوت الی اللہ کا منظم پروگرام جاری رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ تاکیدی حکم ہے کہ جو سچائی تمہاری طرف اتاری گئی ہے اس کو آگے پہنچاتے جاؤ۔ یہ فریضہ رسالت ہے جو رسولوں کے ذریعے یا پھر ان کے خلفاء کے نگرانی میں ہی ادا ہو سکتا ہے تیسری اور کوئی صورت نہیں ہے۔ یہ خصوصیت بھی آج تمام عالم اسلام میں سوائے جماعت احمدیہ کے اور کہیں نظر نہیں آسکتی۔ چنانچہ کئی سال پہلے کی بات ہے جماعت اسلامی کے ایک آرگن دعوت نے لکھا تھا:

''ہمیں ان احمدی حضرات کو اختلاف کے باوجود داد دینی چاہئے جو مغربی اور افریقی ممالک میں اپنے طور پر اسلام کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ آخر یہ لوگ کرۂ مریخ سے وارد نہیں ہوئے۔ انہوں نے اپنے خاص نظام کے تحت (خاص نظام تو ہمارا نظام خلافت ہی ہے) اپنے نظریات وعقائد کی تربیت حاصل کی اور اپنے کردار کو پختہ بنایا اور مذہب کی دولت انہوں نے پائی۔ اسے لے کر وہ افریقہ اور دیگر ممالک میں پہنچے اور ایقان کے سہارے اس کی دکانیں وہاں سجائیں جہاں اس کا نام لینا بھی

دوسروں کیلئے باعث شرم ہے‘‘۔
(بحوالہ صدق جدید لکھنؤ ۱۶ جون ۱۹۶۱ء)

اب تو خلافت رابعہ کے اس بابرکت دور میں جماعت احمدیہ تبلیغ اور دعوت الی اللہ کے میدان میں اسقدر آگے نکل چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک ایک سال میں کروڑوں لوگ اس سلسلہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ۹۳ء میں ۸۴ ممالک کی ۱۱۵ اقوام کے دو لاکھ چار ہزار تین سو آٹھ افراد جماعت میں شامل ہوئے۔ اور ۹۴ء میں ۹۳ ممالک کی ۱۵۵ اقوام کے چار لاکھ اٹھارہ ہزار دو سو چورانوے اور ۹۵ء میں ۹۶ ممالک کی ۱۶۲ اقوام کے آٹھ لاکھ پینتالیس ہزار دو سو پچانوے اور ۹۶ء میں ۹۶ ممالک کی ۱۸۲ اقوام کے سولہ لاکھ دو ہزار سات سو اکیس افراد اور ۹۷ء میں تیس لاکھ چار ہزار پانچ سو پچاس اور ۹۸ء میں پچاس لاکھ چار ہزار پانچ سو اکانوے اور ۹۹ء میں ایک کروڑ آٹھ لاکھ بیس ہزار دو سو چھبیس افراد جماعت میں شامل ہوئے اور ۲۰۰۰ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے یہ خوشخبری سنائی کہ براعظم افریقہ کے تمام ۵۴ ممالک میں احمدیت داخل ہو چکی ہے اور اس سال ۱۱۷ ممالک کی ۳۳۸ قوموں کے چار کروڑ تیرہ لاکھ آٹھ ہزار تین سو چوہتر افراد نے بیعت کی اور پھر

۲۰۰۱ء میں یہ تعداد دو چند ہو کر آٹھ کروڑ دس لاکھ چھ ہزار سات سو اکیس ہوگئی اور اس سال ۲۰۰۲ء میں پوری دنیا کے نامساعد حالات اور پھر ان کے نتیجے میں پیدا ہونے والی روکوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دو کروڑ چھ لاکھ چون ہزار سے زائد نفوس سلسلہ عالیہ احمدیہ کو عطا کئے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

خلافت علیٰ منہاج نبوت کی برکت سے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے عطا ہو رہی ترقیات سے متاثر ہو کر صاحب بصیرت لوگ یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہیں جیسا کہ ماہنامہ رسالہ ’’دفاع‘‘ کراچی کے اگست ۱۹۹۷ء کے شمارہ میں ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں:

’’قادیانیوں کی روزافزوں ترقی۔ لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کا قادیانی مذہب میں داخل ہونا اور دنیا کا قادیانیت کی طرف بڑھتا ہوا سیلاب، بظاہر اس بات کی علامت معلوم ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی طرف ہے۔۔۔۔ اور جس رفتار سے قادیانیت کا یہ سیلاب بڑھ رہا ہے اس کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ آئندہ چند برسوں میں یہ ساری دنیا کو بہالے جائے گا‘‘۔

خوف کے حالات امن کے ساتھ تبدیل ہونے کی داستان بھی بہت طویل دلچسپ اور ایمان افروز ہے میں صرف خلافت ثانیہ۔ خلافت ثالثہ۔ خلافت رابعہ میں رونما ہونے والی چند مخالفتوں کے طوفانوں کا ذکر کروں گا جو آندھی کی طرح اٹھے اور خدا کے فضل اور خلیفہ وقت کی رہنمائی، مدبرانہ کوششوں اور دعاؤں کے طفیل گرد کی طرح بیٹھ گئے۔

۱۹۳۴ء میں جب احراریوں نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے منارۃ المسیح اور یہاں کی مسجدوں کو منہدم کردیں گے اس دور میں حکومت برطانیہ بھی احرار کی پشت پناہی کررہی تھی ایسے نازک وقت میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا کہ:

’’میں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی دیکھتا ہوں‘‘۔

چنانچہ چند ہفتوں کے اندر اندر ایسی کایا پلٹی کہ سارے پنجاب سے احرار کی صف لپیٹ دی گئی اور ان کے پاؤں کے نیچے سے زمین ایسے نکلی کہ آج تک پھر ان کے پاؤں زمین پر نہ لگ سکے اور اس کے بالمقابل احمدیت بڑی شان وشوکت کے ساتھ اُبھری اور زمین کے کناروں تک پہنچ گئی۔

پھر ۱۹۵۳ء میں پاکستان میں اینٹی احمدیہ ایجی ٹیشن کا آغاز ہوا جس میں خونریز فسادات کر کے جماعت کو نیست ونابود کرنے کی کوشش کی گئی لیکن حضرت مصلح موعودؓ کی رہنمائی اور دعاؤں سے یہ فتنہ بھی اس رنگ میں اپنے انجام کو پہنچا کہ اس کے بعد جماعت کو نئی رفعتیں اور بلندیاں عطا ہوئیں۔

مگر بغض وعناد رکھنے والے حاسدین کو احمدیت کی ترقیات کیسے برداشت ہو سکتی تھیں۔ ۱۹۷۴ء میں حکومتی سطح پر مخالفانہ مہم چلائی گئی اور احمدیوں کے اموال و جائیدادیں تباہ کی گئیں اور انسانیت سوز مظالم کئے گئے اور بالآخر جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دے کر اپنے ناپاک دلوں کی آگ کو ٹھنڈا کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے پہلے ہی سے خلیفہ ثالث کو بشارت دے دی تھی کہ

’’میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاکر کھڑا ہو جائے گا۔۔۔ تو اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکرلیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی‘‘۔

چنانچہ دیکھ لیں جس شخص نے ۹۰ سالہ مسئلہ حل کر کے ہیرو بننے کی کوشش کی تھی کس طرح خدا نے ۹۰ دنوں میں اس کو تختہ دار کے راستے اپنے ٹھکانے پر پہنچا دیا۔ اور اس کے بعد پیپلز پارٹی اور اس کے سربراہوں کا کیا حشر ہوا اور آج تک کس انتشار اور رسوائی کا شکار چلے آرہے ہیں۔ پھر اس کے بعد ۱۹۸۴ء میں ایک رسوائے زمانہ آمر نے یہ تعلّی کی تھی کہ میں احمدیت کے سرطان کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکوں گا اس کا عبرتناک انجام بھی دنیا دیکھ چکی ہے۔

اور اس کے بالمقابل ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع کی بابرکت قیادت اور رہنمائی میں ان خوفناک حالات میں بھی جماعت جس حوصلے اور جس صبر واستقامت کا نمونہ دکھا رہی ہے وہ ایک اعجاز سے کم نہیں اور ابتلاء کے اس صبر آزما طویل دور میں اللہ کی جو تائیدیں اور نصرتیں اور جماعت کو دنیا بھر میں جونئی رفعتیں اور عظمتیں حاصل ہورہی ہیں وہ خلافت کی اسی برکت کی منہ بولتا ثبوت ہیں کہ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا کہ الٰہی جماعتوں پر خواہ کیسے ہی بھیانک اور خوفناک مصائب کے دور آئیں خدا تعالیٰ خلفائے راشدین کی قیادت اور دعاؤں کی برکت سے ہر خوف کی حالت کو امن میں تبدل فرمادے گا۔

اسی لئے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ آنے والے خلفاء کو اور جماعت مبائعین کو حوصلہ دلاتے ہوئے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ:

’’میں آئندہ آنے والے خلفاء کو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بھی حوصلے رکھنا اور میری طرح ہمت وصبر کے مظاہرے کرنا اور دنیا کی کسی طاقت سے خوف نہیں کھانا۔ وہ خدا جو ادنیٰ مخالفتوں کو مٹانے والا خدا ہے وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی چکنا چور کر کے رکھ دے گا اور دنیا سے ان کے نشان مٹادے گا۔ جماعت احمدیہ نے بہرحال فتح کے بعد ایک فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس تقدیر کو بہرحال بدل نہیں سکتی‘‘۔

(خطاب حضور انور فرمودہ ۲۹؍ جولائی ۱۹۸۳ء برموقع پہلا یورپین اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ)

اب دیکھیں اس ابتلاء کے دور میں بھی خدا تعالیٰ خلافت کی برکت سے کیسی عظیم الشان فتوحات سے جماعت کو متمتع فرمارہا ہے۔

اس سال جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو یہ خوشخبری سنائی کہ بفضلہ تعالیٰ اس وقت تک دنیا کے ۱۷۵ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ اور ۸۴ء میں پاکستان سے خلیفۂ وقت کی ہجرت کے بعد سے اب تک ۱۸ سالوں میں اللہ تعالیٰ نے ۸۴ نئے ممالک جماعت کو عطا فرمائے ہیں۔

☆- اور اس ایک سال کے عرصہ میں ۱۷۵ نئی مساجد تعمیر ہوئیں جب کہ ۲۹۷ بنی بنائی مساجد ان کے اماموں کے ساتھ عطا ہوئیں۔ اس طرح ہجرت کے اٹھارہ سالوں میں کل تیرہ ہزار پینسٹھ مساجد کا اضافہ ہو چکا ہے۔ اسی طرح محترم نصیر احمد صاحب قمر ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن کی تقریر جلسہ سالانہ یو کے ۲۰۰۲ء میں بیان کردہ اعداد وشمار کے مطابق اب تک جماعت کو کل ۵۶ زبانوں میں مکمل تراجم قرآن کریم شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو چکی ہے۔ گزشتہ چودہ سو سال کے عرصہ میں کسی ایک بھی مسلم فرقے یا مسلم حکومت کو بھی اتنی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کرنے کی توفیق نہیں مل سکی۔

☆- صرف ایک سال میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ۳۳ زبانوں میں ۳۱۳ ٹائٹلز کے اسلامی لٹریچر ۲۲ لاکھ ۲۲ ہزار ۶۳۶ کی تعداد میں شائع کئے گئے۔

☆- امسال ۳ ہزار ۴۹۳ بک سٹالز اور بک فیئرز میں جماعت نے حصہ لیا جس کے ذریعہ قریباً ۳۰ لاکھ افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔

☆- اسی طرح امسال ۲۸۵ اخبارات میں جماعت کے آرٹیکلز اور خبریں وغیرہ شائع ہوئیں۔ جس کے ذریعے ۸ کروڑ افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔

☆- امسال دنیا کے مختلف ممالک میں ریڈیو پر ۲۸۳۹ پروگرام نشر ہوئے جن میں مجموعی طور پر ۲۸۱۰ گھنٹے وقت ملا۔ جس کے ذریعے محتاط اندازے کے مطابق ۱۶ کروڑ افراد تک پیغام حق پہنچا۔

☆- اسی طرح ٹی وی چینلز پر جماعت کو امسال ۹۵۸ ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ ۱۰۱۹ گھنٹے وقت ملا جس کے ذریعے قریباً ۳۷ کروڑ افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔

☆- پھر انٹرنیٹ پر جماعت کی آفیشل ویب سائیٹ جو جنوری ۲۰۰۱ء سے قائم کی گئی ہے۔ اس کے ذریعہ دنیا کو اسلام احمدیت کی حقیقی تعلیمات سے آگاہی دی جارہی ہے نیز احباب جماعت کی تعلیم وتربیت کیلئے بھی ضروری مواد اس میں شامل کیا گیا ہے۔ اور لوگ بڑی کثرت سے اس کی طرف رجوع کر رہے ہیں چنانچہ ۲۰؍ مارچ ۲۰۰۲ء سے ۲۵ اپریل ۲۰۰۲ء صرف ایک ماہ کے عرصہ میں ۲۳ لاکھ افراد نے اس ویب سائیٹ سے استفادہ کیا ہے۔

اور جہاں تک جماعت احمدیہ کے اپنے ٹی وی چینل M.T.A. انٹرنیشنل کا تعلق ہے بفضلہ تعالیٰ ساری دنیا میں چوبیس گھنٹے کی اپنی نشریات سے زمین کے چپہ چپہ پر اسلام اور قرآن کی تبلیغ و اشاعت ہو رہی ہے اس سلسلہ میں صرف ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔ عرب دنیا کے مقبول ترین چینل ایم بی سی (مڈل ایسٹ براڈ کاسٹ چینل) کے ایک پروگرام میں سعودی شہزادہ خالد نے، جو ایم بی سی چینل کے مالکوں میں سے ایک ہیں، اپنے دو مشیروں کے ساتھ شرکت کی۔ اس پروگرام میں ان کے ایک مشیر نے کہا کہ ہم قادیان چینل کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے وہ کام کیا ہے جو ساری مسلم دنیا مل کر بھی نہ کرسکی‘‘۔

(باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

وہ اپنے سارے فرض نبھا کر چلے گئے

﴿خالد رشید احمد﴾

اک مہرباں جو خوشیاں سدا بانٹتے رہے   افسوس آج ہم کو رلا کر چلے گئے

سن دو ہزار تین میں انیسویں اپریل   وہ اپنے سارے فرض نبھا کر چلے گئے

چہرہ تھا ماہتاب زباں کوثر و تسنیم   ہر شخص کو دیوانہ بنا کر چلے گئے

رحلت کے دن بھی فجر میں پہنچے خدا کے گھر   معراج کا وہ راز بتا کر چلے گئے

ممکن کیا دعاؤں سے ناممکنات کو   وہ ایسے معجزات دکھا کر چلے گئے

تحریر اور تقریر کا یوں حق ادا کیا   سارے جہان کو وہ ہلا کر چلے گئے

اِک نفسِ مطمئنہ تھے سبطِ مسیح پاک   خلد بریں کا مژدہ سنا کر چلے گئے

دانش وران عرب کو حیران کردیا   ماہِ عرب کا حسن دکھا کر چلے گئے

کیا حال ہوگا گلشن اردو کلاس کا   شفقت کا جس پہ نقش جما کر چلے گئے

لازم ہے غم کے ماروں کو صبر جمیل ہی   طاہر یہ حکم ہم کو سنا کر چلے گئے

شبیران سے کہہ نہ سکا اپنا حال دل   دامن وہ اپنا مجھ سے بچا کر چلے گئے

ہم ہیں خدا کے بندے لکھا ہے کتاب میں
جانا ہے ہم نے آخر اسی کی جناب میں

شولاپور سرکل کی ڈائری

فرقہ وارانہ فساد پر قیام امن کی کوشش

(عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

امریکہ کے ایک پادری کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کی گئی گستاخانہ ردیہ سے ناراض ہوکر مورخہ 11.10.02 کو شولاپور کے کچھ مسلم نوجوانوں نے شہر میں کاروبار بند کرنے کا اعلان کیا مسلمانوں نے تو اپنی دوکانیں بند کردیں مگر ہندوؤں نے اس پر اعتراض کیا جس کے نتیجہ میں فرقہ وارانہ فساد برپا ہوگیا۔

شہر میں امن بحالی کی غرض سے انتظامیہ کی طرف سے مہاراشٹر گورنمنت کے کچھ منسٹر و سینئر پولیس آفیسران کی موجودگی میں شہر کے ہر مذہب و فرقہ کے ذمہ دار لوگوں کو بلا کر شانتی کمیٹی نامی میٹنگ منعقد کی گئی جس میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی میں خاکسار کو دعوت دی گئی اس میٹنگ میں ہر مذہب کے لوگوں کا گروپ بنا کر یہ طے کیا گیا کہ یہ گروپ شہر میں گشت لگا کر عوام سے رابطہ قائم کرکے امن و شانتی کی اپیل کرے۔ چنانچہ خاکسار کو اس سلسلہ میں شہر کے معززین و عہدیداران کے ساتھ ملکر کام کرنے کا موقع ملا۔ فالحمد للہ عوام و انتظامیہ کیطرف سے خاکسار کا شکریہ ادا کیا گیا۔

احمدیت کی مخالفت کرنے والے ملاّ کی پولیس کو تلاش

صوبہ مہاراشٹر میں علاقہ انکل اربلی اور ٹیلر نگر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تبلیغ اور خدمت خلق کا کام چل رہا ہے اس سے تبلیغی جماعت کے لوگوں میں کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ انہیں میں سے ایک ملاّ شکور مجاور نامی جماعت کی مخالفت میں پیش پیش ہے اس نے زور شور سے پروپیگنڈہ کرنا شروع کیا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں بلکہ اسلام کے دشمن ہیں وغیرہ اس کی اس حرکت سے علاقے میں بدامنی پیدا ہونے لگی۔ انتظامیہ کو اس کی اطلاع ملتے ہی اسے پولیس سٹیشن طلب کیا گیا بھنک پڑتے ہی یہ ملاّ فرار ہوگیا پولیس اس کی تلاش میں لگی ہوئی ہے۔

سرپنچ کے عہدہ پر نواحمدی:۔

گذشتہ دنوں صوبہ مہاراشٹر کے ضلع عثمان آباد کے علاقہ ''دیہات'' میں ہوئے پنچایتی انتخاب میں شدید مخالفت کے باوجود جماعت احمدیہ کے بہت ہی مخلص نواحمدی خادم مکرم محمد احمد فرید صاحب موضع سانگوی کاٹی کے عہدہ سرپنچ پر فائز ہوئے اس سے قبل ان کے والد محترم جناب احمد فرید صاحب جو کہ جماعت احمدیہ سانگوی کاٹی کے صدر بھی ہیں کئی مرتبہ بطور ممبر گرام پنچایت سمتی گاؤں والوں کی خدمت سرانجام دے چکے ہیں۔ کئی نواحمدی بھی اس عہدے پر رہ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہتر رنگ میں مخلوق خدا کی خدمت کی توفیق عطا کرے۔

کیا آپ اپنے بچے کو کسی پیشہ ور تعلیمی ادارہ میں داخلہ کیلئے لے جارہے ہیں؟

ذرا ٹھہرئے اور اسے پڑھئے

وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو انٹرمیڈیٹ کے امتحانات کے بعد خاص طور پر پرائیویٹ پیشہ ور تعلیمی ادارہ جات میں داخلہ حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے والدین مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھیں۔

ا۔ جس ادارہ میں آپ کا بیٹا یا بیٹی داخلہ حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں اس کے بارے میں مکمل معلومات صرف پراسپکٹس کے ذریعہ ہی نہیں بلکہ خود وہاں جاکر بھی خاص طور پر حاصل کی جائیں۔

(۲) ادارہ کے دورہ کے وقت مندرجہ ذیل امور کو خاص طور پر مدنظر رکھیں۔

(الف) ادارہ کی فیکلٹی کیسی اور کس معیار کی ہے۔ (ب) ادارہ کے ظاہری خوبصورتی پر ہرگز کوئی فیصلہ نہیں کیا جائے۔ (ج) ادارہ کی لائبریری کس معیار کی ہے اور کتب و رسالہ جات کا ذخیرہ کس قسم کا ہے۔ (د) ادارہ میں کمپیوٹر لیبارٹری کس معیار کی ہے نیز کسی بھی کمپیوٹر کورس میں داخلہ کی صورت میں ایک طالب علم کو کمپیوٹر پر اپنا کام کرنے کیلئے کتنا وقت میسر آسکے گا۔ (ھ) ادارہ کی جاب مارکیٹ میں اس کے فراغت حاصل کرنے والے گریجویٹس کی بنیاد اور ان کی skill پر کیا ریٹنگ ہے۔ (ء) اس ادارہ میں تعلیم حاصل کرنے والے دیگر طلبہ سے بھی ملاقات کریں اور اس ادارہ کے بارے میں ان کی بھی رائے لیں اور اس سلسلہ میں صرف ادارہ کے گلیمرز سے متاثر نہ ہو جائیں (ن) ادارہ میں پڑھائے جانے والے کورسز کی صرف آؤٹ لائن پر تسلی حاصل نہ کی جائے کیونکہ اکثر ادارہ جات میں کورسز کی آؤٹ لائن تو کم و بیش ایک ہی ہوتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ یہ پتہ چلایا جائے کہ ان کورسز کو پڑھانے والے اساتذہ کس معیار کے ہیں اور دیگر فیکلٹی کس قسم کی ہے۔

(ی) ان تمام کوششوں کے ساتھ والدین اور ان کے بچوں کو خاص طور پر دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ صحیح سمتوں میں رہنمائی فرمائے۔

بقیہ صفحہ: (/3)

(خطاب حضور انور جلسہ سالانہ یو کے جولائی ۲۰۰۰ء بحوالہ بدر ۲۴/ اگست ۲۰۰۰ء صفحہ ۶)

یہ ہیں خلافت علیٰ منہاج نبوت کی برکات جن کی ایک مختصر جھلک آپ کے سامنے پیش کی گئی ہے۔ آخر پر یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ خلافت راشدہ حقہ کی برکت سے جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے بے شمار افضال پر ہم اپنے رب کے بے حد شکرگزار اور خوش ہیں لیکن عالم اسلام اور ان کی دینی و دنیاوی لحاظ سے ذلت و رسوائیوں اور جگ ہنسائی کو دیکھ کر دل مسوس کر رہ جاتے ہیں۔ اور بار بار انہیں اس آسمانی قیادت کی طرف بلاتے ہیں۔ لیکن بہرے کانوں پر کہاں یہ آواز پڑ سکتی ہے۔ تاہم ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس دردمندانہ نصیحت کے پیش نظر جو آپ نے خلیج کی جنگ کے موقعہ پر ۳۰/ اگست ۱۹۹۰ء کو فرمائی تھی۔ ہم ہر مسلمان کو خلافت کے بابرکت سایہ کی طرف بلاتے رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا:

''پس واپس لوٹو اور خدا کی قائم کردہ سیادت سے اپنا تعلق باندھو۔ خدا کی قائم کردہ قیادت کے انکار کے بعد تمہارے لئے کوئی امن اور فلاح کی راہ باقی نہیں۔ اس لئے دکھوں کا زمانہ لمبا ہوگیا۔ واپس آؤ۔ توبہ و استغفار سے کام لو۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔ خواہ معاملات کتنے بھی بگڑ چکے ہوں اگر آج تم خدا کی قائم کردہ قیادت کے سامنے سرِ تسلیم خم کرلو تو نہ صرف یہ کہ دنیا کے لحاظ سے تم ایک عظیم طاقت کے طور پر ابھرو گے بلکہ تمام دنیا میں اسلام کے غلبہ نو کی ایسی عظیم تحریک چلے گی کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کرسکے گی۔ اور وہ بات جو صدیوں تک پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی ہے وہ دہاکوں کی بات بن جائے گی۔ سالوں کی بات بن جائے گی۔ اگر تم شامل ہو یا نہ ہو جماعت احمدیہ بہرحال تن من دھن کی بازی لگاتے ہوئے جس طرح پہلے اس راہ میں قربانیاں پیش کرتی رہی ہے۔ آج بھی کررہی ہے۔ کل بھی کرتی چلی جائے گی۔ اور آخری فتح کا سہرا پھر صرف جماعت احمدیہ کے نام لکھا جائے گا پس آؤ اور اس مبارک تاریخی سعادت میں تم بھی شامل ہو جاؤ''۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳/ اگست ۱۹۹۰ء)

اب دیکھئے اس پردرد نصیحت پر بارہ سال گزر چکے ہیں لیکن بہرے کانوں پر جوں بھی نہیں رینگتی۔ اور صورتحال یہ ہے کہ ان کے حالات دن بدن بگڑتے جارہے ہیں۔ اگر ان سربراہوں کو توفیق نہیں ملتی تو آیئے عام مسلمانوں میں اس چشمۂ فیض رساں کی گھر گھر منادی کرتے چلے جائیں تاکہ عوام کے دل بکثرت اس طرف مائل ہو جائیں۔ اللہ کرے کہ جلد ہمارے مسلمان بھائیوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ بھی اس آسمانی قیادت کے سایہ تلے آجائیں۔

☆☆☆☆☆

خلفائے احمدیت کے کارنامے

عطیہ سیمّی ربوہ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۚ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ ہر انسان کا کارنامہ اس کے شعبہ، اس کی حیثیت اور پیشے سے ہی متعلق ہوتا ہے مثلاً اگر سائنسدان ہے تو وہ از۔ کوئی سائنسی ایجاد کریگا۔ اگر انجینئر ہے تو اپنے فیلڈ میں کوئی خاص کام کریگا۔ اسی طرح خلیفہ جو کہ نبی کا جانشین ہوتا ہے تو نبی کی کامل پیروی اور اتباع اور دو حمایت جو اس کے سپرد کی گئی ہو اس سے بھی کامل پیروی اور اتباع کروانا ہی اس کا حقیقی اور بنیادی کارنامہ ہے۔

اور ایسی ہی خلافت کی پُشت پر تمام نعمتیں برکتیں رحمتیں اور خدا کی تائیدات و نصرتیں اور معجزے کھڑے ہوتے ہیں۔

کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کا سب سے بڑا کارنامہ لاہوری جماعت کے فتنہ کو دبانا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور کی خصوصیت احراری فتنہ کے خلاف زبردست دفاع اور اس کا جواب ہے یا سن ۵۳ء کے فسادات کے حوالے سے جماعت کا ثابت قدم رہنا ہے کوئی کہہ سکتا ہے کہ بھٹو کی اور ضیاء الحق کی موت خلافتِ ثالثہ اور رابعہ کی عظیم کامیابیاں ہیں۔ مگر قرآن شریف کے مطالعے سے ہمیں خلافت کے کارنامے صرف دشمنوں کی تباہی بربادی اور ان کے منصوبوں کی ناکامی اور اس طرح کے دیگر امور نظر نہیں آتے۔ بلکہ وہ تو خلیفہ کو ایسے فدائی، مخلص، نیک اور اللہ اور اس کے رسول کے عاشق اور مخلوق خدا کے ہمدرد کے طور پر پیش کرتا ہے جو اپنا سب کچھ اس راہ میں فدا کر دیتا ہے۔ اور یہی عشق، فدائیت اور خلوص ہی تو خلافت کا کارنامہ ہے۔ نہ کہ کارنامے سے مراد کوئی ایسا کام ہے جس کے ساتھ فخر اور خوشی کے نعرے ہوں، شور و غوغا ہو۔

ایسا کیوں نہ ہو؟ کیونکہ نبوت جس کا خلیفہ جانشین ہوتا ہے اس کا طرّہ امتیاز ہی عاجزی انکساری خدا تعالیٰ کے حضور دن و رات کی دُعائیں اور ہمدردی خلق ہے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے وقت فاتحانہ طور پر داخل ہوئے تھے تو آپ کا سارا وجود انکسار کی ایسی تصویر بنا ہوا تھا کہ زبان پر حمد و ثنا کے ترانے تھے اور سر مبارک عجز اور شکر گزاری کے باعث بار بار اونٹ کے کجاوے سے جا لگتا تھا۔

آیئے اسی کسوٹی پر خلفائے احمدیت کے کارہائے نمایاں یا یوں کہئے کہ خدمت دین کے نمونے اور ان کے انکسار کی چند باتوں کو پرکھیں۔

سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ سے شروع کرتے ہیں۔ آپ کی نمایاں خدمت قرآن شریف پڑھنا، پڑھانا، عمل کرنا اور کروانے کا شوق نظر آتا ہے۔ اور یہ شوق اس حد کو پہنچا ہوا تھا کہ وفات سے قبل شدید بیماری کی حالت میں درس القرآن باقاعدگی سے دیتے رہے۔ یہاں تک کہ غیروں نے کہا کہ اب احمدیوں کا جو خلیفہ ہے وہ اور کیا کریگا اسے تو بس قرآن پڑھنے پڑھانے کا شوق ہے۔

لیکن اسی خلیفہ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے بعد جماعت کی کشتی کو شوریدہ ہواؤں اور لہروں کے تھپیڑوں سے نکالا، سنبھالا اور رواں دواں کر دیا۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے شاگرد تھے۔ قرآن شریف سے بے انتہا شغف رکھتے تھے۔ اپنے ۵۲ سالہ دورِ خلافت میں جماعت کو علمی، عملی اور انتظامی ہر لحاظ ہر جہت سے ایسے مقام پر لا کھڑا کیا کہ ایک نہیں دو نہیں بے شمار پلیٹ فارمز سے جماعت کے ہر فرد تک یہ پیغام پہنچنے کا انتظام ہو گیا کہ ہماری بقا ہماری زندگی اور ہماری کامیابی اللہ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت میں ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت محض الفاظ تک نہ رہے بلکہ زبان و حال، قول و فعل ہر ایک چیز اس پر گواہ بن جائے۔ عورتوں کو اللہ کی بندیاں بنانے کا انتظام ہوا (لجنہ اماء اللہ) نوجوان احمد اور غلام احمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم بننے لگے۔ یہاں تک کہ چھوٹے بچے اور بچیاں اسی احمدیت کے خدمت گار بن گئے اور ان کے نام اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ تجویز ہوئے۔

یہی معمولات خلافت ثالثہ کے دور میں جاری رہے۔ قرآن شریف کے تراجم دنیا کے ہر کونے میں پہنچانے کا انتظام ہوا۔ اور یہ پروگرام طے کیا گیا کہ احمدی اپنی نئی صدی کو ۱۰۰ زبانوں میں قرآن شریف کے تراجم کا تحفہ پیش کریں گے۔

اور اب ہمارے پیارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی خلافت کی اسی شان کو برقرار رکھا۔ وہی انکسار وہی محبت الٰہی وہی عشق قرآن، وہی ہمدردی خلق۔

آپ کا درس القرآن ہو یا خطبات، ہومیوپیتھی کلاس ہو یا سوال و جواب کی مجلس عرفان، ہر ایک کا خلاصہ یہی ہے کہ ہر فرد جماعت اللہ کا بندہ بن جائے، ہر احمدی گھرانہ پنجگانہ نمازوں کا باقاعدہ التزام کرنے والا ہو، قرآن شریف پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والا ہو۔

سچ ہماری عادت ہو اور جھوٹ ہم سے کوسوں دور ہو۔ بددیانتی، کینہ، غیبت، عیب جوئی یہ سب الفاظ ہماری لغت سے خارج ہو جائیں۔ ہم سب غلامان محمد کی صورت میں نئی صدی میں داخل ہوں کہ لوگ دیکھیں اور کہیں کہ سچی خلافت کا کارنامہ یہ ہے کہ ۱۰۰ سال میں ایسی قوم تیار ہو گئی کہ جس نے ۱۴۰۰ سال پرانی یادیں تازہ کر دیں۔

ہمارے بچے حضرت زیدؓ اور حضرت انسؓ جیسے ہو جائیں۔ بچیاں حضرت اسمٰیؓ جیسی ہوں جن کی پہچان خدمت دین ہو حیا ہو۔ جن کے وجود میں امّ سعد اور ام ہانی جیسی مائیں چھپی ہوں۔

کوئی ان کو ان کے لباس، ان کے جوتے، ان کی خوشبو سے نہ پہچانے بلکہ ان سب کی یہ پہچان ہو کہ وہ گزریں تو نظریں جھک جائیں کہ مسیح محمدی کی باندیاں جاتی ہیں، وہ چلیں تو شیطان راستہ چھوڑ دے کہ مصلح موعودؓ کی شاگرد آتی ہیں، وہ بیاہ کر جائیں تو گھر جنت نشان بن جائیں کہ مرزا طاہر احمد کی فرمانبردار بیٹیاں آتی ہیں۔ ماں باپ چاہے ان کا کوئی بھی نام رکھیں مگر خدا کے فرشتے یہی کہیں کہ یہ مریم ہیں یا آسیہ علیہما السلام

عورتیں ایسی ہوں کہ دنیا یقین کرے کہ حضرت عائشہ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہما کوئی کہانی نہیں بلکہ زندہ اور جیتی جاگتی حقیقت تھیں۔ اپنی اولادوں کی ایسی نیک تربیت کریں کہ فرشتے خدا کے حضور ان کی جنت کی سفارش کریں۔ خاوندوں کی ایسی فرمانبردار ہوں کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی ایک صحابیہ سے پوچھا گیا کہ خدا تعالیٰ آپ سے کلام کیوں کرتا ہے تو سادگی سے جواب دیا کہ مجھے کیا پتہ۔ اس سے پوچھ کر بتاؤنگی اور پھر خدا نے یہ خبر دی کہ میں تجھ سے اس لئے کلام کرتا ہوں کہ تو اپنے خاوند کی ناپسندیدہ باتوں کے باوجود اس کی فرمانبردار ہے۔

ہاں ہمیں ایسی عورتیں چاہئیں کہ خدا کا خلیفہ ارشاد فرمائے کہ اے یورپ کی احمدی خواتین تم برقع پہن لو تو اس بات کی صبح نہ ہونے پائے مگر خلافت کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہو۔ ہمیں ایک نہیں دو نہیں ہر عورت اور ہر بچی ایسی چاہیے کہ دنیا میں جہاں کہیں جائیں جیسی حالت میں ہوں لوگ دیکھ کر کہہ اُٹھیں کہ یہ خلافت احمدیہ کا کارنامہ ہے۔ ہماری عورتیں رعب دجال میں نہ آئیں اس کے کثیف دھوئیں کا ان پر اثر نہ ہو، انہیں رتی بھر اس بات کی پرواہ نہ ہو کہ دنیا انہیں کیا کہتی ہے۔ دنیا کے فیشن، رواج کیا ہیں بلکہ ان کی جان کو ایک ہی غم کھائے جائے کہ کاش وہ مرتے دم ان میں شامل ہوں جن کیلئے خلفاء احمدیت دُعا کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

اے خدا تو ہمیں اسی گروہ میں شامل فرما۔

(آمین)

☆

دن امن و اماں کے پھر پلٹے اور خوف کا عالم دور ہوا
تاریکیٔ شب کافور ہوئی سب گھور اندھیرا نور ہوا
اب اوجِ اُفق پر اِک تارا جو پانچ کناری چمکا ہے
اس دور میں دوسری قدرت کا یہ پانچواں پاک ظہور ہوا
یہ خاص عطاءِ ربّی ہے ہم اہل وفا ، اہل اللہ پر
ہر قلب پہ جلوہ گر ہو کر مامور ابنِ منصور ہوا
اب تھام لو اس کو اے لوگو جو حبل اللہ اُتر آئی
اک مانندِ عُروۃ الوُثقیٰ یہ اب دستِ مسرور ہوا
یہ عہدِ کمالِ فتح و ظفر جو اب اسلام پہ ہے آیا
اس عہد میں دنیا دیکھے گی پھر کفر کو چکنا چور ہوا

(مبارک احمد ظفر۔ لندن)

دورِ خلافت رابعہ سے متعلق
میری حسین یادیں

ذیل میں ہم احباب جماعت کے ان تاثرات اور ان حسین یادوں کو پیش کرتے ہیں جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اسی طرح اگر اور دوست بھی حضورؒ سے متعلق اپنی یادوں کو قلمبند کر کے بھجوائیں گے تو ہم ان کے شکریہ کے ساتھ شائع کرتے رہیں گے۔ واقعات کاغذ کے ایک طرف مختصر لکھیں۔ (ادارہ)

ایک ایمان افروز خواب

"خلافت رابعہ سے متعلق میری حسین یادیں" کے عنوان سے ادارہ بدر کیلئے خاکسارہ ایک بہت ہی حسین اور ناقابل فراموش واقعہ ارسال کر رہی ہے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے انگلستان کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مورخہ 31.7.93 کو مستورات سے خطاب فرمایا تھا جس میں آپ نے احمدی خواتین کی رویاء صادقہ کا ذکر فرماتے ہوئے خاکسارہ کی اس رؤیا کا بھی تذکرہ فرمایا جو خاکسارہ نے آپ کے بارے میں 1984ء میں دیکھی تھی جب آپ نے پاکستان سے انگلستان کے لئے ہجرت فرمائی تھی۔ آج پیارے آقا ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں دل آپکی جدائی سے شکستہ اور آنکھیں اشکبار ہیں لیکن آپ کی حسین یادیں آج بھی میرے دل میں مجزون ہیں جو تا حیات کبھی بھی میرے دل سے فراموش نہیں ہوسکتیں۔ بڑی خوش نصیب ہوں میں کہ پیارے آقا نے اپنی زبان مبارک سے میرا ابھی ذکر فرمایا۔ وہ رؤیا پیارے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں ہی قارئین بدر کے لئے پیش کر رہی ہوں۔

امۃ الحی اہلیہ مکرم شکیل احمد صاحب طاہر قادیان لکھتی ہیں 28.4.84 کا خط ہے ان کا۔ کل رات میں نے خواب میں دیکھا کہ نماز فجر کے بعد میرے شوہر شکیل صاحب گھر میں آکے یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دارالرحمت میں پہنچ گئے ہیں۔ اور یہ جملہ دو تین مرتبہ انہوں نے آنگن میں کھڑے ہوئے دہرایا اس کے بعد جب میری آنکھ کھلی تو میں نے محسوس کیا کہ جو بے چینی اور فکر تھی وہ دور ہو چکی ہے۔ یہ وہی رات ہے جس رات میں انگلستان کے سفر کے لئے روانہ ہوا ہوں"

یہ رؤیا ایم ٹی اے سے حضور انور کی زبان مبارک سے سننے اور دیکھنے کے بعد میرے شوہر نے حضور انور کو خط لکھا اور اس کے جواب میں حضور انور کی طرف سے جو مکتوب موصول ہوا اس کا مکمل متن قارئین بدر کی افادیت کیلئے پیش کر رہی ہوں۔ یہ خط مورخہ 3.10.93 کا لکھا ہوا ہے۔

عزیزم شکیل احمد طاہر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ الحمد للہ آپکی اہلیہ صاحبہ کا مبارک رویاء پورا ہوا۔ اللہ تعالیٰ بابرکت کرے اور اپنے فضلوں اور برکتوں سے نوازے اور روشن تائیدی نشانات کے ذریعہ جماعت کی صداقت کو دنیا پر ظاہر کرے۔ عزیزہ امۃ الحی تحسین کو السلام علیکم دیں اور بچوں کو پیار۔ اللہ آپ سب کا حافظ وناصر ہو۔ والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پیارے آقا کو غریق رحمت کرے اور اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور آپکے احکامات پر چلنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(امۃ الحی تحسین اہلیہ شکیل احمد طاہر قادیان نگران دعوت الی اللہ یوپی۔)

آپ کو کئی ملکانہ علاقے فتح کرنے ہیں

مارچ 1984ء کو ربوہ پاکستان میں خاکسار کو پہلی بار اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔ اُس وقت خاکسار علاقہ ملکانہ میں بطور مبلغ متعین تھا۔ دوران ملاقات حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے تفصیل سے علاقہ ملکانہ کے حالات دریافت فرمائے۔ مقررہ وقت سے کافی زیادہ وقت حضور کی معیت میں گزارنے کا شرف مجھے اور میرے اہل و عیال کو حاصل ہوا۔ حضور سے الوداع کے وقت دعا کی درخواست پر پیارے آقا نے فرمایا"آپکو کئی ملکانہ علاقے فتح کرنے ہیں"۔ میں سمجھتا ہوں کہ حضور انور کے یہ الفاظ پیشگوئی کے رنگ میں میری زندگی میں شامل حال رہے۔ چنانچہ علاقہ ملکانہ یوپی کے بعد میرا تقرر خصوصی مہم کے تحت راجستھان کے شدھی سے متاثر علاقہ میں ہوا یہ علاقہ کلیتاً ملکانہ قوم کا ہی ایک حصہ ہے۔ راجستھان سے تبادلہ کے بعد میرا تبادلہ نیپال ہوا اور نیپال میں خاص طور پر جس قوم میں جماعت احمدیہ کا نفوذ ہوا یہ گدی قوم ہے اور کلچرل ملکانہ ہے۔

میرا دل آج بھی حضور کے میرے متعلق بیان فرمودہ کلمات کی معجزانہ رنگ میں تکمیل پر بے انتہا تسکین محسوس کر رہا ہے۔ یوں تو میری زندگی سے متعدد بار حضور انور کی بے پناہ شفقت کی یادیں وابستہ ہیں۔ ایک واقعہ جو نومبائعین کے لئے بھی ازدیاد ایمان واستقامت کا باعث ہوا مندرجہ ذیل ہے۔

1991ء جلسہ سالانہ قادیان میں حضور اقدس کی تشریف آوری کے موقعہ پر میرے ہمراہ نیپال سے زیر تبلیغ وفد قادیان آیا ہوا تھا۔ جلسہ کے آخری دن حضور انور رحمہ اللہ تعالیٰ نے نیپال سے آئے ہوئے وفد کے لیڈر مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب مرحوم کی بیعت لیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب آپ نے اب بہت سے چراغ روشن کرنے ہیں چنانچہ جس ملک میں تبدیلی مذہب کی پابندی تھی دیکھتے ہی دیکھتے احمدیت کا نفوذ شروع ہوا ڈاکٹر خلیل احمد صاحب نیپال کے نیشنل صدر مقرر ہوئے۔ اور حکومتی سطح پر نیپال میں جماعت احمدیہ کو فلاحی تنظیم کی حیثیت سے رجسٹریشن حاصل ہوئی۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے مبارک دستخطوں کے ساتھ انتہائی مشفقانہ خطوط میری تمام زندگی کا بیش قیمتی سرمایہ ہیں جنکی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ میری ان حسین یادوں کو تازہ رکھے اور میرے پیارے آقا کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ اور سبکو حضور کے ارشادات پر کما حقہ عمل پیرا ہونے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

(مظفر احمد ظفر نگران دعوت الی اللہ راجستھان)

آپ کی خواب توپوری ہو گئی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ابھی قادیان آنیکی خبر نہیں ملی تھی کہ اس سے پہلے خاکسار کے بچے عزیزم عطاء الحفیظ عمران سلمہ اللہ تعالیٰ وقف نمبر 125B نے اپنی خواب سنائی کہ مجھے حضور کا ٹیلیفون آیا ہے حضور فرما رہے ہیں کہ میں آپ کے گھر آرہا ہوں۔ قادیان میں حضور کی آمد پر ملاقاتیں ہوئیں جب مستورات میں خاکسار کی اہلیہ نے اپنے بچے کی خواب سنائی تو حضور نے بچے کو اپنے پاس بلایا اور گودی میں بٹھالیا اور کہا کہ آپ کی خواب تو پوری ہو گئی۔

قادیان کے جلسہ سالانہ 1991 میں حضور انور کے خطابات اور مجلس علم و عرفان اور ملاقاتیں اور تصویریں ہوتی رہیں۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں ہماری ڈیوٹی محترم سید صباح الدین صاحب کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوٹھی پر ٹھہرے ہوئے مہمانان کرام کے لئے بطور مہمان نواز تھی۔ حضور کوٹھی کا معائنہ کرنے آئے تو ہم سب کے ساتھ بڑے پیار اور محبت سے ملے کوٹھی کا ایک ایک کمرہ دیکھا اور بتلایا کہ یہ کس کس کا تھا اور پرانے کچھ واقعات اپنے بچپن کے سنائے۔

حضور روزانہ قادیان میں صبح کی سیر کو نکلا کرتے تھے معلوم ہوا کہ حضور درویشان کرام کے گھر بھی آجاتے ہیں خاکسار بھی ایک دن صبح احمدیہ چوک کے قریب کھڑا انتظار کر رہا تھا کہ پیارے آقا سامنے سے چلے آرہے تھے میں نے آگے بڑھ کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر اپنا تعارف کروایا کہ میں محترم بہادر خان صاحب درویش مرحوم کا بیٹا ہوں۔ اور گھر آنے کی گذارش کی۔ حضور نے فرمایا کہ میں تو ایک معذور بچے کو ملنے جارہا ہوں میں نے کہا حضور یہ سامنے گلی میں گھر ہے۔ حضور گھر تشریف لے آئے اور فرمایا کہ آپ نے فوٹو بھی کھنچوانی ہے؟ سامنے خاکسار کی اہلیہ کیمرہ لئے کھڑی تھی حضور نے فرمایا کہ کیمرہ ٹھیک نہیں ہے یہ مجھے دیدو۔ کچھ دیر حضور کیمرہ دیکھتے رہے اور اسکا بٹن دبایا جس سے فلیش جو کام نہیں کر رہی تھی ٹھیک ہو گئی۔ پھر حضور کے ساتھ ہم سب گھر کے افراد نے تصویر کھنچوائی۔ اسکے بعد حضور ہمارے مکان سے نکل کر محترم گیانی عبد اللطیف صاحب درویش یعنی میرے خسر محترم کے مکان میں گئے یہاں میرا برادر نسبتی عزیزم عبد الشکور پولیو کی وجہ سے معذور تھا اس سے بڑے پیار سے ملے اور اسکے ساتھ تخت پوش میں بیٹھے رہے اور یہاں بھی ہم سب کی فوٹو ہوئی اور حضور باہر صحن میں آئے یہاں پر حضور سے معانقہ بھی ہوا۔ پھر گلی میں حضور آئے تو یہاں محترم قاضی عبد الحمید صاحب درویش مرحوم اور ہمارے مکان میں ٹھہرے مہمانان کرام مکرم ماسٹر عبد المجید صاحب آف کوریل اور ان کی فیملی کے ساتھ حضور کی ملاقات ہوئی۔ پھر محترم مولوی محمد عمر علی صاحب درویش کے ساتھ ملاقات ہوئی۔

خلافت رابعہ کے دور کی برکات اور فیوض کے میٹھے چشمے اب ہر سمت بہہ رہے ہیں۔ یہ حسین یادیں کبھی بھی بھلائی نہیں جاسکتیں۔

(دلاور خان قادیان)

اللہ تعالیٰ آپ کی والدہ صاحبہ کو معجزانہ شفا عطا فرمائے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی یادیں یوں تو ہر احمدی کے دل میں تادم آخر لازوال صورت میں قائم و دائم رہیں گی۔ اس وقت چونکہ خاکسار ایک ایسا واقعہ تحریر کر رہا ہے جو اس خادم ناچیز کو اپنے آقا کے ساتھ پیش آیا اور دل میں گھر کر گیا۔ اور ہمیشہ جس کی وجہ سے خاکسار ایک خوشی مسرت اور اطمینان قلب محسوس کرتا ہے۔

1997 کی بات ہے خاکسار کی بیٹی عزیزہ منصورہ کی شادی قادیان میں ہونا قرار پائی اور چونکہ یہ خاکسار کے گھر کی آخری شادی تھی لہٰذا بیرون ملک میں رہنے والے اپنے تمام اقارب کو دعوت دی لیکن انہوں نے اپنی بعض مجبوریاں پیش کر کے معذرت کی بہر حال

خاکسار کی خواہش تھی کہ سب شامل ہوں۔ اب شادی کی تاریخ نزدیک تھی خاکسار کی والدہ جن کی عمر 89 سال تھی بیمار ہوگئیں بیماری اس حد تک شدت پکڑ گئی کہ ہم نے یقین کرلیا تھا کہ دعوت اجل آگئی ہے تب دوبارہ خاکسار نے اپنے ان رشتہ داروں کو جو مغربی ممالک میں سکونت پذیر ہیں ٹیلی فون پر بتادیا کہ والدہ صاحبہ سے آخری ملاقات کیلئے آجائیں۔ اسی اثنا میں خاکسا نے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو والدہ صاحبہ کی شفایابی کیلئے درخواست دعا پر مشتمل ایک عریضہ لکھا اوز حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ آپ کی والدہ صاحبہ کو اعجازی شفاء عطا فرمائے''۔ ادھر سارے رشتہ دار ہندوستان تشریف لے آئے۔ اور حضور کی اس دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے میرے سارے ٹوٹے کاموں کو بنادیا اور فی الحقیقت میری والدہ صاحبہ جنکو ہم نے قریب المرگ گمان کرلیا تھا اعجازی رنگ میں شفایاب ہوئیں۔ اور اس قدر صحتیاب ہوئیں کہ میری دختر کی شادی میں از خود شامل ہوئیں اور آپ کی بیماری کے نتیجہ میں آئے ہوئے میرے وہ اقرباء جو شادی میں شمولیت نہیں کرپارہے تھے اس شادی میں بخوشی اور بصد مسرت شریک ہوئے۔ شادی کے ایک سال بعد تک بھی میری والدہ محترمہ صحتیاب رہیں اور 90 سال کی عمر پاکر بقضاء الٰہی وفات پائیں۔

اسی طرح گذشتہ جلسہ سالانہ یوکے 2002 کے موقع پر اس ناچیز خادم کو آخری بار اپنے آقا علیہ الرحمۃ کے دیدار کا شرف حاصل ہوا۔ ابھی میری اہلیہ صاحبہ کی وفات پر چند دن ہی گزرے تھے۔ دیکھیں خلیفۂ وقت اپنے متبعین پر کیسی نظر عمیق رکھتا ہے حضور بیمار تھے بمشکل واردین احباب سے ملاقات کر رہے تھے۔ جب میری باری آئی تو فوراً پہچان لیا اور صرف اتنا ہی کہا کہ ''اہلیہ کی وفات کی خبر ملی بہت افسوس ہوا''۔ ذرا آپ غور کریں میرے جیسے ایک ناچیز کی شکل سامنے دیکھتے ہی اسکی دل کی کیفیت کو محسوس کر کے ایسے مشفقانہ الفاظ سے مخاطب ہوئے جو میرے لئے دعا تھی تسلی کے کلمات بھی تھے۔ اپنی تقویت ایمان کا سبب بھی رہا۔

1994ء کا واقعہ ہے یہ وہ عظیم الشان سال ہے جس میں حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا وہ عظیم الشان نشان کسوف و خسوف کے ظہور پر سو سال پورے ہو رہے تھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو فلکیات پر دنیوی علوم حاصل تھے جس کی وجہ سے دنیوی پیشہ ور ہوتے ہوئے بھی خاکسار کو دین کی خدمت کی توفیق اس رنگ میں ملی کہ اس عظیم الشان نشان کے ظہور کے متعلق مضامین لکھنے اور تقاریر کرنے کے مواقع میسر آئے۔ اس میں ایک یادگار موقع وہ تھا جس کو اس عاجز کے آقا نے از راہ شفقت اعزاز بخشا اور لندن آنے کی دعوت دی گئی اور آقا نے اپنے خادم کی خوب رہنمائی فرمائی اس وقت کا ایک ایک لمحہ خاکسار کی تقویت ایمان کا موجب رہا۔

خلافت رابعہ کی بے شمار برکتوں میں سے جو ایک عظیم الشان برکت تھی اور جس کو خاکسار نے محسوس کیا وہ حضورؒ کا درس القرآن اور ترجمۃ القرآن کلاسز تھیں۔ جس نے ایک طرف دنیا میں انقلاب برپا کیا اور سعید روحوں کو قرآن مجید کے ذریعہ راہ ہدایت بخشی اور اس کے ساتھ اس عاجز کو بھی اپنے علوم قرآن میں ایک غیر معمولی شوق و ذوق پیدا ہوا۔ اور حتی الوسع استفادہ کرنے کی سعادت ملی۔ واقعی حضورؒ ایک ایسے عارف باللہ تھے جن کے ساتھ کوئی ہمعصر مقابلہ نہیں کرسکتا۔ لا یمسہ الا المطھرون کے مطابق روح القدس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضورؒ کو وہ قلب بصارت عطا فرمایا کہ جیسا کہ نام طاہر ہے ویسے ہی قرآن مجید جیسے بحر ذخار میں ڈوب کر ایک عظیم مطہر بن کر ہم جیسے جہلاء کے دامن کو موتیوں سے بھر دیا۔

(خاکسار حافظ صالح محمد الٰہ دین سکندر آباد)

آپ صحابہ کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں

سیدنا و مولانا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جب یہ لکھا کہ خاکسار نے پیارے آقا کے حکم اور ارشاد کے تحت وقف عارضی میں شمولیت اختیار کرلی ہے۔ آقا دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس ناچیز کے وقفِ عارضی کو قبول فرماتے ہوئے اپنی رضاء کی جنتوں کا وارث بنائے اور دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور خون لگاکر شہیدوں میں شامل ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

پیارے آقا نے اپنے دستِ مبارک سے خط کا جواب تحریر کرتے ہوئے فرمایا۔ ''اللہ تعالیٰ آپکے وقف کو قبول فرمائے اور آپکی جملہ دلی مرادوں کو محض اپنے فضل و کرم سے پورا فرمائے اور حسنات دارین عطا کرے۔ آمین۔

(دستخط مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع)

۲۔ جب پیارے آقا 1991 میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں تشریف لائے تو اس وقت خاکسار کی جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں تھی ربوہ کے احباب بھی ساتھ تھے چنانچہ سردی کی شدت کے باعث خاکسار کو اور کئی دوستوں کو نزلہ زکام اور کھانسی ناک بہنے کی تکلیف سخت قسم کی ہوگئی اور لنگر خانہ کی ڈیوٹی ادا کرنے میں پریشانی ہوگئی اس وقت ہمارے منتظم صاحب نے حضور انور کی خدمت عالیہ میں اطلاع دی کہ کارکنان لنگر خانہ کو تکلیف ہے حضور آکر دیکھ لیں حضور آئے اور ہم سب کا معائنہ فرمایا ہر ایک کا نام پوچھا خاکسار کی جب باری آئی تو میں نے کہا کہ حضور میرا نام بشیر الدین ہے اور میں جماعت احمدیہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ کا رہنے والا ہوں میرے والد صاحب نے مجھے 1952 میں زندگی وقف کر قادیان دار الامان میں بغرض حصول تعلیم دین بھجوایا تھا اسوقت سے مختلف ڈیوٹیاں سرانجام دیتا آرہا ہوں تو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا وہی سونگھڑہ جہاں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین گذرے ہیں تو میں نے کہا کہ جی ہاں حضور اور دو ہمارے خاندان کے بھی صحابہ ہیں ایک میرے تایا جان تو دوسرے میرے دادا جان اس پر پیارے آقا بہت خوش ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مقاصد میں ضرور کامیابی عطا فرمائے گا۔ اور دین و دنیا میں آپ کی تائید و نصرت فرمائے گا۔ آپ صحابہ کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور صحابہ کے خاندان کے چشم و چراغ ہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو یہ دونوں باتیں میری زندگی میں حسین یادیں ہیں اللہ تعالیٰ حامی و ناصر ہو فقط والسلام خاکسار

(سید بشیر الدین احمد از قادیان دار الامان)

خط ملنے کے دوسرے دن گمشدہ بیٹا مل گیا

میرے والد صاحب کے ایک غیر مسلم دوست واسو دیو ساونت رائے جو کہ میرے والد صاحب کے ساتھ ہی استاد تھے کا اکلوتا بیٹا آج سے قریباً چھ سال قبل گھر سے بھاگ گیا۔ لڑکے کے والد بہت غمگین اور پریشان ہوئے۔ تقریباً دس ماہ تک کوئی پتہ نہ ملنے پر والد صاحب مرحوم نے ان کو کہا کہ لندن میں ہماری جماعت کے خلیفہ رہتے ہیں۔ آپ ان کی خدمت میں دعائیہ خط لکھیں۔ اور ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ایڈریس دیا۔ انہوں نے والد صاحب مرحوم سے کہا کہ میں تو غیر مسلم ہوں میں ایک مسلمان خلیفہ کی خدمت میں کیسے خط لکھوں۔ والد صاحب مرحوم نے بتایا کہ کوئی بات نہیں آپ خط لکھ دو۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ بھی آزما کر دیکھتے ہیں۔ اور بعدہ انہوں نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خط لکھا ایک ماہ کے اندر ہی ان کو خط کا جواب انگریزی میں پرنٹ کیا ہوا ملا۔ خط دیکھ کر وہ بہت خوش ہوا کہ مجھ جیسے معمولی انسان کو بھی لندن سے انگریزی میں پرنٹڈ خط ملا۔ جس میں حضور کا ارشاد تھا کہ میں آپ کیلئے دعا کرتا ہوں۔

خط ملتے ہی موصوف نے ہمارے گھر آکر والد صاحب مرحوم کے پیر چھوتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا۔ خط ملنے کے دوسرے دن ہی ان کے بیٹے نے فون کر کے ایڈریس دیا اور کہا کہ میں دہلی میں ہوں۔ اس طرح دس مہینوں کی کوششوں کے بعد حضورؒ کی دعاؤں کے طفیل ان کو اپنے بیٹے کا پتہ چلا۔ اور بہت خوش ہوکر انہوں نے حضور کے بارے میں کہا کہ ایسا انسان کوئی عام اور معمولی انسان نہیں ہو سکتا۔ بلکہ نہایت ہی عظیم انسان ہے۔ موصوف کی خواہش پر والد صاحب مرحوم نے ان کو حضور کی ایک تصویر عطا کی۔

(شیخ فرید متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

حضورؒ کا وجود بے حد مشفق وجود تھا

1944ء میں جب حضرت محترمہ ام طاہر آپا مریم بیگم صاحبہ کی وفات ہوئی تو آپ بہت غمگین تھے۔ اور حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب آپکی بہت دل جوئی فرمایا کرتے تھے اور نمازوں میں بھی اپنے ساتھ لیکر جایا کرتے تھے۔ ایک روز آپ حضرت عمو جان (خاندان مسیح موعود علیہ السلام میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اولاد عمو جان کہا کرتی تھی۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کو چچا جان کہا کرتی تھی) کے ساتھ مسجد اقصیٰ جارہے تھے اور جاتے جاتے رستہ میں دینی مسائل بھی پوچھتے جاتے تھے ایک مرتبہ جاتے ہوئے پوچھا کہ نماز کی ہر رکعت کے بعد قعدہ کس صورت میں آتا ہے حضرت عمو جانؓ نے فرمایا اگر مغرب کی نماز میں پہلی رکعت چھوٹ جائے تو پھر ہر رکعت کے بعد قعدہ کرنا پڑتا ہے جلسہ سالانہ ربوہ پر افسر جلسہ سالانہ کے دفتر میں کئی دفعہ آپ سے ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے نہایت درجہ پختہ یادداشت کی نعمت سے نوازا تھا۔ 1970 میں مجھے نظر میں ایک بیماری کا حملہ ہوا تھا میں نے عرض کیا کہ میں نے دعا کیلئے خط بھی لکھا تھا اور اب بھی درخواست ہے کہ میرے لئے دُعا کریں آپ نے فرمایا ہاں آپ کا خط بھی ملا تھا اور میں نے دعا بھی کی اور ہومیوپیتھی کی ایک دوائی بھی لکھ بھجوائی تھی۔ یہ کئی سال پرانی بات تھی مگر آپ کو پوری یاد تھی۔ 1976 کی بات ہے خاکسار محترم حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ رضی عنہ کی معیت میں دفتر جلسہ سالانہ ربوہ میں گیا وہاں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب اور محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) ڈیوٹی پر تھے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے مجھے مخاطب کر کے پوچھا کہ آپ کے خیال میں آج جلسہ سالانہ میں کتنی حاضری تھی میں نے بتایا تین۔

لاکھ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے کہا کہ آپ نے کس طرح یہ حساب لگایا ہے میں نے عرض کیا کہ میں نے جلسہ گاہ میں کرم مارے ہیں۔260x280 کرم ہے اس طرح کل ایریا 72800 کرم ہوتا ہے ایک مربع کرم میں میں نے ۴ افراد کا اندازا لگایا ہے اس طرح 296000 ہوتے ہیں۔ گیلری میں 20 ہزار اور کرسیوں پر دو ہزار اور سٹیج پر ایک ہزار لگا کر کل حاضری جگہ کے لحاظ سے 319200 ہوتی ہے چونکہ درمیان میں بعض جگہ خلا بھی تھا میں نے 19200 کم کر کے باقی تین لاکھ شمار کئے ہیں اس پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے اپنے طور پر ضرب تقسیم کر کے حساب نکالا اور فرمایا کہ قریباً حساب درست ہے۔

1968 کی بات ہے قادیان سے درویشان خاصی تعداد میں جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کی غرض سے گئے ہوئے تھے اہلیہ اور بچیاں بھی میرے ساتھ تھیں۔ درویشوں کا قیام داالضیافت میں تھا۔ میں اپنے ہم زلف مکرم محمد حیات صاحب جنجوعہ کے مکان پر اترا ہوا تھا۔ رات کو دس بجے جب میں درویش بھائیوں کے پاس سے اپنی رہائش گاہ پر پہنچا تو گھر میں مجھے ایک خاتون نے السلام علیکم کہا۔ انکی آواز سنتے ہی میں واپس دارالضیافت کی طرف بھاگا۔ جب گیٹ سے اندر گیا تو سامنے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) کھڑے تھے۔ مجھ سے پوچھا آپ پھر لوٹ آئے ہیں کیا بات ہے میں نے عرض کیا کہ قادیان سے ایک صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے ساتھ جلسہ پر ربوہ آئے ہیں۔ اور وہ یہاں ہال میں مقیم ہیں۔ ابھی میں جب گھر پہنچا تو معلوم ہوا کہ انکی اہلیہ صاحبہ شاہدرہ سے انہیں ملنے آئی ہوئی ہیں۔ اور وہ ہمارے کمرہ میں ہیں۔ اسلئے میں اس مشکل کو حل کرنے کی غرض سے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا آپ ایسا کریں کہ ایک دفعہ پھر گھر جائیں۔ اور انکی اہلیہ کو ساتھ لے کر یہاں دار الضیافت سے مولوی اللہ دین صاحب کو ساتھ لے کر میرے مکان پر آجائیں میں نے ایسا ہی کیا جب میں ان دونوں کو لیکر پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ خود کمرہ کی صفائی کر رہے ہیں اور فرمایا کہ میں نے مہمانوں کی آمد کے باعث بہت سا سامان سمیٹ کر اس کمرہ میں رکھدیا تھا کہ باقی جگہ نہ روکے مگر اب میں نے سامان نکال کر باہر رکھ دیا ہے اور ان بزرگوں کے لئے جگہ بنادی ہے۔

1991 میں حضور جب قادیان تشریف لائے تو ایک قطار میں میں بھی تھا جب حضور سامنے آئے تو میں نے عرض کیا میں ہوں حضور کا غلام بدرالدین عامل فرمایا اچھا۔ حضور کئی درویشوں کے گھروں میں گئے میری بھی خواہش تھی مگر اظہار نہیں کر سکا ایک روز میں فجر کے بعد احمدیہ چوک میں بیٹھ گیا کہ حضور دارالانوار کی طرف سے آئیں گے تو عرض کروں گا تھوڑی دیر بعد کسی نے مجھے اطلاع دی کہ حضور آپ کے گھر میں آئے ہیں میں جلدی سے گھر جاتے ہوئے مولوی، محمد حفیظ صاحب کے مکان تک گیا تھا کہ حضور انور اندر سے نکل آئے ہمارے گھر میں حضور نے اچھا وقت دیا اور فوٹو بھی بنوایا۔ اللہ اللہ کیا ایثار اور جذبہ محبت تھا جو آپ کے مطہر دل میں موجزن تھا۔ اللہ تعالیٰ حضورؒ کے درجات ہمیشہ ہی بلند فرماتا رہے آمین۔

(حکیم چوہدری بدرالدین عامل ہٹنٹہ سابق جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ حال ممبر انجمن تحریک جدید و ممبر انجمن وقف جدید۔ و قاضی قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔)

حضورؒ نے جس رنگ میں سوالات کے جوابات دیئے ہر آدمی دنگ رہ گیا۔

خاکسار 1981 میں ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے گیا تھا۔ جلسہ سالانہ میں بہت سے غیر احمدی دوست بھی آئے تھے جلسہ کے دوران یہ اعلان ہوا کہ ربوہ کے جدید پریس میں مجلس سوال و جواب نماز عشاء کے بعد منعقد ہو گی جس میں غیر احمدی حضرات سوالات کریں گے اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جو ناظم وقف جدید ہیں سوالات کے جوابات دیں گے۔ خاکسار نے حضرت صاحب کو اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا خاکسار بھی اس رات جدید پریس میں گیا وہاں ہال لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا تلاوت قرآن مجید کے بعد جب حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) نے یہ اعلان فرمایا کہ دوست سوالات کریں حضور کے ہاتھ میں مائک تھا جس کی آواز صرف ہال تک ہی محدود تھی خاص طور پر شیخوپورہ سے آئے ہوئے غیر احمدی بھائیوں نے باری باری سوالات کئے حضور نے جس رنگ میں ان سوالات کے جوابات دیئے ہال میں موجود ہر آدمی دنگ رہ گیا خاکسار نے خود بھی کبھی ان سوالات کے جوابات اس رنگ میں نہیں سنے تھے اس مجلس میں ختم نبوت وفات عیسیٰ معراج نبویؐ اور صداقت مسیح موعودؑ وغیرہ کے متعلق سے سوالات کئے گئے وہ جوابات خاکسار کو آج تک یاد ہیں اور خاکسار نے اُسکی آڈیو کیسٹ بھی ساتھ لائی تھی۔

بہر حال جلسہ ختم ہوا اور دفاتر کھلنے لگے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) جو ناظم وقف جدید تھے اپنے دفتر میں بیٹھے تھے اور وقت مقررہ کے مطابق ہومیوپیتھک ڈسپنسری میں مریضوں کو دیکھ رہے تھے خاکسار بھی ملاقات کی غرض سے گیا اور ساتھ ہی حضورؒ سے اپنی بیماری کے تعلق میں ساری کیفیت بتائی اور اپنا تعارف بھی کرایا پیارے حضور نے ساری باتیں سننے کے بعد نسخہ تجویز کر کے متعلقہ کارکن کو ہدایت کی کہ یہ قادیان سے آئے ہیں انہیں دو تین ماہ کیلئے یہ ادویات پیک کر کے دیں خاکسار حضورؒ کی اس شفقت سے بہت متاثر ہوا۔

خاکسار نے جلسہ سالانہ کے چند دن بعد مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو درخواست دی کہ خاکسار پہلی مرتبہ ربوہ آیا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے انفرادی ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ ہزاروں رحمتیں ہوں حضور خلیفۃ المسیح ثالث پر انہوں نے ازراہ شفقت انفرادی ملاقات کا شرف عطا کیا خاکسار جوں ہی حضورؒ کے کمرہ میں داخل ہوا حضور سے مصافحہ کیا اور معانقہ کیا پھر حضور نے اپنے سامنے بٹھایا۔ اور چند سوالات بھدرواہ کشتواڑ کے تعلق سے کئے اسوقت ایک احمدی دوست ماریشس کے بھی ساتھ تھے ان کے پاس کیمرہ تھا حضور کی اجازت سے اس موقعہ پر ایک یادگاری تصویر لی گئی ملاقات کے وہ لمحات خاکسار کو اب بھی یاد ہیں۔

چند ماہ کے بعد خاکسار بطور مبلغ بھدرواہ میں مقیم تھا کہ اچانک یہ افسوسناک خبر سننے کو ملی کہ جماعت احمدیہ کے تیسرے سربراہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب وفات پاگئے ہیں انا اللہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر بھی جماعت کی حفاظت فرمائی اور محض اپنے فضل سے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو خلافت کی نعمت سے سرفراز کیا اور خلافت رابعہ کا بابرکت دور شروع ہوا اور اس طرح غم کی حالت خوشی میں بدل گئی۔

اس موقعہ پر خاکسار نے ایک خط حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں بھیجا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی اچانک وفات پر حضور کی جدائی اور وصال سے جماعت کے افراد کے غم کے جذبات کا اظہار کے ساتھ خلافت احمدیہ کے ساتھ پوری اطاعت وابستگی اور خلوص کا ذکر کیا گیا تھا کہ انشاء اللہ ہم سب جماعت کے افراد حضور کی ہر آواز پر لبیک کہنے کے لئے ہر آن تیار ہیں۔

اس ضمن میں جو حضور کا جواب 283/21.7.82 کے خط میں خاکسار کو بھدرواہ میں ملا خاکسار نے جب وہ خط پڑھا تو خط کا ایک ایک لفظ میرے دل میں اُترتا گیا اور آنکھوں سے آنسوں رواں تھے میرے دل کی کیفیت بیان سے باہر تھی اس وقت بھی وہ خط میرے سامنے ہے اور دل کی گہرائی سے حضورؒ کیلئے بے ساختہ دعائیں نکل رہی ہیں جب یہ خط میں نے جماعت کے افراد کو سنایا وہ بھی حضور کی محبت و شفقت سے بہت متاثر ہوئے

حضور کی خاص شفقت:۔ خاکسار بطور مبلغ بھدرک میں متعین تھا کہ اچانک خاکسار کی تکلیف بڑھ گئی خاکسار نے مکرم مرزا خورشید احمد صاحب ناظر خدمت درویشان کے توسط سے حضور کی خدمت میں ایک دعائیہ خط بھیجا اور اس میں ساری کیفیت بھی لکھی اور محترم ناظر صاحب خدمت درویشان کو الگ سے چٹھی لکھی کہ اگر آنمحترم مناسب سمجھیں تو یہ خط حضور کی خدمت میں پیش کریں ورنہ نہیں محترم ناظر صاحب نے بذات خود میری وہ چٹھی حضور کی خدمت میں پیش کی اور ساری کیفیت حضور کو بتائی حضور نے ازراہ شفقت نسخہ تجویز فرمایا۔ ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کو لکھیں کہ عزیز مولوی صاحب کو مبلغ 500 روپے بھی بھجوائیں ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں میرے پیارے آقا پر جنہوں نے اتنی مسافت کے باوجود ربوہ سے دیسی ہومیوپیتھک اور یونانی ادویات دفتر کے توسط سے اُڑیسہ میرے نام بھجوائیں اور 500 روپے بھی۔ محترم ناظر صاحب خدمت درویشان مرزا خورشید احمد صاحب نے بذات خود اس سلسلہ میں مجھے تفصیلی خط لکھا تھا۔ فجز اھم اللہ احسن الجزاء۔

حضور رحمہ اللہ کی قادیان میں آمد۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ جب قادیان تشریف لائے تو حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کے ساتھ مسجد اقصیٰ میں حضور کے ساتھ تعارف کرایا گیا۔ اور ایک گروپ فوٹو بھی اسی موقع پر حضور کے ساتھ لیا گیا۔ حضور نے ازراہ شفقت خاکسار کے مکان اور بیٹے کیلئے تعلیمی امداد منظور فرمائی۔

حضور کی قادیان آمد سے پہلے خاکسار کی بیوی آمنہ طیبہ نے جس میں اس نے حضور کو آسمان میں ایک گاڑی کے ساتھ دوڑتے ہوئے دیکھا تھا اور ساتھ ہی کچھ پولیس والے بھی دیکھے جو حضور کے ساتھ چل رہے تھے بیوی کا کہنا ہے کہ خاکسار نے خواب میں اُسے بتایا کہ یہ پولیس خدا کے فرشتے ہیں جو حضور کی حفاظت میں متعین ہیں نیز اُس نے خواب میں یہ بھی دیکھا کہ آسمان سے ایک بہت بڑا تو زمین پر گرا ہے۔ یہ خواب حضرت صاحبزادہ

مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کو اُس وقت لکھ کر دے دیا گیا تھا۔ چنانچہ ایک سال بعد حضور ہندوستان بھی آئے اور خدا نے سیٹلائٹ کے ذریعہ ہمیں ایم ٹی اے کی نعمت سے نوازا اور گویا آسمان سے جو تو اُترا وہ ڈش کے رنگ میں پورا ہوا۔

حضور نے ہمیشہ ہماری دعاؤں کے خطوط کا جواب نہایت ہی پیار و محبت سے دیا ہے اللہ تعالیٰ حضور پر ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے۔ اور ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح خامس کو خاص تائید و نصرت عطا کرے۔

(محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

میں نے جو تم کو بلا لیا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا وجود ہر ایک کیلئے شفیق باپ کی حیثیت رکھتا ہے اور ہر احمدی خواہ بڑا ہو یا چھوٹا حضور کی شفقت و محبت سے حصہ پا تا رہا ہے۔

۱۹۹۱ء میں حضور قادیان تشریف لائے تھے حضور کے قادیان آنے سے پہلے میں نے ایک خواب میں دیکھا تھا کہ حضور ہمارے گھر میں تشریف لائے ہیں یہ خواب میں نے حضور کو لکھ کر بھجوائی تھی جب حضور قادیان تشریف لائے تو ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا حضور لوگوں کے گھر جانے لگے میرے خاوند کی ڈیوٹی لگی ہوئی تھی۔ ہم سب حضور سے ملاقات کیلئے بے تاب تھے۔ ۱۴ر جنوری ۹۱ء کی صبح فجر کے بعد نماز پڑھ کر ہم لیٹ گئے مجھے گلی میں شور کی آواز سنائی دی۔ آواز سن کر میں باہر آئی اتنے میں میرے خاوند نے گھر کا دروازہ کھولا اور کہا کہ حضور آئے ہیں مجھے یقین نہیں آرہا تھا۔ میں سن کر حیران رہ گئی اتنے میں حضور السلام علیکم کہتے ہوئے گھر میں داخل ہوئے خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہا حضور میرے کمرے میں آئے میرے خاوند نے حضور سے میری مذکورہ خواب کا ذکر کیا حضور نے خواب سن کر مجھ سے پوچھا کیا تمہاری خواب پوری ہو گئی مجھے یقین نہیں آرہا تھا میں نے کہا حضور ابھی نہیں۔ پھر حضور نے دوسری مرتبہ مجھ سے پوچھا میں نے پھر نہیں میں جواب دیا۔ حضور نے تیسری مرتبہ پھر مجھ سے کہا کہ اب تو تمہاری خواب ضرور پوری ہو گئی ہو گی یہ کہہ کر حضور میرے کمرے سے چلے گئے آنگن میں کھڑے ہو کر ہم سب نے فوٹو کھچوائی۔ میں نے سوچا کہ جب حضور میرے گھر آئیں گے حضور سے دعا کیلئے عرض کروں گی لیکن جب حضور کا چہرہ مبارک دیکھا تو دیکھتی ہی رہ گئی منہ سے کچھ بھی نہ کہہ سکی۔

اسی طرح ایک اور واقعہ ہے جب قادیان کی مستورات سے حضور کی ملاقات مسجد مبارک میں ہوئی میں اپنی بچی کو لے کر دوسری صف میں بیٹھی ہوئی تھی حضور سے ملاقات کا سلسلہ شروع ہوا میری بیٹی قدسیہ فضیلت کی عمر اس وقت ۴ سال تھی۔ حضور سے ملاقات کیلئے بار بار آگے جا رہی تھی۔ بچوں کی ملاقات ہو رہی تھی میری بچی بھی جانے لگی تو اُسے لجنہ کی ایک عہدیدار نے روک دیا تو وہ رونے لگی اتنے میں حضور کی نظر پڑ گئی حضور نے فوراً کہا اس بچی کو آنے دو۔ وہ روتی ہوئی حضور کے پاس چلی گئی۔ حضور نے اسے چپ کرایا اور پوچھا کیوں رو رہی ہو۔ بچی نے معصومیت سے کہا کہ حضور وہ عورت مجھ کو آنے نہیں دے رہی تھی۔ حضور نے پیار کیا اور کہا میں نے جو تمہیں بلا لیا ہے۔ حضور نے اپنی گودی میں بچی کو 15-10 منٹ بٹھایا۔ جب ملاقات ختم ہوئی تو بچی میرے پاس آئی۔ پیارے آقا کی شفقت کا ایک چھوٹا سا یہ واقعہ ہے جو ہمیشہ ہمیں یاد رہے گا۔ اللہ تعالیٰ حضور پر ہمیشہ اپنی بے پایاں رحمتیں فرماتا رہے۔ (امۃ القدوس فضل قادیان)

جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ

درج ذیل جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے جلسہ یوم مصلح موعودؓ اپنے ہاں منعقد کر کے تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت بھجوائی ہیں تنگی صفحات کے پیش نظر ان کے نام شائع کئے جاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ اندورہ۔ چندہ پور کاماریڈی۔ بھونیشور۔ بٹلہ۔ پنومرو (آندھرا) اوگالن، ہریانہ باس ہریانہ بیانی (ہریانہ) دھرم کھڑی راج گڑھ (ہریانہ) سچانی کھانڈا کھیڑی (ہریانہ) کانپور گاندھی دھام۔ بھرت پور۔

لجنہ اماء اللہ:۔ چک ڈی منڈ۔ برہ پورہ۔ تیماپور۔ بھونیشور۔ خانپور ملکی بھاگلپور۔ امروہہ۔ چنتہ کنٹہ۔ برہ پورہ۔ بلاری۔ بھدرواہ۔ بنگلور، چارکوٹ۔ دہلی۔ سورب۔ شاہجہانپور۔ سورو۔ کوسمبی۔ یادگیر۔ کیندراپاڑا۔ کیرنگ۔ ہبلی۔ میلاپالم۔ کرڈاپلی۔ قادیان۔ گلبرگہ۔ کوسمبی۔ محی الدین پور۔ لجنہ و ناصرات کانپور۔

انصار اللہ:۔ چنتہ کنٹہ۔

خدام الاحمدیہ:۔ رشی نگر۔ شالی کرناٹک۔ میلارم آندھرا۔

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود

درج ذیل جماعتوں و ذیلی تنظیموں نے جلسہ ہائے یوم مسیح موعود منعقد کئے جماعت احمدیہ جموں۔ جمشید پور۔ حصار۔ حسن گڑھ۔ اگروھا۔ بھوڈیا کھیڑہ۔ بھاٹلہ، تیماپور۔ ٹھٹھل۔ بسنہ۔ (چھتیس گڑھ) بنگلور۔ اسماعیل آباد۔ یمنانگر۔ دہرہ دون۔ بھرت پور۔ دہلی۔ دمتان۔ سورو۔ سمین۔ سیتاپور۔ کیرنگ۔ کوٹلہ۔ فرید پور۔ گرائے مسعود پور۔ کالیکٹ۔

لجنہ اماء اللہ:۔ برہ پورہ۔ بھدرواہ۔ امروہہ۔ پٹنہ۔ چک ڈی سنڈ۔ بھونیشور۔ چنتہ کنٹہ۔ دہلی۔ ساگر۔ سورو۔ سورب۔ لجنہ و ناصرات۔ کانپور تیماپور۔

لجنہ اماء اللہ کے تحت متفرق جلسے

لجنہ اماء اللہ کانپور نے جلسہ تحریک جدید و پیشوایان مذاہب و جلسہ یوم امہات ناصرات الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ قادیان نے جلسہ وقف جدید۔ لجنہ بلاری نے جلسہ یوم امہات منعقد کئے۔

تعلیم الاسلام احمدیہ ہاری پاری گام میں تعزیتی جلسہ:۔ مورخہ ۲۵ اپریل ۲۰۰۳ بعد نماز جمعہ تعلیم الاسلام احمدیہ ہاری پاریگام میں تعزیتی اجلاس زیر صدارت مکرم محمد منور راتھر صاحب صدر جماعت احمدیہ ہوا اجلاس میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انتقال پر ملال پر سخت دُکھ اور صدمے و عقیدت کا اظہار کیا گیا اور حضور کی مغفرت کیلئے دُعا کی گئی۔ یہ عہد بھی کیا گیا کہ ہم جماعت احمدیہ کے مشن کیلئے عظیم سے عظیم قربانی دینے کیلئے تیار ہیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام احمدیہ ہاری پاریگام)

وقف جدید اور احباب جماعت کی ذمہ داری

وقف جدید سال 2003 کے آغاز کا اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3.1.03 کے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا اس کی اطلاع جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو بذریعہ سرکلر دی جا چکی ہے۔

”جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ سیدنا حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے افراد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ”میں اس وقت ہندوستان کی جماعت کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ وقف جدید کے کام کو وہاں منظم کریں۔ کیونکہ آپ کی اکثر تبلیغ وہاں پر وقف جدید کے ذریعہ ہو رہی ہے بہت سی پھیلتی ہوئی ضرورتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید نے سنبھال رکھا ہے اور وقف جدید کے نظام کو باہر سے جو امداد مل رہی ہے کوشش کریں کہ آپ جلد اس بیرونی امداد سے مبرا ہو جائیں۔“

سال رواں 2003 کا پانچ ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے اللہ کے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اکثر جماعتوں نے بجٹ وقف جدید بھجوا دیا ہے جن جماعتوں کے وعدہ جات کی فہرست تاحال نہیں بنی ہے براہ مہربانی اولین فرصت میں اپنی اپنی جماعتوں کے وعدہ جات (بجٹ) مرتب کر کے نیز چندہ وقف جدید کی وصولی کی تفصیل سے بھی دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ تمام عہدیداران جماعت سرکل انچارج صاحبان و مبلغین و معلمین کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(ناظم وقف جدید قادیان)

درخواست دُعا

مکرمہ نسیم اختر صاحبہ آف ہالینڈ آجکل بیمار ہیں شفائے کاملہ و عاجلہ اور بچے اور بچیوں کے روشن مستقبل کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(نصرت جہاں قادیان)

ولادت

مورخہ ۲۴ دسمبر 2002 کو مکرم حافظ سید رسول نیاز نائب نگران اعلیٰ آندھرا پردیش کو اللہ تعالیٰ نے پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ جو تحریک وقف نو میں شامل ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے بچی کا نام سیدہ امۃ النور تجویز فرمایا ہے جو مکرم محمد حسین صاحب آف ورنگل کی پوتی اور مکرم محمد عبد الرؤف صاحب سرکل انچارج بیجاپور کی نواسی ہے۔ نو مولودہ کے خادم دین بننے اور دینی و دنیاوی ترقیات عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 200 روپے۔

(صوبائی امیر و نگران اعلیٰ آندھرا)

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

قراردادِ تعزیت بر وفات حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ

منجانب وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

آج مورخہ 19/اپریل 2003ء کو شام ساڑھے پانچ بجے ایم.ٹی.اے. انٹرنیشنل کے ذریعہ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ کی جانب سے ایک اہم اعلان کیا جارہا تھا جس میں یہ اندوہناک اور حزن والم میں ڈوبی ہوئی خبر تھی کہ ہمارے دل و جان سے پیارے امام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع لنڈن ٹائم کے مطابق صبح ساڑھے نو بجے بوجہ حرکت قلب بند ہو جانے کے رحلت فرماگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس جانکاہ خبر سے معاشرہ احمدیہ قادیان اور غیر مسلم احباب میں بھی غم کی لہر دوڑ گئی۔ احباب جماعت ایکدوسرے کو دلاسہ دیتے ہوئے اشکبار تھے۔ لیکن آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق سبھی اہل قادیان احمدیوں کا یہی حال تھا کہ آنکھیں اشکبار تھیں۔ دل غم سے چُور تھے مگر زبانوں پر رضائے الٰہی کے ترانے تھے۔

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہؓ کے صاحبزادے تھے۔ 18/دسمبر 1928ء کو آپ کی ولادت ہوئی۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں پھر لاہور اور ربوہ میں ہوئی۔ بعد ازاں آپ 1955ء میں انگلستان اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے تشریف لے گئے۔ بعد واپسی 1957ء سے مرکز سلسلہ ربوہ میں ناظم وقف جدید، صدر مجلس خدام الاحمدیہ، صدر مجلس انصار اللہ کے اہم عہدوں پر گراں قدر خدمات انجام دیتے رہے۔ خلافتِ ثالثہ کے دور میں آپ نے جس جانفشانی اور اطاعت گذاری سے خلیفۂ وقت کے احکام کی بجا آوری کی وہ آپ کی ذات میں ایک مثال ہے۔ اور جب سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو 10/جون 1982ء کو خلافتِ رابعہ کے عہدہ جلیلہ سے سرفراز فرمایا۔ آپ کو تختِ خلافت پر متمکن ہوئے ابھی دو سال بھی پورے نہیں ہوئے تھے کہ جماعت کے خلاف جنرل ضیاء الحق صدر پاکستان کے ظالمانہ اور غیر اسلامی آرڈیننس کی وجہ سے مجبوراً اپریل 1984ء میں پاکستان سے لنڈن ہجرت کرنا پڑی۔ غریب الوطنی کے اس دور میں آپ نے جماعتِ احمدیہ عالمگیر کی اس رنگ میں کامیاب قیادت فرمائی کہ احمدیت کی جڑیں 176 ممالک میں مضبوط ہوئیں اور جماعتِ احمدیہ عالمگیر کی تعداد آپ کے 21 سالہ دور خلافت میں ایک کروڑ سے بیس کروڑ تک پہنچ گئی۔

آپ کے مبارک دور خلافت کو یہ خصوصیت بھی حاصل رہی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ ماموریت 1882ء سے لیکر 1903ء تک جس قسم کے واقعات گذرے اور جس قدر پیشگوئیاں پوری ہوئیں بالکل اسی طرح 1982ء سے لیکر 2003ء تک خلافت رابعہ میں بھی اسی قسم کے واقعات گذرے اور وہ تمام پیشگوئیاں پھر پوری ہوئیں۔ وذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء۔

1991ء میں جب قادیان میں صد سالہ جلسہ سالانہ کی تقریب منائی جارہی تھی اس موقعہ پر آپ اس صد سالہ جلسہ سالانہ میں تشریف لاکر تقسیم ملک کے بعد قادیان آنے والے پہلے خلیفہ قرار پائے۔ علاوہ ازیں آپ کو تاریخی لحاظ سے یہ اوّلیت بھی حاصل ہوئی کہ 1999ء میں جب ماہِ اگست میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے مسجد فضل لنڈن کے صحن میں نماز کسوف باجماعت پڑھائی۔ آپ کے علاوہ کسی اور خلیفۂ وقت کو نمازِ کسوف پڑھانے کا موقعہ نہیں ملا۔

آپ کے تاریخ ساز دور خلافت میں اللہ تعالیٰ نے مکفرین اور معاندین کو اُن کے کیفر کردار تک پہنچایا۔ اور حضور انور کے دیئے گئے مباہلوں کے چیلنج کے نتیجہ میں دُشمنوں اور حاسدوں کو شرمناک ذلتوں اور ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اور دوسری طرف جماعت احمدیہ عالمگیر کو غیر معمولی الٰہی نصرتیں اور تائیدات حاصل ہوئیں جس کی وجہ سے مخالفیں کے کیمپوں میں ایک کھلبلی مچی ہوئی ہے۔

آپ کو اپنے دور خلافت میں متعدد مغربی اور افریقی ممالک کے علاوہ ایک مسلم مملکت انڈونیشیا کا بھی تاریخ ساز دورہ کرنے کی سعادت ملی۔ نیز آپ نے تحریک وقف جدید کو عالمگیر حیثیت دیکر تبلیغ و تربیت کا ایک نیا باب کھول دیا کہ جس کے نتیجہ میں دعوت الی اللہ کی تحریک کو اس قدر تقویت ملی کہ 1993ء سے لیکر 2002ء تک کی عالمی بیعت کی تعداد ایک کروڑ سے بیس کروڑ تک پہنچ گئی۔ بالخصوص ہندوستان میں جہاں وقف جدید کے تحت صرف راجستھان کے تھوڑے سے حصہ میں اور آندھرا کے ایک ضلع میں محدود پیمانہ پر کام ہورہا تھا وہاں اب وقفِ جدید بیرون کا کام چھ صوبوں پر محیط ہے اور قریباً سات صد معلمین و مبلغین اس تحریک کے تحت کام کررہے ہیں۔ اور دن بدن اس کام میں وسعت ہوتی جارہی ہے۔ جو خلافتِ رابعہ ہی کی ایک عظیم برکت ہے۔ پھر ان نومبائعین کو سنبھالنے کے لئے آپ نے وقفِ نو کی تحریک فرمائی تاکہ مستقبل میں ہونہار اور تعلیم یافتہ خادمین سلسلہ کو مہیا ہوں۔

حضور انور رحمہ اللہ تعالیٰ نے بلا امتیاز مذہب و ملت دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے ہر مصیبت کے وقت ہر طرح ان کی مدد فرمائی۔ چنانچہ بوسنیا، ٹرکی، جاپان، ہندوستان اور افریقی ممالک حضور کے ممنون احسان رہیں گے۔ اور اسی غرض کے لئے آپ نے لنڈن اور جرمنی میں HUMANITY FIRST کے نام سے ایک ادارہ قائم فرمایا جس کے ذریعہ ساری دنیا میں خدمت انسانیت کے بہت سے کام ہورہے ہیں۔

آپ کے مبارک دور میں تراجم قرآن کا جو اہم کام ہوا ہے اور جس قدر مساجد، مشنز اور تبلیغی اور تربیتی مراکز کی تعمیر میں جو گراں قدر کام ہوا ہے وہ بھی حیرت انگیز ہے۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ آپ کے دور خلافت کا ایسا عظیم کارنامہ ہے کہ آج بڑے بڑے اسلامی ملک بھی اس کارنامے پر انگشت بدنداں ہیں۔ اور پھر اس میڈیا میں حضور انور کا اس قدر بڑا حصہ ہے کہ ہمیشہ یادگار رہے گا۔

اسی طرح قادیان کی ترقی کے لئے آپ کی خصوصی توجہ اور دلچسپی کے نتیجہ میں جو یادگار جدید تعمیرات ہورہی ہیں وہ بھی ہمیشہ ہمیں حضور انور کی یاد دلاتی رہیں گی۔ علاوہ ازیں آپ کی آخری اور اہم تحریک ''مریم شادی فنڈ'' بھی ایک عظیم یادگار ہے جس کے ذریعہ ہمیشہ غریب اور بے سہارا بچیوں کی باعزت شادی کے انتظام ہوتے رہیں گے۔

الغرض خلافتِ رابعہ کا بابرکت 21 سالہ دور گوناگوں اور ہمہ جہتی کارناموں سے ایسا لبریز ہے کہ جسے ہم تاریخ کے ایک اہم اور درخشاں باب کے طور پر ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ ہم حضور انور کی پاک رُوح کو مخاطب کرکے عرض کرتے ہیں کہ اے جانے والے تیری نیک یادوں کو ہم زندہ رکھیں گے۔ اور اگر اس دنیا میں تیری رُوح تیرے نیک عزائم کی تکمیل سے تسکین نہیں پاسکی تو ہم ان کی تکمیل کرکے اس دنیا میں تسکین کا سامان مہیا کریں گے۔

ہم اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دُعا کرتے ہیں کہ وہ اعلیٰ علّیین میں آپ کے درجات بلند کرتے ہوئے اپنے جوارِ قرب میں نیز سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں آپ کو جگہ عطا فرمائے۔ اور ہمیشہ آپ کی پاک رُوح پر اپنی رحمت کا سایہ رکھے۔ اور ساری جماعت کو آپ کے نقوشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

خلافت خامسہ کے قیام پر

قراردادِ تہنیت و اقرار کامل اطاعت و وفاداری

منجانب وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان زیر فیصلہ نمبر 23.4.03/F-10

آج ہندوستانی وقت کے مطابق صبح 4.10 بجے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ یہ مسرت انگیز اطلاع نشر ہوئی کہ مجلس انتخاب خلافت نے آج 22/23 اپریل 2003ء کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو خلیفۃ المسیح الخامس منتخب کرلیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق جماعت کے خوف کو امن سے تبدیل کردیا اور ایک بار پھر جماعتِ احمدیہ عالمگیر کو قدرتِ ثانیہ کا پانچواں مظہر عطا فرماتے ہوئے اس کے شیرازے کو مجتمع کردیا ہے۔ اگرچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی اچانک رحلت نے احمدیوں کو حزین وافسردہ ضرور بنادیا تھا۔ لیکن الٰہی بشارتوں کے مطابق نہایت ہی پرامن اور سنجیدہ ماحول میں خلافت خامسہ کے قیام نے جماعت کے حوصلوں کو بلند کردیا ہے ثم الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہم جملہ ممبران وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان یہ یقین رکھتے ہیں کہ منصبِ خلافت پر آپ کا انتخاب دراصل خالصۃً خدائی نصرت اور تقدیر الٰہی سے ہوا ہے۔ اس جلیل القدر منصب پر متمکن ہونے پر ہم آپ کی خدمت میں دل کی گہرائیوں سے مبارکباد عرض کرتے ہوئے یہ یقین دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپنے دم واپسیں تک آپ کی بیعت کے عہد کو نبھاتے ہوئے ہمیشہ آپ کے مطیع اور فرمانبردار رہیں گے۔ اور آپ کے جملہ معروف احکام اور فیصلہ جات کی تعمیل کرنا اپنا فرض گردانیں گے۔ اور دین کو دُنیا پر مقدم کرتے ہوئے غلبۂ اسلام کی مہم میں ہر طرح آپ کے معاون و مددگار ہوں گے۔

ہم دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر آن رُوح القدس سے آپ کی تائید فرماتا رہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ''اَب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں'' کا حقیقی مصداق آپ کو بنائے نیز ہم حضور انور سے عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی کامل وفا اور اطاعت گذاری کے ساتھ مقبول خدماتِ دینیہ بجالانے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ: (4)

موعود کی بیوی بچوں متعلقین اور قادیان میں رہنے والوں کے واسطے دُعائیں کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کو رجالاً کثیراً اور تقویٰ اللہ والے کے مصداق بنائے۔ آج کی تقریب ایک خاص خوشی کا موقع ہے اور خاص خوشی خان صاحب نواب محمد علی خان کیلئے ہے کہ خدا نے اپنے فضل سے اُن کی قسمت میں یہ بات کردی کہ وہ اس تعلق میں شمولیت حاصل کریں۔ آج یہ تقریب ہے کہ ہمارے امام آدم وقت کے اس شریف لڑکے کا نکاح نواب صاحب کی اکلوتی بیٹی زینب کے ساتھ کیا جاتا ہے اور اس کا مہر وہی ایک ہزار روپیہ مقرر کیا جاتا ہے جو کہ حضرت کے دوسرے لڑکوں کا مقرر ہوا ہے کیا آپ کو (نواب صاحب کی طرف توجہ کرکے) منظور ہے (نواب صاحب نے کہا منظور ہے پھر صاحبزادہ شریف احمد سے پوچھا گیا اُس نے بھی کہا منظور ہے) اس کے بعد حضرت نے بمعہ جماعت دُعا کی۔

۳۹واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کیرنگ اڑیسہ

بفضلہٖ تعالیٰ ۳۹واں جلسہ سالانہ کیرنگ مورخہ ۱۶-۱۵ مارچ ۲۰۰۳ء کو جامع مسجد احمدیہ کیرنگ میں منعقد ہوا۔

جلسے میں مرکزی نمائندگان کے علاوہ اڑیسہ کے مبلغین اور معلمین کرام اور جماعت احمدیہ کیرنگ کے علاوہ ۱۶ پرانی جماعتوں کے تقریباً ۱۲۰۰ احباب نے شرکت کی اور ۱۲ نومبائعین جماعتوں سے ۱۵۰ احباب دمستورات اس جلسے میں حاضر ہوئے۔ غیر از جماعت کے بھی ۲۵ افراد نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر جامع مسجد میں نماز تہجد با جماعت ادا کرنے کا انتظام کیا گیا تھا۔

افتتاحی اجلاس مورخہ ۰۳-۳-۱۵

مکرم امیر صاحب صوبائی اُڑیسہ کی زیر صدارت افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا۔ مکرم حافظ تنویر الحق صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی جس کا اُڑیہ ترجمہ مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقفِ جدید کیرنگ نے سنایا۔ مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان بھارت نے پرچم کشائی کی۔ مکرم جناب یامین خان صاحب معلم وقف جدید کی نظم کے بعد مکرم مولوی وسیم احمد خان صاحب انسپکٹر تحریک جدید، خاکسار شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ کیرنگ مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد دُعا ہوئی۔

دوسرا اجلاس

مکرم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان کی زیر صدارت شام ۵ بجے دوسرا اجلاس ہوا۔ مکرم حافظ عبدالرشید صاحب معلم وقف جدید کی تلاوت کے بعد مکرم یامین خان صاحب نے منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرم جناب مولوی سید فضل نعیم صاحب معلم وقف جدید محمود آباد، مکرم جناب مولوی شیخ علاؤالدین صاحب مبلغ سلسلہ سورو سرکل انچارج، مولوی شوکت انصاری صاحب مبلغ سلسلہ بھدرک، مکرم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب ناظر دعوت الیٰ اللہ بھارت قادیان کی تقریر ہوئی۔ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

دوسرا دن

مورخہ ۰۳-۳-۱۶ صبح ۱۰ بجے پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد قادیان بھارت کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید حافظ سراج الدین بلال صاحب نے کی۔ خاکسار نے اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ نظم کے بعد مکرم مولوی محمد معراج علی صاحب مبلغ سلسلہ کٹک، مکرم جناب مولوی سید فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ بھونیشور خاکسار شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ کیرنگ، مکرم مولانا شیخ عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ کرڈاپلی، مکرم جناب ماسٹر مشرق علی صاحب امیر صوبائی بنگال و آسام نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

اختتامی اجلاس

شام ۵ بجے اجلاس کی اختتامی تقریب کا آغاز مکرم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ مکرم مولوی سیّد فضل باری صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم جناب نصیر الدین خان صاحب جنرل سکیرٹری (کیرنگ) نے اڑیہ ترجمہ پیش کیا۔ عزیزم رزّاق خان صاحب کی نظم کے بعد مکرم S.Papa Rao Naidu صاحب (گیتا ماسٹر) جو کہ ہیرا منڈلم آندھرا پردیش سے تشریف لائے تھے نے جماعت احمدیہ کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کئے موصوف کی تیلگو تقریر کا اردو ترجمہ مکرم عبدالرشید صاحب معلم وقف جدید، ہیرا منڈلم نے پیش کیا۔ بعدہٗ مکرم Kulamani Nayak صاحب جو ایک ہندو دوست بھاپور سے تشریف لائے تھے۔ مکرم Tirlochan Naik صاحب نومبائع اور صدر جماعت خمار پدر ضلع کالاہانڈی۔ مکرم جناب سابق M.L.A. ڈاکٹر دلیپ سری چندن صاحب نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور بڑے عمدہ رنگ میں اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا۔ مکرم امجد خان صاحب کی اُڑیہ نظم کے بعد مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید کیرنگ مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ مکرم جناب بشیر احمد صاحب نگران دعوت الیٰ اللہ صوبہ جھارکھنڈ۔ ماسٹر مشرق علی صاحب امیر صوبائی بنگال و آسام۔ مکرم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان نے تقریر کی۔ مکرم ناظر صاحب دعوت الیٰ اللہ بھارت کے صدارتی خطاب کے بعد مکرم جناب شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ نے احباب کرام کا شکریہ ادا کیا۔ اور مکرم جناب صدر اجلاس نے دُعا کرائی۔ اور اس طرح دو روزہ یہ بابرکت اجلاسات اپنے اختتام کو پہنچے۔ اڑیہ اخبارات دھرتری، سمباد، سماج اور پرجاتنتر نے جلسہ کی خبریں شائع کیں۔ (شیخ ھارون رشید مبلغ سلسلہ کیرنگ)

درخواست دُعا

خاکسار کی اکلوتی بیٹی امۃ الصبور بھٹی سات ماہ کی بیمار و کمزور رہتی ہے اس کی غذا بہت کم ہے جس کی وجہ سے خاکسار بہت پریشان ہے۔ بچی کی صحت و تندرستی مکمل شفایابی بچی کے نیک و روشن مستقبل خادمہ دین قرۃ العین ہونے کیلئے عاجزانہ درخواست دُعا ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(ایم مختار شکیل بھٹی خادم سلسلہ اجمیر شہر راجستھان)

پنجاب و ہماچل کی تربیتی مساعی

مؤرخہ ۰۳-۲-۲۵ تا ۰۳-۳-۳ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد بھارت اور محترم مولانا گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ پنجاب و ہماچل اور محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان نے صوبہ پنجاب کا دورہ کیا۔ جس میں درج ذیل مقامات پر تربیتی دورے ہوئے۔

۱- زیرہ شہر ضلع فیروز پور جلسہ میں ۱۶ مقامات سے نومبائعین نمائندگان نے شرکت کی۔ تھراج ضلع موگا کے ۵ ننگل ضلع مانسہ کے ۷- بریٹہ کے ۸- مالیر کوٹلہ ضلع سنگرور کے مقامی- لدھیانہ شہر مقامی- شمس پور ضلع فتح گڑھ صاحب کے ۲۰- بلیڑی ضلع پٹیالہ کے ۱۲- رڑکی ضلع روپڑ کے ۲۸- ریل ماجرا ضلع نواں شہر کے مقامات سے نومبائعین نے شرکت کی۔

ان مقامات میں گردونواح کی درجنوں جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی اور اپنے ایمان افروز تاثرات پیش کئے کہ کس طرح جماعت میں شامل ہو کر ایک پاک تبدیلی پیدا ہوئی۔ بعض نومبائعین نے بتایا کہ جماعت میں شامل ہونے سے قبل وہ ہر قسم کی نشہ آور چیزیں استعمال کرتے تھے اور نماز روزہ وغیرہ کا تو ان کے گاؤں میں کوئی ذکر تک نہ تھا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی جماعت کے تمام افراد نہ صرف نشہ چھوڑ چکے ہیں بلکہ نماز کے پابند بھی ہو چکے ہیں۔

☆- اس دورہ میں منعقدہ جلسوں میں ہر سرکل میں ۲۰۰۲ء کو لئے گئے دینی نصاب کے امتحان میں اوّل- دوئم- سوئم آنے والے نومبائعین میں محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے انعامات تقسیم فرمائے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ صوبائی طور پر ہر سال صوبہ پنجاب و ہماچل کے نومبائعین کا دینی نصاب کا امتحان لیا جاتا ہے۔ چنانچہ ۲۰۰۲ء میں ۲۷۶ نومبائعین بچوں نے دینی نصاب کا امتحان دیا تھا۔

☆- اس موقعہ پر مفت میڈیکل کیمپ بھی لگائے گئے جس میں محترم ڈاکٹر منور احمد صاحب ناصر اور خاکسار کو بھی خدمت خلق کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً ۲۲۰۰ افراد نے اس طبی سہولت سے فائدہ اُٹھایا۔

☆- اس دورہ میں محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے زیرہ شہر ضلع فیروز پور میں تعمیر ہونے والی نئی مسجد و مشن تھراج ضلع موگا میں نئے تعمیر ہونے والے احمدیہ مشن کا افتتاح بھی فرمایا۔ نیز ملہیڑی ضلع پٹیالہ میں ایک مسجد کا سنگ بنیاد بھی رکھا۔

☆- ہر سنٹر میں محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد و محترم مولانا گیانی تنویر احمد صاحب خادم و محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر نے اس علاقہ کے غیر مسلم معززین سے ملاقات کے علاوہ گردونواح کی بعض نئی جماعتوں کا بھی دورہ فرمایا اور نومبائعین سے ملاقات کر کے قیمتی نصائح سے نوازا اور اُن کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

(ڈاکٹر دلاور خان زعیم حلقہ نور قادیان و قائد تعلیم مجلس انصار اللہ بھارت)

نرگانگ (اڑیسہ) میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۰۳-۳-۱۹ بعد نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ نرگانگ میں مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد بھارت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان، اور مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الیٰ اللہ بھارت قادیان نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ کیرنگ)

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں

بنارس میں تعزیتی جلسہ

مورخہ 27 اپریل کو احمدیہ مسجد بنارس میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں ایک خصوصی تعزیتی جلسہ زیر صدارت محترم حنیف احمد صاحب صدر جماعت ہوا جسمیں خاکسار نے تفصیل کے ساتھ حضور اقدس کی حالات زندگی، خدمات، زریں کارنامے، کامیاب دورِ خلافت سے متعلق چیدہ چیدہ اُمور پر روشنی ڈالی۔ باوجود موسم کی خرابی کے تمام احباب کرام نے شرکت کی۔ لجنہ اماء اللہ بنارس نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی۔

(سید قیام الدین برق مبلغ بنارس)

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of: GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

قرآن کریم کے تراجم کی نمائش، بکسٹالز کا انعقاد و تقسیم لٹریچر

لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کی قابل تقلید مساعی

(مسز امتیاز بٹ ۔ صدر لجنہ اماء اللہ ہالینڈ)

مکرم امیر صاحب کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے لجنہ اماء اللہ ہالینڈ اللہ تعالیٰ کے فضل سے متحرک ہوئی اور ہالینڈ کی تمام لائبریریوں کے ایڈریس اور ٹیلی فون نمبرز کی لسٹ فون بک سے تیار کی اور پھر جن شہروں میں جماعت موجود ہے اور ان کے اردگرد کے علاقہ جات کی فہرستیں صدران کو مہیا کی گئیں تاکہ وہ لوکل سیکرٹریان تبلیغ کی مدد سے ان لائبریریوں میں سلسلے کی کتب رکھوانے کے سلسلہ میں کوشش کریں۔

آغاز میں بہت سی لائبریریوں نے صاف انکار کر دیا اور لگاتار کوشش کے نتیجہ میں چند ایک لائبریریوں میں لٹریچر رکھوانے کی اجازت ملی۔ آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ ممبرات کی حقیر کوششوں میں برکت ڈالی اور یہ سلسلہ چند ایک لائبریریوں میں جماعت احمدیہ کے تیار کردہ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کے نسخوں کی نمائش کی صورت میں وسیع ہوا۔ الحمدللہ

ان نمائشوں کو لگانے اور سجانے کا کام صدر لجنہ اماء اللہ ہالینڈ، نیشنل سیکرٹری صاحبہ تبلیغ، لوکل صدرات، خدام، انصار بھائیوں نیز بچوں کے تعاون سے کرتی ہیں۔ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ ہالینڈ کی ذاتی کوشش اور دلچسپی نیز نمائشوں میں بنفس نفیس شرکت اور ہدایات سے یہ نمائش خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو رہی ہیں۔ ۲۰۰۱ء میں ان نمائشوں کی تعداد تین تھی جبکہ ۲۰۰۲ء میں خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد ۱۹ ہو گئی۔ پانچ مواقع لائبریریوں اور چرچ میں لیکچرز کے ملے۔ ان میں سے دو لیکچرز کی پیشکش خود لائبریری کے ذمہ دار افراد نے کی۔

ابتداء میں لائبریریوں میں نمائش کو لجنہ ممبرات بچوں اور افراد جماعت کی مدد سے مشتہر کرتی رہیں لیکن بعد میں کچھ لائبریریوں کی انتظامیہ نے یہ کام خود ہی کیا۔ ان نمائشوں کو دیکھنے کے لئے لائبریریوں کی انتظامیہ کے اعداد و شمار کے مطابق روزانہ قریباً ۱۰ تا ۱۳ ہزار افراد آتے رہے۔

ان نمائشوں اور لیکچرز کی اجازت لینے اور ان کو جاری ہونے کے دوران بہنوں کے ساتھ پیش آنے والے واقعات اور تجربات پیش ہیں۔

☆......ایک چرچ میں لوکل جماعت کے ترتیب دیئے گئے پروگرام میں لجنہ ممبرات بھی شامل ہوئیں۔ ایک نوعمر لجنہ ممبر کے لیکچر کے دوران سلائیڈ پر حضرت مریم کی وہ تصویر دکھائی گئی جو عام طور پر عیسائیوں میں معروف ہے۔ تصویر دکھائے جانے کے دوران اس ممبر نے کمنٹری کرتے ہوئے کہا کہ "یہ وہ خاتون ہیں کہ نہ صرف عیسائیت بلکہ اسلام میں بھی ان کی حیا اور پارسائی کی وجہ سے انہیں عزت و احترام کی نظر سے بلند مقام پر دیکھا جاتا ہے۔ ان کی خوشبو ان کی حیا تھی اور ان کا زیور ان کا پردہ تھا۔ میں بھی اپنے آپ کو خدا کے مقرب بندوں میں شمار کرنا چاہتی ہوں تو میں کیوں اس دنیا اور اس کی خوشی کی خاطر اپنی خوشبو اور اپنا زیور ترک کروں"۔

اس لیکچر کے چند دن بعد اس چرچ کے ایک ذمہ دار شخص نے کہا کہ ہم لوگوں پر اس لیکچر کا اتنا اثر ہوا کہ چرچ کے تمام ذمہ دار افراد سر جوڑ کر ایک میٹنگ میں بیٹھے اور اس موضوع پر بحث کی کہ ہماری خواتین کو بھی پردہ کرنا چاہئے کیونکہ حضرت مریم بھی پردہ کرتی تھیں۔

اس طرح ان نمائشوں اور لیکچرز کے بعد جماعت کے بارہ میں ملنے والی آراء اس طرح ہیں:

☆......جماعت احمدیہ ایک پرامن جماعت ہے۔

☆......اگر سب مسلمانوں کی سوچ اس طرح ہو تو دنیا بدل جائے۔

☆......جماعت احمدیہ اسلام میں عورت کو جس طرح پیش کرتی ہے اس طرح دنیا کے سامنے عورت کی ایک مختلف تصویر ابھرتی ہے۔

☆......آپ خواتین بہت بہادر ہیں۔

☆......جماعت احمدیہ کو اسلام اور احمدیت کے بارہ میں بتانے کے زیادہ سے زیادہ مواقع ملنے چاہئیں تاکہ اسلام کا صحیح نقشہ لوگوں کے سامنے آئے۔

شعبہ تبلیغ کا مختصر جائزہ

۲۰۰۲ء کے دوران لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کا جو کام شعبہ تبلیغ کے تحت ہوا اس کا مختصر جائزہ:

تعداد بیعت......۳۰ ۔ بکسٹالز......۶۔

مینا بازار و عید ملن پارٹیز......۴۔

ہفتہ وار اور ماہانہ ریڈیو پروگرام......۶۴۔

قرآن پاک کے تراجم کی نمائش ۱۹۔

(۷۷ لائبریریوں سے رابطہ کیا گیا۔ ۳۲ سے مثبت جواب ملا)

لیکچرز......۵۔ بروشرز جو تقسیم ہوئے......۱۹۰۳۔

قرآن مجید کے تحائف......۲۵۔ مختلف تنظیموں سے رابطے......۳۲۔

سکول، کالج، یونیورسٹیز سے رابطے......۱۶۔

خواتین کا دن منایا گیا......۱۔ جو کتب تحفۃً دی گئیں......۵۰۔ حضور کی نئی کتاب کا تحفہ......۱۸۔

(ان میں سے ۶ کتب لائبریریوں میں نمائش کے بعد تحفۃً دی گئیں)

جن دوکانوں نے کتب کا سیٹ رکھا......۱۔

لائبریریوں میں کتب کے سیٹ......۳

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان ناچیز کوششوں میں بہت برکت دے۔

تربیتی سیمینار مجلس انصاراللہ برکینا فاسو کا شاندار انعقاد

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برکینا فاسو کی ذیلی تنظیمیں اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کر رہی ہیں۔ مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ برکینا فاسو نے سال ۲۰۰۲ء میں ستمبر سے لے کر دسمبر تک تمام ریجنز کا تفصیلی دورہ کیا۔ جس میں مجالس کا قیام اور مقامی عاملہ کی میٹنگز کر کے انصاراللہ کی تربیت کا پروگرام شروع کیا۔

☆......ایک تربیتی سیمینار کا انعقاد اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقع پر جماعت احمدیہ Pissy واگا ڈوگو کی مسجد میں منعقد ہوا۔ اس سیمینار کے لئے ہر ریجن سے دس دس فعال انصار کو دعوت دی گئی۔ اجتماع خدام الاحمدیہ کے افتتاح میں شمولیت کے بعد یہ سب انصار Pissy کی مسجد میں پہنچے۔ وہاں رات کو سوال و جواب اور مذاکرے کا پروگرام ہوا۔

۲۸ رد سمبر ۲۰۰۲ء

۲۸ دسمبر ۲۰۰۲ء نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی، نماز فجر اور درس القرآن کے بعد ساڑھے نو بجے صبح باقاعدہ افتتاح ہوا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم محمد بن صالح صاحب نائب امیر غانا نے اپنے افتتاحی خطاب میں انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور مالی قربانی کی اہمیت کو خصوصاً اجاگر کیا۔ اس کے بعد مکرم عبدالغنی جہانگیر صاحب نے خلافت کے موضوع پر عالمانہ خطاب کیا اور سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ مکرم صدر صاحب انصاراللہ کے خطاب کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس چار بجے سہ پہر تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ سب سے پہلے معلم ابوبکر سانوگو صاحب نے مالی قربانی کے موضوع پر تقریر کی جس کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جو رات گئے تک جاری رہی۔

۲۹ رد سمبر ۲۰۰۲ء

نماز تہجد، نماز فجر اور درس قرآن کریم کے بعد ۹ بجے صبح دوسرے دن کے پہلے اجلاس کا آغاز ہوا۔ مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب نے انصاراللہ کی اہم ذمہ داریوں کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد میں مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جو ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس نے تمام ریجنز سے آئے ہوئے انصار سے میٹنگ کی اور انہیں تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں ان کی ذمہ داریاں یاد دلائی اور واپس جا کر اپنے علاقہ میں خدمت دین کی تلقین کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس سیمینار کے شیریں ثمرات سے نوازے اور آئندہ ہونے والی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور ہمیں احسن رنگ میں مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس سیمینار کی حاضری ۱۵۰ رہی۔

(وسیم احمد ظفر ۔ مبلغ سلسلہ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَطِعْ اَبَاکَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 بینگو لین کلکتہ 700001

دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794

رہائش:: 237-0471'237-8468

PRIME AUTO PARTS

House of Genuine Spares

Ambassador & Maruti

P, 48 PRINCEP STREET

CALCULTTA - 700072 ●2370509

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ ۔ پاکستان

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

منقولات

B.B.C. URDU.com

مرزا مسرور احمد نئے خلیفہ

☆ نئے خلیفہ مسرور احمد مرزا غلام احمد کے پڑپوتے ہیں۔

☆ مرزا مسرور احمد احمدی تحریک کے نئے سربراہ منتخب کر لئے گئے ہیں۔ ان کا انتخاب مرزا طاہر احمد کے انتقال کے بعد عمل میں آیا ہے۔

☆ مرزا مسرور احمد تحریک کے بانی مرزا غلام احمد کے پڑپوتے ہیں۔ احمدی تحریک کی بنیاد انیسویں صدی کے آخر میں پڑی تھی۔

☆ نئے سربراہ تکنیکی اعتبار سے احمدیوں کے پانچویں خلیفہ ہیں۔ ان کا انتخاب لندن میں احمدیوں کے انتخابی کالج میں کیا گیا ہے۔ جہاں مرزا طاہر نے تقریباً بیس برس تک خود ساختہ جلاوطنی کی زندگی گزاری۔

☆ مرزا طاہر ایک آئینی ترمیم کے دس برس بعد انیس سو چوراسی میں اپنے طبقے کے خلاف پاکستان میں ہونے والی زیادتیوں پر احتجاج کرتے ہوئے لندن آگئے تھے۔ آئینی ترمیم کے تحت پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا تھا۔

☆ نئے خلیفہ کے تقرر کے بعد وہ تنازعہ ختم ہو جانے کا امکان ہے جو مرزا طاہر کی جائے تدفین کے حوالے سے پیدا ہو گیا تھا کیونکہ اب نئے خلیفہ لندن میں خود اپنے پیش رو کے جنازے کی سربراہی کریں گے۔

☆ خیال ہے کہ مرزا طاہر احمد کو لندن میں سپرد خاک کیا جائے گا۔

Daily Nation London

مرزا طاہر کی اسلام آباد میں تدفین مرزا مسرور نے نماز پڑھائی

جماعت احمدیہ کے سربراہ کے بارے میں پروپیگنڈہ کرنا انتہائی افسوسناک ہے۔ رشید چوہدری

لندن (نیشن نیوز) جماعت احمدیہ کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر احمد کی نماز جنازہ بدھ کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) کے میدان میں ادا کی گئی۔ نماز نئے سربراہ مرزا مسرور احمد نے پڑھائی اور جماعت احمدیہ کی اطلاع کے مطابق تقریباً بیس ہزار افراد نے نماز میں شرکت کی بعد ازاں اسلام آباد کے احاطہ میں ہی مرزا طاہر احمد کی تدفین عمل میں آئی۔ اس سے قبل مرزا مسرور احمد نے تمام حاضرین سے بیعت لی۔ مرزا طاہر احمد ہفتہ 19 اپریل کی صبح ساڑھے نو بجے حرکت قلب کے بند ہو جانے کی وجہ سے لندن میں انتقال کر گئے ان کی عمر 75 برس تھی۔ مرزا طاہر احمد 1982ء میں جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ مرزا ناصر احمد کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ کے خلیفہ منتخب ہوئے تھے رشید احمد چوہدری پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ کے بیان کے مطابق مرزا طاہر احمد اپنی قیام گاہ مسجد فضل لندن میں معمول کے مطابق بیدار ہوئے تہجد کی نماز ادا کی اور پھر ایک گھنٹہ کے لگ بھگ قرآن مجید کی تلاوت کی۔ تقریباً ساڑھے نو بجے دل کی حرکت بند ہونے کی وجہ سے انتقال کر گئے ان کا جسد خاکی محمود ہال میں لوگوں کے دیدار کے لئے رکھا گیا جہاں ہزاروں سوگواروں نے ان کا آخری دیدار کیا۔ ان کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ کا نیا خلیفہ منتخب کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کی مجلس انتخاب کا اجلاس بلایا گیا جس کا اجلاس ۲۲ اپریل نماز عشاء کے بعد ساڑھے نو بجے شروع ہوا اور رات گیارہ بجکر چالیس منٹ تک رہا۔ اس اجلاس میں دنیا بھر سے سو سے زائد انتخابی مجلس کے اراکین اکٹھے ہوئے اور مرزا مسرور احمد کو جماعت کا پانچواں خلیفہ منتخب کر لیا گیا۔ مرزا مسرور احمد اس وقت جماعت احمدیہ پاکستان میں ناظر اعلیٰ کے عہدہ پر فائز تھے ان کو ان کے والد مرزا منصور احمد کی وفات پر اس عہدہ پر مقرر کیا گیا تھا۔ مرزا مسرور احمد بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مرزا غلام احمد کے پڑپوتے ہیں۔ دریں اثنا رشید احمد چوہدری نے ایک بیان میں جماعت احمدیہ کے چوتھے امام مرزا طاہر احمد کی وفات اور تدفین کے بارے میں نیز جماعت کے پانچویں امام کے انتخاب کے موقع پر جو خبریں بعض پاکستانی اخبارات میں شائع ہوئی ہیں ان پر سخت افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ خبریں بدنیتی پر مشتمل اور انتہائی من گھڑت اور بے بنیاد ہیں۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ کی تدفین کے سلسلہ میں بعض دینی جماعتوں کے لیڈروں نیز ختم نبوت کے رہنماؤں نے انتہائی دلآزار اور اشتعال انگیز بیانات دیئے جن کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ اسی طرح انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ نئے خلیفہ کے انتخاب پر انتشار اور گروہ بندی کا شکار ہے۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے اراکین نے نہایت پرسکون ماحول میں اپنے پانچویں خلیفہ کا انتخاب کیا اور کسی قسم کا کوئی اختلاف سامنے نہیں آیا۔ رشید احمد چوہدری نے مزید کہا کہ جماعت احمدیہ پر اس نازک اور جذباتی وقت میں دل آزاری کی خبریں انسانی اور اخلاقی قدروں کے منافی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ان اخبارات اور ان کے نمائندوں کے بے حد ممنون ہیں جنہوں نے اس غم کے موقع پر جماعت احمدیہ کے ساتھ تعزیت کی اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

حالات حاضرہ

2005ء تک آزاد فلسطینی ریاست کا امریکی منصوبہ

مشرقی وسطیٰ میں پائیدار امن کیلئے امریکہ کی طرف سے پیش کئے جانے والا منصوبہ فلسطینی قیادت نے قبول کر لیا ہے جس کے مطابق 2005 تک آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کی راہ ہموار ہو گی۔ تاہم اس منصوبہ میں اسرائیل نے بعض تبدیلیاں کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ منصوبہ امریکہ، یورپی برادری اور روس نے مشترکہ طور پر ترتیب دیا ہے۔ عالمی برادری کے اس منصوبے کی کاپیاں فلسطینی وزیر اعظم محمود عباس اور اسرائیلی وزیر اعظم ایریل شیرون کو پیش کی گئی ہیں۔ فلسطینی قیادت نے اس منصوبہ کو تسلیم کر لیا ہے جبکہ حماس گروپ نے اس کو مسترد کر دیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت فلسطین اور اسرائیل دونوں کو ایک دوسرے کے حق کو تسلیم کرنا، فلسطینی غیر قانونی اسلحہ بازیاب کروانا، خودکش حملے بند کروانا شامل ہیں جبکہ اسرائیل غیر قانونی آبادکاری کو روکے گا۔ فلسطینیوں کی ملک بدری ان کے گھروں کے مسمار کرنے سے اجتناب کرے گا۔ اس کے علاوہ اسرائیل غزہ کی پٹی اور مغربی کنارے سے اپنی فوج واپس بلائے گا۔ امریکہ فلسطینی وزیر اعظم محمود عباس کو واشنگٹن مذاکرات کیلئے بلانے پر غور کر رہا ہے۔ تاہم اس میں یاسر عرفات شریک نہیں ہوں گے۔

امریکہ کی طرف سے پاکستان کو 395 ملین ڈالر کی امداد

امریکہ نے پاکستان کو دہشت گردی کے خلاف جنگ میں فرنٹ لائن سٹیٹ قرار دیتے ہوئے 395 ملین ڈالر کی امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ امداد امریکہ اپنے 2004ء کے مالی سال میں دے گا جو اکتوبر 2003ء سے شروع ہو رہا ہے امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے سینٹ کی ایک سب کمیٹی کو اس سلسلہ میں بتایا کہ 4.7 ارب ڈالر کا انسداد دہشت گردی فنڈ ان ملکوں کو دیا جائے گا جو دہشت گردی کے خلاف جنگ میں مؤثر کردار ادا کر رہے ہیں تاکہ وہ اپنی معیشت کو مستحکم دہشت گردی کے خلاف مزید اقدامات اور سرحدوں پر کنٹرول کر سکیں۔

امریکہ کے صدر بش نے دہشت گردی کے خلاف پاکستان کے کردار کی تعریف کی ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان کے صدر مشرف اور پاکستان کے عوام بین الاقوامی دہشت گردی کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں یہ پاکستان کی طرف سے اس جنگ میں تعاون کی ایک مضبوط مثال ہے انہوں نے القاعدہ سے تعلق رکھنے والے چھ مشتبہ افراد کی گرفتاری کا بھی خیر مقدم کیا خصوصاً ولید محمد بن عطاش کی گرفتاری پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ وہ قاتل اور القاعدہ کا ایک اہم رکن ہے ان گرفتاریوں پر میں پاکستان میں اپنے دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

پینٹ شرٹ غیر شرعی لباس ہے پاکستان کی سرحد اسمبلی کی قرارداد

پاکستان صوبہ سرحد اسمبلی میں تعلیمی اداروں میں پینٹ شرٹ ختم کر کے اس کی جگہ شلوار قمیض کو یونیفارم کے طور پر رائج کرنے کی قرارداد منظور کر لی گئی اپوزیشن نے ہنگامہ کیا اور واک آؤٹ کر دیا۔ مجلس عمل کے رکن کی طرف سے قرارداد میں کہا گیا تھا کہ پینٹ شرٹ غیر شرعی لباس اور غلامی کی علامت ہے۔ سپیکر نے کہا کہ اسمبلی کے اندر قائد اعظم کی پینٹ شرٹ والی تصویر اتار دیں گے۔ سینئر وزیر سراج الحق نے کہا کہ پینٹ شرٹ غیر شرعی لباس نہیں ہے۔

فرانس کو سزا دی جائے گی۔ امریکہ

امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے اپنے فرانسیسی ہم منصب کو سنگین نتائج بھگتنے کی دھمکی دی ہے اور کہا کہ اسے ایسی سزا دی جائے گی جسے وہ واضح طور پر محسوس کرے گا۔ امریکی ذرائع کے مطابق فرانس کو نیٹو اور اقوام متحدہ سمیت امریکی حمایت یافتہ تمام بین الاقوامی فورموں میں تنہا اور غیر مؤثر کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔

The Pakistan Post

مرزا طاہر احمد کے انتقال پر الطاف حسین کا اظہار افسوس

لندن (پ ر) متحدہ قومی موومنٹ کے قائد الطاف حسین نے احمدی جماعت کے سربراہ اور ممتاز اسکالر مرزا طاہر احمد کے انتقال پر گہرے افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اپنے تعزیتی بیان میں جناب الطاف حسین نے مرحوم کے سوگوار لواحقین سے دلی تعزیت و افسوس کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور سوگواران کو صبر جمیل عطا کرے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر احمد کے انتقال سے دنیا ایک بڑے اسکالر اور ایک ماہر و تجربہ کار طبیب سے محروم ہو گئی ہے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-220757
Tel Fax (0091) 01872-221702
Tel (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol :52 Tuesday 20/27 May 2003 Issue No. 20/21

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
:40 euro
By Sea : 10 £ 0r 20 U.S $

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　　نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ　　وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ　　ھــو الـنـاصـــر

ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے

بکثرت دعائیں کریں اور ثابت کردیں کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی قدرت ثانیہ اور جماعت ایک ہی وجود ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ رہیں گے

خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔

(سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز کا احباب جماعت کے نام محبت بھرا خصوصی پیغام)

جان سے پیارے احباب جماعت!　　اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔

حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے اچانک وصال پر ایک زلزلہ تھا جس نے سب احباب جماعت کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ہماری آنکھیں اشکبار اور دل غمگین اور محزون ہیں مگر ہم اپنے رب کی رضا پر راضی اور اس کی تقدیر پر سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ ہمارے دل کی آواز اور ہماری روح کی پکار اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ہی ہے۔ ہم سب خدا کی امانتیں ہیں اور اس کی طرف سے آنے والے اس بھاری امتحان کو قبول کرتے ہیں۔

ہمارا رب کتنا پیارا ہے جس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰة والسلام کو دنیا کی اصلاح اور آنحضرت ﷺ کی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے مبعوث فرمایا اور اس عظیم مقصد کو مستقل طور پر جاری رکھنے کے لئے ایک ایسی قدرت ثانیہ کا وعدہ فرمایا جو دائمی اور قیامت تک جاری رہنے والی ہے اور ہر خلیفہ کی وفات پر دوسرے خلیفہ کے ذریعہ مومنوں کے خوف کی حالت کو امن میں بدلنے والی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام فرماتے ہیں:

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا"۔ (الوصیت، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۵، ۳۰۶)

یہ خدا تعالیٰ کا بے شمار فضل اور احسان ہے کہ اس نے اپنے وعدہ کے موافق حضور رحمہ اللہ کی وفات پر جو خوف کی حالت پیدا ہوئی اس کو امن میں بدل دیا اور اپنے ہاتھ سے قدرت ثانیہ کو جاری فرما دیا۔ پس دعائیں کرتے ہوئے آپ میری مدد کریں کیونکہ ایک ذات اس عظیم الشان کام کا حق ادا نہیں کر سکتی جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد فرمایا ہے۔ دعائیں کریں اور بکثرت دعائیں کریں اور ثابت کر دیں کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی قدرتِ ثانیہ اور جماعت ایک ہی وجود ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ رہیں گے۔

قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرتِ ثانیہ نہ ہو تو دین حق کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفة المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "جس طرح وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اس طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹا"۔

پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔ اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام　خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفة المسیح الخامس　　(لندن۔ ۱۱ مئی ۲۰۰۳ء)

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ عالمگیر کیلئے خلافت احمدیہ کا دورِ خامس بہت بہت مبارک فرمائے

اَللّٰهُمَّ ایِّد امامنا بروح القدس و متعنا بطول حیاته وبارک فی عمره و امره (آمین)

☆☆☆☆☆☆☆☆